اُردو اخبارات کی زبان اور املا کا جائزہ

بحوالہ خصوصی روزنامہ "جنگ"، "ایکسپریس" اور "دُنیا" (راولپنڈی، اسلام آباد)

مقالہ برائے ایم۔ فل (اردو)

مقالہ نگار:

فوزیہ یوحنا مسیح

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو یجز، اسلام آباد

جنوری، ۲۰۲۰ء

اُردو اخبارات کی زبان اور املا کا جائزہ

بحوالہ خصوصی روزنامہ "جنگ"، "ایکسپریس" اور "دُنیا" (راولپنڈی، اسلام آباد)

مقالہ نگار:

فوزیہ یوحنا مسیح

یہ مقالہ

ایم۔ فل (اردو)

کی ڈگری کی جزوی تکمیل کے لیے پیش کیا گیا

فیکلٹی آف لینگو یجز

(اُردو زبان و ادب)

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو یجز، اسلام آباد

جنوری، ۲۰۲۰ء

مقالے کے دفاع اور منظوری کا فارم

زیرِ دستخطی تصدیق کرتے ہیں کہ انہوں نے مندرجہ ذیل مقالہ پڑھا اور مقالے کے دفاع کو جانچا ہے، وہ مجموعی طور پر امتحانی کارکردگی سے مطمئن ہیں اور فیکلٹی آف لینگو یجز کو اس مقالے کی منظوری کی سفارش کرتے ہیں۔

مقالے کا عنوان: اُردو اخبارات کی زبان اور املا کا جائزہ

پیش کار: فوزیہ یوحنا مسیح رجسٹریشن نمبر:1255/M/U/F16

ماسٹر آف فلاسفی

شعبہ: شعبۂ اردو زبان و ادب

پروفیسر ڈاکٹر فوزیہ اسلم ____________________

نگران مقالہ

ڈاکٹر ارشاد بیگم ____________________

شریک نگران

پروفیسر ڈاکٹر ارشد محمود ____________________

ڈین فیکلٹی آف لینگو یجز

بریگیڈیئر محمد ابراہیم ____________________

ڈائریکٹر جنرل

تاریخ:______________

اقرار نامہ

میں فوزیہ یوحنا مسیح حلفیہ بیان کرتی ہوں کہ اس مقالے میں پیش کیا گیا کام میرا ذاتی ہے اور نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئجز، اسلام آباد کے ایم۔فل اردو اسکالر کی حیثیت سے نگران مقالہ پروفیسر ڈاکٹر فوزیہ اسلم اور شریک نگران مقالہ ڈاکٹر ارشاد بیگم کی نگرانی میں مکمل کیا ہے۔ میں نے یہ کام کسی اور یونیورسٹی یا ادارے میں ڈگری کے حصول کے لیے پیش نہیں کیا ہے اور نہ آئندہ کروں گی۔

فوزیہ یوحنا مسیح

مقالہ نگار

فہرست ابواب

عنوان	صفحہ نمبر
مقالے کے دفاع اور منظوری کا فارم	III
اقرار نامہ	IV
فہرست ابواب	V
Abstract	VIII
اظہارِ تشکر	IX
باب اول: موضوع تحقیق کا تعارف اور اصولی مباحث	۱
الف: تمہید	۱
i۔ موضوع کا تعارف	۱
ii۔ بیان مسئلہ	۲
iii۔ مجوزہ موضوع ما قبل تحقیق	۲
iv۔ تحقیق کی اہمیت	۳
v۔ تحقیقی سوالات	۳
vi۔ تحقیقی طریقہ کار	۳
vii۔ پس منظری مطالعہ	۴

viii۔ نظری دائرہ کار ۴

ix۔ تحدید ۴

ب: اخبار اور اس کی زبان ۵

ا۔ اخبار کے بنیادی لوازم ۷

ب۔ اخبار اور اس کی زبان ۱۵

ج: پس منظری مطالعہ ۲۰

ا۔ اُردو صحافت (مختصر تاریخ) ۲۰

ب۔ منتخب اُردو اخبارات کا اجمالی جائزہ ۲۵

۔ حوالہ جات ۲۷

باب دوم: اُردو اخبارات کا املائی جائزہ ۲۹

ا۔ اُردو املا: اصول و مباحث ۲۹

ب۔ منتخب اُردو اخبارات کی زبان اور املا کا جائزہ ۲۹

۔ حوالہ جات ۱۱۰

باب سوم: اُردو اخبارات کا قواعدی جائزہ ۱۱۱

ا۔ اُردو قواعد: بنیادی اصول ۱۱۱

ب۔ منتخب اُردو اخبارات کا قواعدی جائزہ ۱۱۹

ج۔ منتخب اُردو اخبارات میں انگریزی زبان کے الفاظ کے استعمال کا جائزہ ۱۲۲

۔ حوالہ جات ۱۳۸

باب چہارم :اُردو اخبارات کا لسانی تقابل ۱۳۹

ا۔ منتخب اُردو اخبارات کی زبان اور املا کا تقابل ۱۳۹

ب۔ منتخب اُردو اخبارات میں لسانی اشتراکات و اختلافات ۱۴۹

۔ حوالہ جات ۱۵۶

پانچواں باب:ماحصل ۱۵۷

ا۔ مجموعی جائزہ ۱۵۷

ب۔ نتائج ۱۶۳

ج۔ سفارشات ۱۶۴

۔ کتابیات ۱۶۵

Abstract

Title:

Review of Language and Spelling of Urdu Newspapers (with reference to special daily "JANG", "EXPRESS" and "DUNIYA") Islamabad and Rawalpindi.

Abstract:

This research has been conducted to review the standard of Urdu language in Pakistani Urdu newspapers. For this study three major Urdu newspapers have been selected. These are *Roznama Jang*, *Roznama Express* and *Roznama Duniya*. In this technological era, electronic devices have shrunk the world and make easier and closer to each other to read newspapers. A large number of people read Urdu newspapers on their devices. In such circumstances and environment, it is very important for newspapers to maintain a standard language.

This study mainly deals with the linguistics variations and errors of these newspapers. The research focuses spelling and grammar mistakes of these newspapers. It also includes a review of spelling rules of newspapers and usage of foreign language word especially English words. In this regards, historical background has also been presented in this thesis.

Documentary method of research is used in this study. Mainly, primary resources have been used to analyze and find out the facts. After this study, it would be possible to compare the different Urdu newspapers with each other. This study will make it easier to set the standard of Urdu language.

This research thesis has been divided into five chapters. First chapter is about the introduction of the research problem. It introduces the Urdu newspapers background along with their editorial boards. It also briefed about the objective of the research. Second chapter deals with spelling review of Urdu newspapers. It also gives an account of spelling and grammatical rules importance in newspapers. Third chapter deals with grammatical and spelling analysis of selected Urdu newspapers. A detail comparison has been presented in this chapter. Fourth chapter gives a comparison of Urdu newspapers in the light of errors and omission in writings. Fifth chapter presents the analysis of the whole study in detail. It gives some conclusion about the language of Urdu newspapers.

اظہارِ تشکر

سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گی۔ مقالہ کی تکمیل کے دوران مجھے بہت سی مشکلات پیش آئیں لیکن ان میں متعدد شخصیات ہیں جنھوں نے میری رہنمائی کی۔ مجھے متعلقہ مواد کی کتب کی نشاندہی کی ایسی شخصیات بے حد شکریہ کے مستحق ہیں۔

مقالے کی تکمیل پروفیسر ڈاکٹر فوزیہ اسلم اور شریک نگران ڈاکٹر ارشاد بیگم کی زیرِ نگرانی عمل میں آئی۔ جنھوں نے قدم قدم پر میری حوصلہ افزائی کی۔ موضوع کے انتخاب سے لے کر مقالے کی تکمیل تک مجھے ان کا تعاون حاصل رہا جن کی میں بے حد شکر گزار ہوں۔ دورانِ تحقیق میرے والدِ محترم یوحنا مسیح کی متشکر ہوں جنھوں نے نہایت مشفقانہ انداز سے مشورے دیے اور اپنے استاد محترم ڈاکٹر ارشاد بیگم کی متشکر ہوں۔ میں نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو یجز کے شعبہ اردو کے قابل اساتذہ کرام کا ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہوں جن کی رہنمائی، معاونت اور محبت و شفقت نہ ہوتی تو میں آج تحقیق کا مرحلہ مکمل نہ کر سکتی اس لیے میں صدر شعبہ اردو ڈاکٹر عابد حسین سیال، ڈاکٹر رخشندہ مراد، پروفیسر ڈاکٹر روبینہ شہناز کا بھی دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتی ہوں جن کی رہنمائی سے آج یہ تحقیق کا مرحلہ پایہ تکمیل تک پہنچا۔

والدہ محترمہ کی دعائیں نیک تمنائیں ہمیشہ میرے ساتھ رہی ہیں۔ اللہ پاک ان کا سایہ ہم پر ہمیشہ قائم رکھے۔ ان کو صحت و تندرستی والی زندگی دے۔ اس کے علاوہ میں اپنے شوہر کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گی جس نے میرے مطالعہ کرنے کی مصروفیات کا میرا خیال رکھا۔ اپنے چھوٹے بھائی کی بھی ممنون ہوں جس نے ترسیل مواد میں مدد کی۔ میں اپنی تمام ہم جماعت اور دوستوں کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جنھوں نے تحقیق کے اس مشکل مرحلے میں میری مدد کی۔ چودھری سیف الرحمن صاحب کی بے حد مشکور ہوں کہ جنھوں نے اس مقالے کی کمپوزنگ کی تکمیل میں میرا بھرپور ساتھ دیتے ہوئے اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

فوزیہ یوحنا مسیح

اسکالر ایم فل اردو

باب اول:

موضوع تحقیق کا تعارف اور اصولی مباحث

الف: تمہید

i- موضوع کا تعارف:

دنیا کا پہلا اخبار کب اور کہاں شائع ہوا یہ وثوق سے کہنا تو نہایت مشکل کام ہے تاہم اخبارات کی عالمی تاریخ بتاتی ہے کہ قدیم روم میں جولیس سیزر کے عہد میں سرکاری اعلانات کے بلیٹن، ایکٹا ڈیورنا کے نام سے شائع کیے جاتے تھے پتھر یا دھات کی تختیوں پر اطلاعات کندہ کر کے انہیں عام جگہوں پر نصب کر دیا جاتا تھا اسی طرح چینی حکومت نے بھی پہلی دوسری صدی عیسوی میں اپنے درباریوں کے لیے ایک اطلاع نامہ جاری کیا تھا جسے "تپاؤ" کہا جاتا تھا چین میں ٹینگ حکمرانی کے دوران بھی ایک سرکاری اخبار ریشم کے کپڑے پر دستی تحریر کیا جاتا تھا جسے صرف سرکاری افسران پڑھتے تھے۔ جامِ جہاں نما برصغیر پاک و ہند کا اردو پہلا اخبار ۲۷ مارچ ۱۸۲۲ء کو کلکتہ سے ہری ہر دت نے جاری کیا۔ اس کے بعد اردو اخبارات کی روایت شروع ہوئی اور اردو اخبارات نے ذرائع ابلاغ میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔

اخبارات، خبروں کی ترسیل کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس ترقی یافتہ دور میں جبکہ دنیا سکڑ کر ایک برقی آلہ کی شکل میں ہر انسان کے ہاتھ میں آگئی ہے۔ ایسے حالات اور ماحول میں اخبارات کو اپنے معیار اور اثر کو قائم رکھنا بہت ضروری ہے۔ قارئین کی ایک بڑی تعداد اردو اخبارات کا مطالعہ کرتی ہے اس حوالے سے لسانی طور پر بھی اردو اخبارات کو زبان کے معیار کا خیال رکھنا چاہیے۔ عصرِ حاضر میں ابلاغ کے لیے الیکٹرانک پرنٹ میڈیا اور اخبارات کو کثرت سے استعمال کرنے کا رجحان رہا ہے۔ اخبارات میں روزمرہ ابلاغ کے لیے زبان کا استعمال کیا جاتا ہے ابلاغ کے لیے استعمال کی جانے والی زبان کے املا اور قواعد کے ساتھ دیگر زبانوں خصوصاً انگریزی الفاظ کے استعمال کے بڑھتے ہوئے رجحان کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اس تحقیقی کام میں اردو

"روزنامہ جنگ"، "روزنامہ ایکسپریس" اور "روزنامہ دنیا" کے لسانی جائزے کو موضوعِ تحقیق میں شامل کیا گیا ہے۔ ان اخبارات کے شائع ہونے کا ایک مختصر تعارف بھی پیش کیا گیا ہے۔ روزنامہ جنگ کا آغاز ۱۹۴۰ء میں دہلی سے ہوا تھا لیکن اب اس کا ہیڈ آفس راولپنڈی میں موجود ہے۔ روزنامہ ایکسپریس کا آغاز ۳ نومبر ۱۹۹۹۸ء میں ہوا اس کا ہیڈ آفس کراچی میں ہے۔ روزنامہ دنیا ۳ ستمبر ۲۰۱۶ء میں منظر عام آیا اور اس کا ہیڈ آفس لاہور ہے۔ ان اخبارات کے ذریعے عوام کی توجہ روزمرہ کے واقعات کی توجہ مبذول کرائی جاتی ہے اخبارات میں استعمال کیے جانے والی زبان کے املاء اور قواعد پر باقاعدہ تحقیقی کام سامنے نہیں آیا اس پر مکمل تحقیقی اور تنقیدی کام سامنے نہ آنے کی وجہ سے اس پر تحقیق کی ضرورت ہے اس موضوع سخن میں اخبارات کے خصوصی حوالے سے لسانی جائزہ پیش ہے۔ اس موضوع پر تحقیق اپنے تئیں ایک دلچسپ اور عملی کام ہے۔

ii۔ بیان مسئلہ:

مجوزہ تحقیقی کام "اردو اخبارات کے حوالے سے خصوصی مطالعہ ہے۔ عصرِ حاضر کے اخبارات جن میں "روزنامہ جنگ"، "روزنامہ ایکسپریس" اور "روزنامہ دنیا" کا املائی اور قواعدی جائزہ لیا ہے نیز دیگر زبانوں خصوصاً انگریزی الفاظ کے استعمال کا جائزہ بھی پیش کیا ہے۔ تاحال اس موضوع پر کام نہیں ہوا اور اپنی ہمہ جہت اہمیت کی بنا پر اس موضوع کا تقاضا ہے کہ اس پر ایم فل کی سطح پر تحقیقی کام کیا جائے اور ان عوامل کا تفصیلی کھوج لگایا جاسکے جو اس مظہر کے پس پردہ کارفرما ہیں۔

iii۔ مجوزہ موضوع پر ماقبل تحقیق:

اخبارات کے "لسانی جائزہ" کے حوالے سے اب تک کوئی منظم کام نہیں ہوا ہے اس حوالے سے مضامین موجود ہیں لیکن تحقیقی حوالے سے اس پر کوئی کام سامنے نہیں آیا ہے اس لیے یہ بات واضح ہے کہ اخبارات کے لسانی جائزہ پر تحقیقی کام کی گنجائش موجود ہے۔

iv۔ تحقیق کی اہمیت:

اخبارات میں "روزنامہ جنگ"، "روزنامہ ایکسپریس" اور "روزنامہ دنیا" زبان کے جائزے سے ایسے پہلو سامنے آئے ہیں جو ابھی تک پسِ پردہ رہے تھے۔ اس مقالے میں لسانی پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا نیز یہ سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ کیا تمام اخبارات کی زبان یکساں ہے یا ان میں لسانی اختلاف پایا جاتا ہے اور اگر لسانی اختلاف ہے تو کس حد تک ہے اور اس کی وجوہات کیا ہیں اس کے علاوہ اخبارات میں قواعد کا بھی جائزہ لیا گیا ہے اور دیگر زبانوں خصوصاً انگریزی زبان کے استعمال کی وجوہات سامنے لائی گئی ہیں۔

v۔ تحقیقی سوالات:

مجوزہ تحقیق کے دوران درج ذیل تحقیقی سوالات سامنے رکھے گئے۔

۱۔ اردو اخبارات کا املا کس نوعیت کا ہے؟

۲۔ اردو اخبارات کی زبان میں قواعد کے لحاظ سے کون کون سی غلطیاں پائی جاتی ہیں؟

۳۔ اردو اخبارات میں دیگر زبانوں خصوصاً انگریزی الفاظ کا استعمال کس حد تک ہے؟

۴۔ اردو اخبارات میں املا، قواعد اور دیگر زبانوں کے الفاظ کے حوالے سے کس حد تک اشتراکات و اختلافات پائے جاتے ہیں؟

vi۔ تحقیقی طریقہ کار:

مجوزہ تحقیق کا موضوع اخبارات کے خصوصی حوالے سے ایک لسانی جائزہ ہے اس لیے موضوع کی تکمیل کے لیے اردو اخبارات "روزنامہ جنگ"، "روزنامہ ایکسپریس" اور "روزنامہ دنیا" کو شامل کیا گیا۔ اس عمل کے لیے دستاویزی تحقیق اور تاریخی تحقیق زیادہ معاون طریقہ ہائے کار رہے۔ اس کے علاوہ ضرورت کے تحت تحقیقی طریقہ کار کو بھی اپنایا گیا ہے۔ بنیادی ماخذات کے ضمن میں زیادہ انحصار اردو روزناموں پر کیا گیا ہے۔ تحقیق میں انٹرویو، تحقیقی مقالات اور ادبی تحریروں کے علاوہ اخبارات سے متعلق مضامین سے بھی مدد لی گئی۔

vii۔ پس منظری مطالعہ:

اس موضوع پر کوئی مستقل تصنیف یا تالیف تو موجود نہیں ہے۔ البتہ اردو اخبارات پر مضامین کے تناظر میں کیے گئے کاموں میں بالواسطہ طور پر ایسے حوالوں کی موجودگی کا امکان ہے جن میں اردو اخبارات کی زبان زیرِ بحث آئی ہو۔ اسی طرح اردو اخبارات کے حوالے سے کیے گئے کام کو بھی پس منظری مطالعے میں شامل کیا گیا ہے۔ بہر حال مجموعی طور پر یہ ایک نیا کام ہے اور اس سے براہِ راست متعلق کوئی کتاب یا تحقیق مقالہ دستیاب نہیں ہے۔ البتہ مذکورہ بالا نوعیت کی چند بنیادی تحریریں پسِ منظری مطالعے میں پیشِ نظر رکھی گئی ہیں۔

viii۔ نظری دائرہ کار:

اردو اخبارات کا یہ مطالعہ بنیادی طور پر اس کے موضوعات کے ساتھ ساتھ اس کے لسانی جائزے سے تعلق بھی رکھتا ہے۔ لسانی جائزہ میں املا، قواعد اور زبان کا استعمال مدِ نظر رکھے گئے لہٰذا اس تحقیق میں بھی اخبارات کے املا، قواعد، اردو اور دیگر زبانوں خصوصی انگریزی الفاظ کے استعمال کے حوالے سے جائزہ شامل ہے۔

ix۔ تحدید:

اس مقالے کا دارومدار اردو ”روزنامہ جنگ“، ”روزنامہ ایکسپریس“ اور ”روزنامہ دنیا“ جن کی تحقیق کا دورانیہ یکم دسمبر ۲۰۱۷ء تا ۲۹ فروری ۲۰۱۸ء تک محدود تھا تاہم اس میں پس منظری مطالعے کے لیے ایسے مضامین اور کتب کو بھی شامل کیا جن میں اردو اخبارات اور زبان کے حوالے سے بیان موضوعِ تحقیق رہے ہیں۔ ان تینوں اخبارات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس مقالہ کی تحقیق کی گئی ہے۔ نیز مذکورہ اخبارات کا خصوصی مطالعہ پیش کرتے ہوئے صحافت کا تاریخی پس منظر بھی زیر بحث لایا گیا ہے۔

عربی زبان کے دو مقولے ہیں:

اللسان جمال الانسان

اس کا مفہوم یہ ہے کہ گفتگو میں شائستگی سے انسان باوقار و مہذب ٹھہرتا ہے، ہر کوئی اس سے بات کرنا پسند کرتا ہے۔ اور اس کے برعکس اگر کسی بدمزاج انسان پالا پڑ جائے تو انسان اس سے دور بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔

دوسرا مقولہ ہے:

اللباس جمال الانسان

یعنی خوبصورت لباس انسان کی شخصیت کی پر وقار بناتا ہے

ان دونوں باتوں کا تعلق انسان کی ظاہری شخصیت اور گفتگو سے ہے۔ ظاہر ہے انسان محفل میں اپنی گفتگو سے پہچانا جاتا ہے۔ مہذب قومیں ویسے بھی گفتگو میں شائستگی اور خوش اخلاقی کو پسند کرتی ہیں بالخصوص جس انسان کی بات چیت میں شگفتگی اور تلفظ میں کوئی خامی نہ ہو، وہ باوقار اور مہذب سمجھا جاتا ہے۔

زبان گفتگو اور تحریر دو صورتوں میں استعمال ہوتی ہے۔ تحریر کے لیے زبان کی دو صورتیں ہیں۔ ایک ادبی زبان اور دوسرا عوامی بول چال کی زبان۔ ادبی زبان تو خالص اردو زبان ہے۔ بدیسی زبان کے حوالے سے ادیبوں اور شاعروں نے ممکنہ حد تک کوشش کی ہے کہ اس قباحت سے بچا جاسکے۔ شاعری میں تو ۲۰۱۰ء تک کوئی انگریزی لفظ نظر نہیں آتا۔ جب میڈیا نے ترقی کی تو زبان میں بھی بہت سے انگریزی الفاظ کی بھرمار ہو گئی جس کی تفصیل آگے آئے گی۔

ب: اخبار اور اس کی زبان:

اُردو مسلمان فاتحین کے ہندوستان میں قدم جمانے کے دور کی یادگار ہے۔ اہل ہند سے ان کے میل جول سے زبان میں تغیر پذیری بڑھتی گئی۔ جس کی نئی صورت کسی کے خیال بھی نہ تھی۔ مسلمان فارسی بولتے آئے تھے اور اُن کی دفتری زبان بھی فارسی تھی جب کہ عربی مسلمانوں کی مذہبی اور علمی زبان۔ ان زبانوں کے ہند کی مقامی زبان ہندی سے ادغام نے ایک نئی زبان "اُردو" کی طرح ڈالی۔

قرآن میں ارشاد ہے اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو تمام اشیاء کے نام سکھائے اور پھر فرشتوں کے سامنے آدم کی فوقیت ثابت کرنے کے لیے پیش کیا۔ آدم کو اپنی پسند کے مطابق نام رکھنے کی ہدایت کی، کیونکہ صداقتِ حقیقت صحیح ناموں میں مضمر ہے۔ وہ انسان کس طرح صداقت کا اظہار کر سکتا ہے جو اشیاء کے صحیح نام نہ جانتا ہو۔

ڈاکٹر محمد علی صدیقی اس ضمن میں لکھتے ہیں:

"انسان اپنے الفاظ کی نشاندہی پر عامل (Significations) ہوتا ہے اس عمل کو Definitions کہتے ہیں" (۱)

ڈاکٹر عبدالستار دہلوی تعلیمی شعبے میں زبان کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اپنے مضمون "اُردو میں لسانی تحقیق کی اہمیت میں لکھتے ہیں۔

"زبان انسانی طرز معاشرت کا اہم ترین وصف اور جزو ہے لہٰذا اس کو ہمیشہ انسانی زندگی کے تعلیمی شعبے میں ایک اہم مقام حاصل رہا ہے" (۲)

اُردو زبان کے ارتقا میں ادیبوں اور شاعروں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ علاوہ ازیں صوفیا اور درویشیوں نے اسے اپنایا اور سلاطین اور امرا نے بھی اپنے ذوق و شوق کے اظہار کے لیے بھی اسی زبان کی قدر افزائی کی جس کے نتیجے میں اُردو ادب میں اس قابل قدر اضافہ ہوا کہ اسے زبان کی چار سو سولہ تاریخ میں اہلِ زبان کے شاندار کارناموں کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔

زبانیں کسی نہ کسی حیثیت سے زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر عوام سے وابستہ رہتی ہیں۔ در حقیقت زبان کے بغیر تہذیب کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ لوگوں کو جس قدر اپنے تہذیبی ورثے کا احساس ہونے لگا ہے اس قدر زبان سے بھی اُن کی دلچسپی بڑھتی جارہی ہے۔

آزادی کے بعد لسانیات پر خاص توجہ مرکوز کی گئی۔ اُردو اور بنگالی زبانوں کی ترقی کے لیے ادارے قائم کیے گئے نیز دیگر علاقائی زبانوں کی بھی قدر افزائی کی گئی تو ہمارے لسانی شعور میں بھی اضافہ ہوا اور یوں لسانی مسائل پر توجہ مرکوز ہوئی۔

ا۔ اخبار کے بنیادی لوازم:

یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ دُنیا میں جہاں کہیں جنگ یا انقلاب کے حالات پیدا ہوئے وہاں صحافت نے نمایاں اور اہم کردار ادا کیا ہے۔ چاہے وہ پہلی اور دوسری عظیم جنگیں ہوں یا ہندوستان کی تحریک آزادی قومی اور بین الاقوامی سطح پہ اخبارات نے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ آج کے برق رفتار دور میں ذرائع ابلاغ زندگی کا لازمی جز بن چکے ہیں۔ انسانی زندگی کے تمام حواس اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ذرائع ابلاغ کی بدولت ہم پوری دُنیا کی خبریں اور دیگر معلومات چند لمحوں میں حاصل کر سکتے ہیں کہیں انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہو رہی ہو یا قدرتی آفات پوری دُنیا کو متاثر کرتے ہیں۔ انسان دُنیا میں ہونے والے ظلم و بربریت سے آگاہی حاصل کرتا ہے اور دُنیا یک زبان ہو کر احتجاج کرتی ہے۔ انہی خصوصیات کی بدولت آج صحافت کو ریاست میں اہم مقام حاصل ہے اور زندگی کے ہر شعبے متاثر کن کردار ادا کر رہی ہے۔ اکیسویں صدی کی ابتداء میں صحافت میں الیکٹرانک میڈیا کو زیادہ اہمیت حاصل ہے تاہم معاشرے میں مقبولیت کے باوجود پرنٹ میڈیا کی اہمیت کی اہمیت میں کسی طور کمی واقع نہیں ہوئی بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں مزید وسعت پیدا ہو رہی ہے۔

مشتاق صدف اچھی صحافت کو کشف و عرفان قرار دیتی ہیں۔ ان کی رائے میں:

> ”ایک اچھی صحافت در اصل اس کشف اور عرفان سے عبارت ہے جو انسان کے باطن کو خارج کی شکل میں ایک پیکر عطا کرتی ہے یعنی ایک انسان کے باطن کے خارجی منظر نامہ کو صحافت سے تعبیر کر سکتے ہیں۔“ (۳)

سچائی اور حقائق کا پتا چلانے اور روزانہ کے حالات و واقعات سے عوام کو باخبر رکھنے کا نام صحافت ہے۔ صحافت کے لغوی مفہوم کے لحاظ سے یہ لفظ عربی زبان کے لفظ صحیفہ سے ماخوذ ہے جس کے معنی کتب اور رسائل کے ہیں۔ عبد السلام خورشید اپنی تصنیف "فن صحافت" میں صحافت کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

> "صحافت کا لفظ صحیفے سے نکلا ہے۔ صحیفہ کے لغوی معنی کتاب یا رسالہ ہیں۔ بہر حال ایک عرصہ دراز سے صحافت سے مراد ایک ایسا مطبوعہ مواد ہے جو مقررہ وقتوں میں یاد ہوتا ہے۔"(۴)

انگریزی میں صحافت کے لیے Journalizm کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جو لاطینی Diunal سے ماخوذ ہے۔ جرنل کی ترتیب دینے والوں کو جرنلسٹ اور اس لحاظ سے اس شعبے کو جرنلزم کیا جاتا ہے۔

صحافت میں حقیقت اور سچائی سب سے اہم چیزیں ہیں اور انھیں بہتر الفاظ میں ڈھالنا ایک فن، کسی خبر کو بہتر الفاظ میں ڈھال کر اس طرح شائع کرنا جو لوگوں کو آسانی سے سمجھ میں آئے، صحافت ہے۔

اخبارارات کے بنیادی لوازمات میں درج ذیل نقاط کا خیال رکھنا چاہیے؛

اخبار کے بنیادی لوازمات سے واقفیت:

ایک پیشہ ور اور ماہر صحافی کے لیے انتہائی ضروی ہے کہ وہ صحافت کے جملہ قواعد و ضوابط، صحافتی زبان اور خبر کے سلسلے میں ضروری لوازمات، اور خبر کی صحت سے متعلق سے مکمل آگاہی رکھتا ہے۔

ڈاکٹر مسکین علی حجازی کی رائے میں اخبار کے بنیادی لوازم سے واقفیت اور خبر کا بے لاگ ہونا ضروری ہے۔ اس حوالے سے لکھتے ہیں:

> "صحافت میں واقفیت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے یعنی اخبارات میں جو کچھ چھپے وہ صحیح ہونا ضروری ہے۔ خبریں صحیح ہونی چاہیں۔ تبصرے بے لاگ اور دیانت دارانہ ہونے چائیں۔ معلومات نام، اعداد و شمار، اندازے غرض سب صحیح ہونا چاہیے۔ اس بات کو دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ صحافت میں صحتِ واقعات کی موجودگی لازمی ہے۔" (۵)

خبر وہی ہے جس کے بارے میں اخبارات فیصلہ کرتے ہیں کہ یہ خبر ہے۔ عام طور پر خبروں کا سرچشمہ سیاست، حکومت، تعلیم، ماحولیات، جرائم، عدالتیں، کھیل اور تفریحات ہیں۔

اس طرح خبر کے بارے میں فیصلے کا ایک پیمانہ یہ بھی ہے کہ جو وقوعہ رونما ہوا وہ کتنا قریبی ہے دوسرا اس میں کتنی اثر انگیزی ہے۔ مثال کے طور پر آتش زدگی کے ایک حادثے میں بڑی تعداد میں ہلاکتیں پہلے صفحے کی خبریں بن جائیں گی لیکن کئی سو میل دور اگر یہی واقعہ رونما ہو تو اخبار میں اختصار سے پیش کر دیا جائے گا۔ ہر اخبار کی اپنی پالیسی اور حکمتِ عملی ہوتی ہے جو عوامی مسائل اور اُن کے حل سے متعلق ہوتی ہے۔ اخبارات قوانین کی حدود میں رہتے ہوئے اپنی پالیسی اور حکمت عملی اپنا لیتے ہیں جس کے تحت کچھ اخبارات حکومت کے حامی نظر آتے ہیں اور کچھ غیر جانبدار یا فریق جماعت کے نقطہ نظر کے حامی ہوتے ہیں۔ تاہم اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں اور تبصروں کا بے لاگ اور غیر جانبدارانہ ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ صحافت میں زیادہ تر عارضی اور وقتی مسائل جزئیات کی صورت میں زیر بحث آتے ہیں۔ چوری، بم دھماکے، اغوا، قتل، بدعنوانی وغیرہ کی خبریں ایک واقعہ کی صورت میں چھپتی ہیں۔ اس قسم کے واقعات پر تبصرہ نگار ان کو مجموعی حیثیت سے پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کیونکہ صحافی کا نقطہ نظر اجتماعی ہوتا ہے نہ کہ انفرادی۔

تحریر میں سادگی اور اختصار صحافی کے لیے از حد ضروری ہے تاکہ پڑھنے والا مفہوم کو صحیح طور پر جان سکے اس قسم کی زبان کو اصطلاح میں بلیغ کہا جاتا ہے اور مفہوم کی صحیح اور مؤثر ادائیگی کا فن بلاغت کہلاتا ہے۔ مؤثر اور صحیح ابلاغ کے لیے درست الفاظ کا انتخاب اور استعمال بھی اہمیت کا حامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ دور میں ابلاغ communication ایک فن کی حیثیت رکھتا ہے جس کے لیے باقاعدہ تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ترقی یافتہ ممالک میں اس فن پر تحقیق اور جستجو کے لیے بڑے بڑے ادارے کام کر رہے ہیں۔

سلاست واختصار:

۱۸۵۷ء سے قبل کے اخبارات کی زبانِ دقیق ہونے کی وجہ سے عام قاری کے فہم سے کوسوں دور تھی۔ زیادہ تر اخبارات ہفت روزہ شائع ہوتے تھے۔ سب سے پہلے سر سید احمد خان نے محسوس کیا کہ جب اردو زبان کو عام فہم اور سلیس نہیں بنایا جائے گا تب تک عام لوگوں تک خبر کی رسائی اور مؤثر ابلاغ نہیں ہو سکے گا۔ سر سید احمد خان کی تحریک ایک اصلاحی تحریک تھی۔ انھوں نے دو اخبارات سائنٹفک سوسائٹی میگزین (علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ) اور نشریاتی رسالہ تہذیب لاخلاق کے ذریعے کئی میدانوں میں مسلمانوں کی اصلاح کے لیے بھرپور کوششیں کیں۔ سر سید احمد خان کے دیگر رفقاء میں الطاف حسین حالی۔ مولانا شبلی نعمانی۔ مولوی نذیر احمد دہلوی، نواب محسن الملک، مولوی چراغ علی اور مولوی ذکاء اللہ نے بھی اپنے اپنے طور اس تحریک میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیا اور جو پہلے محض ادبی زبان تھی سادگی اور سلاست کے باعث علمی زبان کے درجے پر فائز ہوئی۔ سر سید احمد خان کی تحریک کو پروان چڑھانے کے لیے اور عوام الناس تک رسائی حاصل کرنے کے لیے اردو زبان کو سلیس اور سادہ بنانا انتہائی ضروری تھا۔ چنانچہ سر سید کے رفقا نے نثر میں قابل قدر تخلیقات پیش کیں اور اسلوب کی انفرادیت کے باوجود ان کی تحریریں سادہ ہیں، سلیس اور جامع تھیں۔ مؤثر اور صحیح ابلاغ کے لیے سلامت واختصار تحریر کی جان سمجھتے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر مسکین علی حجازی اس ضمن رقم طراز ہیں۔

> ”تحریر یا تقریر سلاست و ختصار اور وضاحت کے اوصاف اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب الفاظ آسان اور جملے مختصر ہوں۔ سادہ الفاظ وہی ہوتے ہیں جو روزمرہ استعمال میں آتے ہیں۔“(۶)

سادگی، سلاست اور اختصار صحافتی تحریر کی اہم خصوصیات ہیں تاکہ جو بات کہی جارہی ہے قاری اس سے مکمل آگاہی حاصل کر سکے اور مفہوم کے سمجھنے میں کوئی تشنگی کا احساس باقی نہ رہے۔ خیالات و الفاظ کی تکرار سے گریز کرنا چاہیئے تاکہ کم از کم الفاظ میں لوگوں تک زیادہ سے زیادہ معلومات اور حقائق پہنچائے جا سکیں۔

پروفیسر انور جمال کے بقول (ادبی اصطلاحات):

"سادگی مطلق اور متعین چیز نہیں بلکہ ایک اضافی تصور ہے۔ سادگی کو سمجھنے کے لیے اس کے متضاد یعنی تصنع کو جاننا ضروری ہے۔ یہ ایک Functional Decoration ہوتی ہے۔ اگر Decor حد سے بڑھ جائے تو تصنع پیدا ہو جائے گا۔ اگر حد میں رہے تو سادگی کہلائے گی۔ دونوں تصورات اضافی ہیں۔ سادگی فن پارے کو فطرت کے قریب لاتی ہے جب کہ تصنع اور ملمع کاری فن پارے کو فطرت سے دور کر دیتی ہے۔"(۷)

قطعیت و صداقت:

صحافی کے پیشِ نظر دو مقاصد ہوئے چاہئیں۔

ایک خبر کی صحت اور دوسرا صراحت۔ غلط خبر کی اشاعت سے صحافی اور اخبار کی ساکھ کو ناقابل تلافی نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے۔ کوئی بڑی خبر دراصل خبر ہی نہیں رہتی جسے ناقص طریقے سے مرتب کیا گیا ہو۔ رپورٹر کس واقع کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہے اگر یہ بات قاری کے پلے ہی نہ پڑے تو ایسی خبر کا کیا فائدہ؟ پاکستانی اخبارات کو خبر کی پیشکش میں ایک مسئلہ صراحت کا درپیش رہتا ہے۔ ایک دیانت دار نمائندہ ہمیشہ اس بات کو مد نظر رکھتا ہے کہ کسی مسئلے کے ہر پہلو پر نظر دوڑائے اور جو بھی مواد فراہم ہوا ہے خبر میں جگہ دے۔ اس ضمن میں مشتاق صدف لکھتی ہیں۔

"صحافت کا کام چیزوں کی اشاعت ہی نہیں بلکہ اس کے کچھ ایسے عناصر بھی ہیں جن کو برتے بغیر ذمہ دار اور پائیدار صحافت کا ہم گمان بھی نہیں کر سکتے۔ خبروں کی قطعیت اور معتریت کا لحاظ رکھنا صحافت کی اہم ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری ہے۔ خبر ایسی ہونی چاہیئے جس میں سچائی، دیانتداری اور غیر جانبداری ہو۔ جسے پڑھ کر قاری کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہو۔ دوسرے لفظوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ خبر کی معتریت پر کسی کو شک ہو۔ خبروں میں ایسی صداقت رہے کہ ہر شخص اس پر اعتماد کر سکے۔"(۸)

معیاری اور عمدہ صحافت کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہمیشہ اچھی اور سچی خبروں کو ترجیح دی جائے کیوں کہ جھوٹی خبروں سے عام افراد کے گمراہ ہونے کا اندیشہ رہتا ہے اور گمراہی پھیلانے والے اخبارات سے عوام کا اعتماد اُٹھ جاتا ہے۔ چنانچہ صحافت کی یہ دیانت داری ہے کہ تحقیق و تصدیق کے بعد ہی خبروں کو شائع کیا جائے۔ خبر چاہے جس طرح کی بھی ہو اس کی اصل جان "صداقت" ہی ہوتی ہے۔ اس لیے خبر کے تقدس کو برقرار رکھنا ہر صحافی کا اہم فریضہ ہے۔

وقت کی پابندی:

صحافت میں وقت کی پابندی بھی ضروری ہے۔ صحافی کو وقت پر اپنی خبریں اور اشاعتی مواد دینا ہوتا ہے۔ لیکن ایسی عجلت میں لکھی گئی تحریر میں صحافت کے فن کو مدنظر رکھتے ہوئے اچھی خبریں پیش کی جا سکتی ہیں۔ صحافت میں کئی مقام ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ادب اور صحافت ایک ہو جاتے ہیں۔

خبر کی تازگی اور بروقت ہونا از حد ضروری ہے۔ اس حوالے سے حسن عابدی "اُردو جرنلزم" میں رقم طراز ہیں:

> ”جو کچھ آج کہا گیا ہے وہ خبر ہے لیکن چند روز گزرنے کے بعد وہ بیان خبر نہیں رہے گا کیوں کہ اس وقت تک صورت حال بدل چکی ہو گی۔ خبر تیزی سے اپنا رخ بدلتی ہے۔ اخبارات جو وقت کی پیدا کردہ مجبوریوں کے پابند ہوتے ہیں تقریباً ہمیشہ آج کی واردات آج ہی بیان کرتے ہیں۔“[۹]

روزانہ رونما ہونے والے واقعات اور خبر کی تازگی اخبار کی اہم ذمہ داری ہے، جسے صحافت کی اہم ترین قدر گردانا جاتا ہے۔ اسی طرح دیگر اخباری مواد اداریوں، مضامین اور تبصروں کا بھی بروقت شائع ہونا ضروری ہے کیونکہ ان سب کا تعلق بھی روزانہ کے حالات و واقعات اور شائع ہونے والی خبروں سے ہوتا ہے اور زمانی بُعد سے ان کی اہمیت و افادیت بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے۔

ڈاکٹر مسکین علی حجازی کے بقول:

”روزانہ صحافت میں تازگی یا قرب زمانی کی موجودگی لازمی ہے۔ اس لیے خبر کی ایک تعریف یہ ہے "دلچسپی کے حامل واقعہ کا فوری اور بے لاگ بیان" اگر خبر کو فوری طور پر بیان نہ کیا جائے تو وہ تازگی کے عنصر سے محروم ہو کر خبر کے معیار سے گر جاتی ہے۔ چوبیس گھنٹے بعد شائع ہونے والے اخبار میں گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں رونما ہونے والا واقعہ اگر خبر کی صورت میں جگہ نہیں پا سکے گا تو وہ خبری اقدار سے محروم ہو جائے گا۔ “(۱۰)

غیر جانبداری:

حکومتی ایوانوں، عدالتی فیصلوں، ڈکیتیوں، قدرتی آفات اور احتجاج وغیرہ کے متعلق خبروں سے ہر روز وقائع نگاروں کا واسطہ پڑتا ہے جنھیں منضبط انداز سے بیان کرنا ایک پیچیدہ مرحلہ ہوتا ہے۔ جس میں تحریر یا ایسا اسلوب اختیار کرنا ضروری ہے جو بالکل واضح ہو اور قاری کے لیے ابہام کا باعث نہ ہو اور وہ آسانی سے پڑھ کر مفہوم کو سمجھ سکے۔

تمام خبروں اور رونما ہونے والے واقعات کی پیشکش بلا تعصب اور متوازن انداز میں ایسے دل نشین طریقے سے ہونی چاہیے کہ نہ تو ان میں صحافی کی اپنی رائے اور اثر شامل ہو اور نہ عبارت طول کلام سے بوجھل ہو۔ صحافی کو یہ بات مد نظر رکھنی چاہیے کہ قارئین خبر کو تیزی سے پڑھ سکیں اور جو مسائل بیان کیے گئے ہیں انھیں سمجھ کر سیاسی و معاشی امور میں اپنی رائے قائم کر سکیں اور ذہانت سے فیصلہ کر سکیں۔

چناں چہ ایک صحافی کے لیے بے حد ضروری ہے کہ وہ خبر میں اپنے احساسات و جذبات سے اجتناب کرے اور غیر جانبدارانہ انداز میں خبر کی اطلاع کرے۔ ہر نئی بات اور غیر معمولی واقعات صحافت کا موضوع بن سکتے ہیں جن سے صحافی خود بھی متاثر ہو سکتا ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس پر اپنے ردِ عمل سے گریز کرتے ہوئے اسے غیر جانبداری سے قاری تک پہنچائے اور ہر بات کا ردِ عمل قارئین پر چھوڑ دے۔

اداریہ:

اداریہ کسی ہنگامی صورتِ حال میں لکھا جاتا اور اداریہ نویس قاری کو اخبار کے نقطۂ نظر سے متفق کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

پروفیسر انور جمال اداریے کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

> ”وہ تحریر جو کسی اخبار یا رسالے کا ایڈیٹر حالاتِ حاضرہ کے سلسلے میں یا کسی ہنگامی اور فوری پیش آمد مسئلے پر اس لیے لکھے کہ قارئین ان مسائل پر توجہ دیں اداریہ کے نام سے موسوم ہے۔“(۱۱)

اداریہ کسی اخبار کی پالیسی اور اس کی نظریاتی وابستگی کا مظہر ہوتا ہے۔

لیڈ یا سرخی:

کسی بھی اخباری رپورٹ میں لیڈ یعنی پہلا پیراگراف انتہائی اہم ہوتا۔ لیڈ میں اختصار کے ساتھ تقریباً ساری روداد بیان کر دی جاتی ہے اور پوری کہانی چند سطروں میں سمٹ آتی ہے۔ لیڈ کی عبارت میں نپے تلے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ یہ عبارت مؤثر اور بھرپور ہوتی ہے۔ مثالی لیڈ کی تعریف یہ کہ ایک جملے میں بات واضح کی جائے۔ ایک غیر مبہم صاف، صریح اور سلیس جملہ میں تمام اصل حقائق سمو دیے گئے ہوں۔

بلاغت:

بلاغت کلام کا وہ حسن ہے جو قاری کو شاعر، نثار یا خطیب ذہن کے قریب کر دیتا ہے۔ ظاہر ہے ایسا کلام ان لفظی عیوب سے پاک ہو گا جو بعدِ تفہیم پیدا کرتے ہیں۔ بلاغت کا تعلق اگرچہ معنی سے ہے لیکن ہر بلیغ کلام اپنے اندر فصاحت کی لازمی صلاحیت رکھتا ہے۔ ہر وہ ذریعہ ہے جس سے ہم اپنے معنی کو خوبصورت انداز میں (فصاحت کے ساتھ) سامع تک پہنچاتے ہیں اور سامع کے دل اتنا متاثر کرتے ہیں کہ جو اثر جیسا کہ ہمارے دل میں ہوتا ہے۔

سلاست:

صحافتی زبان میں سلاست کی اہمیت علم ہے۔ سلاست سے مراد ایسا وصف ہے جس سے قاری کو فوری ابلاغ میں مدد ملتی ہے۔ یعنی پڑھنے میں تو جملہ بالکل سادہ اور آسان نظر آتا ہے لیکن اس کی تشریح ممکن نہیں ہو سکتی۔ سلاست و اختصار کی خصوصیات کا تعلق بنیادی طور پر سادگی بیان سے ہے جس کی بدولت قاری پر اس بات کا فوری ابلاغ ہوتا ہے اور تحریر کے بیان میں اسے الجھن نہیں ہوتی۔

ب۔ اخبار اور اس کی زبان:

اُردو زبان نہ صرف پاکستان کے کونے کونے میں بولی اور سمجھی جاتی ہے بلکہ دُنیا کے ایک وسیع حصے میں ابلاغ و اظہار کا ذریعہ ہے۔ پاکستان کے ناخواندہ لوگ بھی اُردو زبان کو سمجھ سکتے ہیں اور ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اپنا مدعا بیان کر سکتے ہیں اس لیے پاکستان میں مؤثر ابلاغ کے لیے ضروری ہے کہ اخبارات و جرائد اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے جو کچھ کہا جائے وہ سادہ اور آسان زبان میں ہو تا کہ عام افراد بھی اس کے مفہوم کو سمجھ سکیں۔

اخبار میں صحافت کی زبان کبھی علمی نہیں ہو سکتی کیوں کہ صحافت کے دائرے میں ایسے افراد شامل ہیں جن کا مشکل علمی مباحث سے دور دور کا واسطہ نہیں ہوتا۔ صحافت کا ایک اپنا حلقہ اثر ہوتا ہے۔ اس لیے ان کی ضروریات ذہنی استعداد کے مطابق پیرایہ اظہار کیا جاتا ہے۔

مشتاق صدف صحافتی زبان کی توضیح ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

> "فکر انگیز مسجع اور مقفیٰ، امتیازی اور سجی سجائی نثر کو ادبی زبان کا درجہ حاصل ہے، جب کہ صحافتی زبان جامع، سلیس، پر لطف، عام فہم، معلوماتی اور چست درست ہوتی ہے، صحافت میں چھوٹے چھوٹے جملے پیرا گراف اور سطور کو ہی زیادہ برتا جاتا ہے اور جہاں تک ممکن ہوتا ہے طویل جملے کی جگہ مختصر جملے کا استعمال ہوتا ہے۔ پامال اور فرسودہ فقروں، ذو معنی اور مشتبہ الفاظ سے انحراف کیا جاتا ہے۔" (۱۴)

صحافتی زبان کئی رنگ بکھیرتی ہے۔ صحافتی تحریر کا انداز ہر خطے اور علاقے کا جدا جدا ہے اور علاقائی زبانوں کا اثر بھی نظر آتا ہے۔ اگر ہم بیسویں صدی کے ربع اول کے اخبارات سے موجودہ دور کے اخبارات کا لسانی تقابل کریں تو محسوس ہو گا کہ اردو زبان کتنی ترقی پذیر ہے اور یہ تبدیلیاں ابھی تک جاری ہیں۔ اردو کتب، اخبارات و جرائد میں غلط املا کی کثیر تعداد میں موجودگی پر قابو پانے کی سخت ضرورت ہے۔ اردو کے پیچیدہ مسائل کے حل کے لیے بہت سی کوششیں ہوئیں تاہم اس ضمن میں ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کی کوششیں لائق تحسین ہیں جنھوں نے انجمن ترقی اردو بورڈ کے تحت بھرپور کوششیں اور " املا نامہ " کی صورت میں شاندار کارنامہ سرانجام دیا۔

مولانا ابو الکلام آزاد کے خیال میں صحافت قاری کو ذہن آسودگی کے ساتھ ساتھ اس کی طلب کی تشنگی کو ختم کرنے کا نام اصل صحافت ہے، وہ صحافت کو "صورِ اسرافیل" سے تعبیر کرتے ہیں جس کا مقصد خوابِ غلفت میں بڑے ہوئے افراد کو بیدار کرنا ہے، مولانا آزاد نے صحافت کو انقلاب برپا کرنے کا ذریعہ بھی بتایا ہے۔ انھوں نے غیر جانبدار، روشن خیال اور عملی صحافت کے ذریعے ہندوستانیوں کے دلوں میں وہ شمع روشن کی جس سے آزادی حاصل کرنے کا جذبہ بیدار رہوا۔

عبد الاسلام خورشید صحافت کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

> "صحیفے سے مراد ایسا مطبوعہ ہے جو مقررہ وقفے کے بعد شائع ہوتا ہے۔ چنانچہ تمام اخبارات ورسائل صحیفے ہیں۔ اور لوگ اس کی ترتیب و تحسین اور تحریر سے وابستہ ہیں۔ انہی صحافی کہا جاتا ہے۔ اور ان کے پیشے کو صحافت کا نام دیا گیا ہے۔"(۱۳)

جمہوری معاشرے میں صحافت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ صحافت ریاستی مشینری کا چوتھا ستون قرار دیا جاتا ہے۔ کسی بھی ملک میں پہلا درجہ مقننہ دوسرا انتظامیہ اور تیسرا عدلیہ کو حاصل ہوتا ہے اب اس کا چوتھا ادارہ صحافت کو تصور کیا جاتا ہے۔

مسکین علی حجازی صحافتی زبان کے اسلوب اور ساخت کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

> "کوئی زبان عوام سے کٹ کر خواص کی زبان بن کر زندہ نہیں رہ سکتی۔ صحافت چونکہ عوام کے لیے ہوتی ہے۔ اس لیے زبان ایسی ہونی چاہیے جسے عام لوگ سمجھ سکیں۔ جب عام لوگوں کو سمجھانے کے خیال سے لکھا جائے گا تو لازماً زبان آسان ہو جائے گی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر نوع کے ابلاغ میں سامعین یا قارئین کی ذہنی اور علمی حیثیت کو سامنے رکھ کر بات کہی اور لکھی جائے تاکہ وہ آسانی سے سمجھ سکیں۔"(۱۴)

ضروری نہیں ہے کہ اخبار زیادہ پڑھے لکھے لوگ ہی پڑھتے ہوں۔ اخبار کا قاری اوسط درجے کا یا کم پڑھا لکھا بھی ہو سکتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ عام فہم اور آسان الفاظ ہی استعمال کیے جائیں اور مشکل تراکیب اور مرصع نگاری سے گریز کیا جائے۔ ابلاغ کا کمال یہ ہے کہ پڑھنے والا وہی سمجھے جو لکھنے والا سمجھانا چاہتا ہے۔

چونکہ زبان اظہار کا وسیلہ ہے۔ کسی بھی ادیب شاعر یا صحافی کے لیے اپنی بات واضح انداز میں دوسروں تک پہنچانے کے لیے زبان پر عبور حاصل کرنا ضروری ہے۔ ادیب اور صحافی ایک ہی لسانی سانچے کے ذریعے اپنا اظہار کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے ادب اور صحافت میں کوئی فرق نہیں۔ لیکن ادب کا قاری ادبی روایات اور تخلیقی سطح پر متاثر ہونے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے اس لیے ادبی اور صحافتی زبان کا پیرایہ اظہار بھی مختلف ہوتا ہے۔ کیونکہ صحافت عوام الناس تک خبر رسانی اور زندگی کے مختلف شعبوں کی معلومات فراہم کرتی ہے اور اس کی سطح اور تعلیمی استعداد کے مطابق آسان اور عام فہم زبان استعمال کی جاتی ہے۔

اس ضمن میں ڈاکٹر وحید قریشی "صحافتی زبان" کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں۔

"اُردو صحافت کے آغاز میں ادیبوں نے اس کی ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا لیکن اس صحافت کا قاری ادب کے قاری سے مختلف نہ تھا۔ اس لیے ابتدائی اخبار نویسی ادبی معیاروں اور ادبی نثر نویسی کے جملہ لوازم سے روشناس تھی۔ اس وقت صحافت پیشے کے طور پر جداگانہ طور پر مشخص نہ ہوئی تھی اور اس اعتبار سے صحافت ادب ہی کی ترجمانی اور ترسیل کا فریضہ ادا کرتی رہی لیکن انیسویں صدی کے آخر میں ادبی پرچوں اور ادبی اخباروں کی جگہ عام اخبارات نے لے لی۔ خبریت کا عنصر لازمۂ صحافت ہو جانے سے ادبی نثر نویسی کی جگہ اخباری نثر نویسی کو فروغ حاصل ہوا اور عبارت آرائی کی جگہ مطلب نویسی کو اہمیت ملی۔ زبان و بیان کے عام اور متعارف سانچے صحافت کا جزو لازم ہوئے۔ زبان و بیان کے حوالے سے صحافی کو زبان پر دسترس حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ صحافت کی تکنیک سے بھی کامل آگاہی ہونی ضروری ہے۔"(۱۵)

اُردو قواعد کے ماہرین نے جملوں کی ترتیب، یا مصرعوں میں پائے جانے والے چند ایک نقائص یا معائب کی نشاندہی بھی کی ہے۔ بعض اوقات ادبی تحریروں میں یہ نقائص خلاف قاعدہ ہونے کے باوجود خوب صورت محسوس ہوتے ہیں۔ تاہم صحافتی زبان میں ان سے مکمل اجتناب ضروری ہے کیونکہ اس قسم کے نقائص تحریر کو دشوار اور ناقابل فہم بنا دیتے ہیں۔ یہ نقائص درج ذیل ہیں:

حشو وزائد:

کسی تحریر میں حشو وہ الفاظ یا کلمہ ہیں جو محض بھرتی کیا جائے اور جس کے بغیر بھی قاری مفہوم سمجھ سکتا ہو۔ بقول حسرت موہانی" حشو "اس زائد لفظ کو کہتے ہیں جس کے حذف کرنے سے کلام میں حسن پیدا ہو جائے۔ ایسا کلمہ یا کلمے جن کے بغیر کلام کرنے والا (ناظم یا نثار) کا مفہوم و مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ اصطلاحاً" حشو" کہلاتے ہیں۔ حشو کلام کا ایک بہت بڑا نقص ہے۔ جب ایک لفظ یا کلمہ اپنا مدعا ضروری کلمہ لانا بے جا اور معیوب ہے۔ اساتذہ بیان نے اسے ادبی گناہ قرار دیا ہے۔

پیچیدہ اور طویل جملے:

پیچیدہ اور طویل جملوں سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ اس سے مفہوم کی ادائیگی اور ابلاغ میں دشواری پیش آتی ہے۔ جس طرح عام بول چال میں چھوٹے جملے ادا کیے جاتے ہیں تحریر میں سادہ اور چھوٹے جملے ابلاغ کو آسان بناتے ہیں اور یہی تحریر کی خوبی ہوتی ہے۔ اخبار کے صفحات میں جگہ کی کمی کے باعث ویسے بھی غیر ضروری تفصیلات کو حذف کر دیا جاتا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ خبروں کو شامل کیا جاتا ہے۔ نیز اشاعت کے لیے خبر کی اہمیت کو بھی پیش نظر رکھا جاتا ہے اور زیادہ اہم خبروں کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ بلاوجہ کسی بات کو بار بار دہرانے سے بھی گریز کرنا چاہیے جس سے کہ کلام میں طوالت پیدا ہوتی ہے اور صرف مقصد کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

مشکل اور غیر مانوس الفاظ:

اُردو زبان میں کئی زبانوں کے الفاظ شامل ہیں اور ایک مفہوم کے لیے عربی، فارسی ترکی اور ہندی زبان کے کئی مترادفات موجود ہیں۔ تاہم صحافتی تحریر کا تقاضا یہ ہے کہ اُن میں سے صرف وہی الفاظ منتخب کیے جائیں۔ جو عام فہم اور عوامی بول چال میں مقبول ہوں۔

مترادفات:

مترادف کی جمع ہے جس سے ہم معنی الفاظ مراد ہیں۔ جیسے چاند کے لیے قمر یاماہ کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے۔ لیکن در حقیقت ایک لفظ ایک ہی اسم یا کیفیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس ضمن میں ممتاز حسین لکھتے ہیں۔

> ”دُنیا کی کسی بھی زبان میں ایک ہی شے، ایک ہی کیفیت کے لیے ایک سے زیادہ الفاظ نہیں ہوا کرتے اور جو بظاہر ہم معنی الفاظ نظر آتے ہیں ان میں معنی و مطالب کے لحاظ سے فرق ہوتا ہے۔ (پھر ایک مجازی اور ایک حقیقی ہوتا ہے)۔“ (۱۶)

صحافتی تحریر میں مترادفات کے استعمال سے کلام میں طوالت پیدا ہوتی ہے جب کہ صحافتی تحریر اس بات کی متقاضی ہوتی ہے کہ کم سے کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ مفہوم ادا کیا جائے۔

تعقید:

لفظی معنی عقدہ پیدا کرنا یعنی گرہ پڑنا ہے۔ اصطلاحی معنوی میں تعقید سے مراد جملے میں الفاظ کی ترتیب ایسی ہو کہ جملے کا مفہوم سمجھنے میں دشواری ہو۔ عموماً ایک زبان سے دوسری زبان میں لفظی ترجمہ کرتے وقت ہے۔ تعقید کا امکان ہوتا ہے۔ تعقید لفظی اور معنوی دو قسم کی ہوتی ہے۔

تعقید لفظی کے حوالے سے حسرت موہانی نے نکات سخن میں شوق نیسوی کا یہ اقتباس درج کیا ہے:

اگر لفظ اپنی اصل جگہ پر نہ ہو تو اس کو تعقید لفظی کہتے ہیں "اُردو زبان کے قواعد کے مطابق جملے میں فاعل سب سے پہلے، مفعول اگر ہو تو اس کے بعد اور فعل سب سے آخر میں آتا ہے۔ متعلقات فعل سے قبل مذکور ہوتا ہے اسی طرح صفت اور موصوف، مضاف اور مضاف الیہ، اشارہ اور مشار الیہ وغیرہ کی ترتیب معین ہے اور نثر میں ترتیب ملحوظ رکھنا مفہوم کے صحیح ابلاغ کے لیے ضروری ہے۔

بحر الفصاحت کے مصنف مولوی نجم الغنی کے بقول:

"تعقید معنوی یہ ہے کہ عبارت میں خیالات باریک قصہ نامشہور یا کسی طرح کی مشکل بات لکھیں اور جب تک بہت خوض و تامل نہ کریں اس کا سمجھنا دشوار ہو۔"(۱۷)

تعقید معنوی الفاظ کی غلط ترتیب سے نہیں بلکہ معنوی ابہام اور دشواری کو کہا جاتا ہے۔ تعقید لفظی صنفِ تالیف کی صورت پیدا کرتی ہے۔ تعقیدِ معنوی یہ ہے کہ "لفظ کو اس محل کی بجائے کسی دوسری جگہ رکھیں" اس سے معنی میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔

تکرار اور اعادہ:

یعنی کسی بات کو بار بار دہرانا، تکرار کی بھی دو صورتیں ہیں۔

لفظی تکرار اور خیال یا مفہوم کی تکرار، شاعری میں لفظی تکرار سے شعر کی خوبصورتی اور غنائیت میں اضافہ ہوتا ہے لیکن نثر میں اس سے اکتاہٹ پیدا ہوتی ہے۔

مشکل اور پیچیدہ تراکیب:

اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے پیش کیے جانے والا مواد چونکہ عوام الناس اور تمام قارئین کے لیے ہوتا ہے اس لیے مشکل اور طویل تراکیب کے استعمال سے گریز ضروری ہے تاکہ مفہوم کی ادائیگی میں کوئی دشواری باقی نہ رہے اور عام قارئین بھی مفہوم تک بآسانی رسائی حاصل کر سکیں۔

ج۔ پس منظری مطالعہ:

الف: اردو صحافت (مختصر تاریخ):

انسانی فطرت کا خاصہ ہے کہ وہ اپنے جذبات واحساسات اور خیالات میں دوسرے لوگوں کو بھی شامل کرنا چاہتا ہے۔ زمانہ قدیم سے ہی انسان کو اس بات کی خواہش رہی ہے۔ انسانی تخیل کی پرواز کی کوئی حد نہیں

ہے۔ وہ جیسا سوچتا ہے اور محسوس کرتا ہے اپنی تحقیقی حس کی وجہ سے اسے پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے، ترسیل و ابلاغ انسانی جبلت میں شامل ہے۔ جب کاغذ، قلم اور روشنائی بھی ایجاد نہیں ہوئی تھی۔ صحافت اس وقت بھی موجود تھی اور اس کے آثار زمانہ قبل از مسیح ملتے ہیں۔ یعنی انسانی تہذیب سے قبل صحافت جم چکی تھی اور قلمی تحریروں سے پیغام رسانی کی ترسیل ہوئی تھی۔ اس ضمن میں محمد عشق صدیقی لکھتے ہیں۔

> ”حضرت مسیح سے کوئی ۱۵۷ برس پہلے رومن راج میں ایک قلمی خبرنامہ جاری کیا جاتا تھا۔ جس میں سرکاری اطلاعیں نیز میدان جنگ کی خبریں ہوتی تھیں۔“(۱۸)

تقریباً چھ ہزار سال قبل دجلہ و فرات کی سرزمین سے تصویری رسم الخط ایجاد ہوا۔ بعد میں آوازوں کے بنیادی عناصر کو حروف کی شکل میں ڈھال دیا گیا۔ یونانیوں نے حروف کو ایک مشکل اور علامت کی مدد سے لکھنے پڑھنے کے کام میں آسانی پیدا کر دی۔ نئی اطلاعات کی عوام تک رسائی کے لیے ابتدائی کوششوں کے آثار ۱۸۰۰ ق م کے عراق میں پائے گئے ہیں۔ ماہرین آثار قدیمہ نے ایک ایسا پمفلٹ دریافت کیا جس میں کاشت کاروں کے لیے کھیتی باڑی سے متعلق معلومات مہیا کی گئی تھی۔ اس معلومات کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ صحافت کی تاریخ بہت پرانی ہے۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ سب سے پرانا رسم الخط چینی زبان کا ہے اور سب سے پہلے کاغذ کی ایجاد بھی چین میں ہوئی تھی۔ سب سے زیادہ قدیم کتاب کا زمانہ ۲۱۳ ق م بتایا جاتا ہے جو ریشم پر تحریر ہے۔ مگر محققین اس بات پر متفق ہیں کہ چین میں تحریر کا وجود تین ہزار سال قبل مسیح سے ہی تھا۔ اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ سب سے پہلا چھاپہ خانہ چین میں ایجاد ہوا اور وہاں سب سے پہلے ایک کتاب ۸۶۸ میں چھپی تھی۔ چین میں تانگ خاندان حکمران تھا جس نے ایک اخباری گزٹ ”ٹی گزٹ“ محل کی خبروں کے نام سے جاری کیا جو دُنیا کا سب سے پہلا مطبوعہ اخبار سے جرمنی میں چھپائی کا کام دیگر مغربی ممالک سے پہلے شروع ہو گیا تھا اور جرمنی سے ہی سے پہلے مطبوعہ اخبار جاری ہوا۔

لندن میں چھپائی کا کام سب سے پہلے ۱۴۸۷ء میں شروع ہوا، اور اس کو متعارف کروانے میں ولیم کیکسٹن William Caxion نے کوشش کی۔ یورپ میں سترھویں صدی کے اوائل میں مطبوعہ اشاعت کا کام شروع ہو چکا تھا۔ پہلا مطبوعہ ۱۶۰۹ میں جرمنی سے جاری ہوا۔ ۱۶۲۰ء میں برطانیہ سے Weekly News منظرِ عام پر آیا۔ ۱۶۳۱ء میں "گزٹ دی فرانس" نامی اخبار اشاعت پذیر ہوا۔ جب کہ امریکا کا پہلا مطبوعہ "پبلک آکرنیز" بوسٹن سے شائع ہوا۔

تہذیب و تمدن کی ترقی کے ساتھ ساتھ نئی نئی ایجادات میں ترقی ہونے لگی۔ ہندوستان میں اخباری صنعت سے قبل ڈھول پیٹ کر سرکاری فرمان سنائے جاتے تھے۔ اور لوگ ان سے باخبر ہو جاتے تھے۔ اخبارات کی اشاعت نے خبروں کی ترسیل کا کام آسان کر دیا۔

ہندوستان میں اُردو اخبار نویسی کی ابتدا کب ہوئی یہ کہنا تو مشکل ہے کیوں کہ دکن کی ریاست جہاں اُردو زبان نے ترقی و عروج حاصل کیا انیسویں صدی کی اوائل کی سیاسی شورش میں دکن کا علمی و ادبی سرمایہ کثرت سے ضائع ہو گیا تھا۔ اس لیے اس بات کا پتا چلانا کارِ دشوار ہے کہ جس وقت شاہانَ قطب شاہی و عادل شاہی کے درباروں میں اُردو زبان نے سرکاری اور عام زبان کی حیثیت حاصل کر لی تھی اور زمانے میں اس خطے میں صحافت کا کیا معیار و مرتبہ تھا۔ مغلیہ عہدمی ں ہر صوبے میں بادشاہوں کا دفتر معلومات رہتا تھا۔ وقائع نویس نظام و نسق کے حالات لکھتے اور دہلی بھیجے جاتے تھے تا کہ بادشاہ سلطنت کے حالات سے باخبر رہے۔

اُردو جب فروغ پا رہی تھی تو اس وقت ہندوستان میں انگریزی راج کے آغاز میں صرف ایک انگریزی اخبار "لندن ٹائمز" تھا جس کے مدیر ممتاز صحافی ڈیلانے ہے۔ اس وقت ہندوستان میں متعدد اخبار اُردو زبان میں مختلف اقطاع میں شائع ہو رہے تھے۔ ان اخبارات میں اوودھ اخبار اور علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ کو جو حیثیت حاصل تھی اس کی وجہ سے آج بھی زندہ ہیں۔ ان اخبارات کے مضامین اور اندازِ ترتیب سے پتا چلتا ہے کہ اپنے عروج کے دور میں انھوں نے اُردو اخبارات کے مضامین اور اندازِ ترتیب سے پتا چلتا ہے کہ اپنے عروج کے دور میں انھوں نے اُردو صحافت میں ایک اعلیٰ مقام حاصل کر لیا تھا۔ ہندوستان میں پہلے اُردو اخبار کی اشاعت کے حوالے سے محققین کی آرا میں بہت سے اختلافات پائے جاتے ہیں۔ تاہم اکثریت کی رائے میں کلکتہ سے مارچ ۱۸۲۲ء میں جاری ہونے والا اخبار "جامِ جہاں نما" اُردو کا پہلا اخبار ہے جس کے مدیر منشی سدا سکھ تھے۔ ہندوستان میں باضابطہ اشاعت کی ابتدا ہی سے اخبارات نے حکمران طبقہ کے خلاف آواز بلند کرنا شروع کر دیا جس کے نتیجہ میں ان اخبارات کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور طرح طرح کی قدغنیں اور سختیاں جھیلنا پڑیں، اور بالآخر حالات بردہو گئے۔

انیسویں صدی کے نصف آخر میں کئی قابل ذکر اور جاندار اخبارات نے اُردو کی صحافتی زبان کو قابل تحسین لسانی قوت اور معیاری صحافتی خصوصیات کے بل بوتے پر بہت عروج تک پہنچایا۔ جن میں سرفہرست منشی نول کشور کی زیر ادارت ۱۸۵۸ء "اودھ اخبار" کی اشاعت کا لکھنو سے آغاز ہوا۔ "اودھ اخبار" اس زمانے میں اُردو کا سب سے بڑا اخبار تھا۔ ملک کے نامور ادبی شخصیات اس اخبار سے وابستہ تھیں جس میں عبدالعلیم شرر، مرزا غالبؔ، اتن ناتھ سرشار جیسے ادیب شامل ہے۔ ۱۸۷۸ء میں سرشار کی ارادت میں اخبار نے مزید ترقی کی۔ ۱۸۷۷ میں منشی سجاد حسین کا اخبار "اودھ پنچ" کا آغاز کیا۔ ہفتہ روزہ "تہذیب الاخلاق" ۱۸۷۱ء میں سرسید احمد خان نے علی گڑے سے جاری کیا جو تین مرتبہ بند ہوا۔ تیسری مرتبہ ۱۸۹۴ میں دوبارہ جاری ہوا۔ سرسید احمد خان نے تہذیب الاخلاق اور اخبار سائنٹفک سوسائٹی کے ذریعے صحافتی زبان کو مزید نکھارا اور اس میں سادگی اور سلاست کو پروان چڑھایا۔

۱۸۷۱ میں لاہور سے پنڈت لعل نے "اخبار عام" اور پنجاب سے منشی محبوب عالم نے ۱۸۸۷ء میں لاہور سے "پیسا اخبار" کا اجرا کیا۔ جو اعلیٰ پایے کی صحافتی زبان کے نمائندہ اخبارات تھے۔ مجموعی حیثیت سے اس دور کے اُردو اخبارات نے صحافتی زبان کی تشکیل و ارتقا اور فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔

بیسویں صدی کے آغاز میں مولانا ظفر علی خان نے ۱۹۰۹ء میں "زمیندار" ۱۹۱۳ء میں محمد علی جوہر نے "ہمدرد" اور ۱۹۱۲ء میں "الہلال" اور ۱۹۱۵ء میں "ابلاغ" کے نام سے جاری کیے۔ جنھوں نے اپنے مواد و موضوعات اور اسلوب کے حوالے سے اپنے ہم عصر اخبارات میں نمایاں اور ممتاز مقام حاصل کیا۔ "ہمدرد" نے اپنی تحریروں میں ہندو مسلم اتحاد کو فروغ دینے کی کوشش کی اور ہندوستانیوں کے دلوں میں وطن سے تحت کے ملی جذبے کو پروان چڑھایا۔ منشی دیانرائن نگم کا اخبار "زمانہ" ۱۹۰۳ء میں منظر عام پر آیا۔

بیسویں صدی کے نصف اول میں کئی اہم اخبارات سامنے آئے جنھوں نے صحافتی زبان کے نقوش کو مزید واضح کیا۔ اُن اخبارات میں "ہمدم" لکھنو (۱۹۱۶ء) مولانا عبدالماجد دریا آبادی کا اخبار "سچ" ۱۹۲۵ء، صدق (۱۹۳۵ء) عبدالمجید سالک اور غلام رسول مہر کا اخبار "انقلاب" لاہور ۱۹۲۷ء "قومی اخبار" لکھنو ۱۹۴۵ء وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

ہندوستان میں اخبارات کی اشاعت اور قارئین کی دلچسپی کا اندازہ چودھری رحم علی الہاشمی کی اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ:

> "یہ معلوم کرنا خالی از دلچسپی نہ ہو گا کہ ۱۹۴۰ء میں مختلف زبانوں کے اخبارات و رسائل کا جو شمار کیا گیا تھا اس میں یہ ظاہر ہوا کہ دیسی زبانوں میں جتنی تعداد اُردو اخبارات ور سائل کی ہے۔ اتنی کسی دوسری زبان کے اخبارات ور سائل کی نہیں۔ اُردو میں اس وقت اس ہندوستان کے مختلف حصول میں ستاون روزانہ اخبارات ۲۴۳ ہفتہ وار اخبارات اور ۴۱۲ ماہانہ و سالانہ رسائل شائع ہوتے ہیں۔ جن کی مجموعی تعداد ۸۱۳ ہوتی ہے۔ اس کے مقابلے میں ہندی کے تمام اخبارات و رسائل کی مجموعی تعداد صرف ۴۱۰ تھی۔[(۱۹)]

سر سید احمد خان مدیر انسٹی ٹیوٹ گزٹ اپنی دور اندیشی اور پیش بینی کے لحاظ کی وجہ سے شہرت رکھتے تھے اور ایک ماہر صحافی ہے۔ اخبار سائنٹیفک سوسائٹی جس کا نام بعد میں تبدیل کر کے علی گڑا انسٹی ٹیوٹ گزٹ رکھا گیا تھا۔ اپنے مضامین اور سنجیدہ تبصرے اور تنقید کے لحاظ سے ایک بلند پایہ اخبار تھا۔ جس کا مقابلہ آج کے دور میں اخبارات نہیں کر سکتے۔ بیسویں صدری کے آغاز میں کلکتہ دہلی، بمبئی سے بعض معیاری اور عمدہ اخبارات شائع ہوتے ہیں۔ کلکتہ سے مولانا ابو الکلام آزاد نے "الہلال" جاری کیا جو بہت بلند پایہ اخبار زیادہ دیر بر قرار نہ رہ سکا اور ۱۸۔۱۹۱۴ء کی عظیم جنگ میں سیاسی چقلیوں میں فنا ہو گیا۔

دہلی سے مولانا محمد علی جوہر نے روزنامہ "ہمدرد" اعلیٰ پیمانے پر شائع کیا اور انتہائی قابل سٹاف اور جدید اندازِ طباعت کو اپنایا لیکن یہ بھی زیادہ عرصہ بر قرار نہ رہ سکا۔ بمبئی سے خلافت کمیٹی نے "خلافت" ایک معیاری روزنامہ جاری کیا لیکن جب تک خلاقت کمیٹی کے وسائل اس کی پشت پناہی ہوتی اس وقت تک ہر عہد طباعت کے ساتھ اچھے کاغذ پہ چھپتا رہا۔ اس کے بعد یہ معیار قائم نہ رہ سکا۔

ب: منتخب اُردو اخبارات کا اجمالی جائزہ:

روزنامہ جنگ:

روزنامہ جنگ کے بانی میر خلیل الرحمان نہایت بے باک اور نڈر صحافی تھے۔ بڑی تگ و دو سے انھوں نے اس اخبار کو سنبھالا دیے رکھا۔ اس وقت میر شکیل الرحمان اس کے ایڈیٹر ہیں جو جیو نیوز کے بھی مالک ہیں۔ اس وقت روزنامہ جنگ اس قدر کمرشلائز ہو چکا ہے کہ معمول کے ۱۶ صفحات کے علاوہ کبھی چوبیس اور کبھی اس بھی زیادہ صفحات شائع ہوتے ہیں، لیکن قارئین سے صرف معمول کے سولہ صفحات کی ہی قیمت وصول کی جاتی ہے۔ اس کا ہیڈ آفس راولپنڈی میں ہے۔ ویب سائیٹ پر اخبار کے اجرا اور مختلف قدغنوں کا احوال یوں پیش کیا کیا گیا ہے۔

> ''روزنامہ جنگ کا اجراء قیام پاکستان سے قبل ۱۹۴۰ء میں دہلی سے ہوا۔ تحریک پاکستان کا زمانہ تھا۔ جنگ اس دور میں مسلمانانِ برصغیر کی آواز بنا یہی وجہ تھی کہ اپنی خبروں اور اداریوں کے سبب جلد ہی انگریز سرکار کی نظر میں معتوب ٹھہرا۔ ۱۹۴۱ء میں چیف کمشنر دہلی نے ستمبر سے دسمبر ۱۹۴ اء کے دوران دہلی سے شائع ہونے والے انتہا پسند اخبارات کی سہ ماہی رپورٹ ارسال کی جس میں روزنامہ جنگ ۱۶ نمبر پر تھا۔ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان معرضِ وجود میں آیا تو تحریکِ پاکستان اور مسلم لیگ کا ترجمان ہونا جرم قرار پایا۔ بڑھتی ہوئی مشکلات کے سبب روزنامہ جنگ کے بانی میر خلیل الرحمٰن نے پاکستان کے پایہ تخت کراچی سے روزنامہ جنگ نکالنے کا فیصلہ کیا۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء وہ دن جب روزنامہ جنگ نے نوزائیدہ مملکت پاکستان کے پہلے دارالخلافہ کراچی سے شام کے روزنامے کی حیثیت سے اپنی اشاعت کا آغاز کیا۔ اس زمانے میں اخبار میں تاریخ ایک دن آگے کی تحریر کی جاتی تھی۔ اسی وجہ سے اخبار میں تاریخ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۷ درج کی گئی۔ ادارہ تحریر میں میر خلیل الرحمٰن اور غازی انعام نبی پردیسی درج تھا۔ ۴ فروری ۱۹۴۸ء سے روزنامہ جنگ کراچی پہلی مرتبہ صبح کو شائع ہوا۔''(۲۰)

روزنامہ ایکسپریس:

روزنامہ ایکسپریس کا آغاز ۳نومبر ۱۹۹۸ء میں ہو اس کا ہیڈ آفس کراچی میں ہے۔ روزنامہ ایکسپریس کی مقبولیت کی سب سے بڑی وجہ اس کی صاف ستھری، عام فہم اور سادہ زبان ہے۔ اخبارات کے مطالعے سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ انگریزی زبان کا استعمال کم سے کم ہے اور صرف بڑے اداروں کے نام جو انگریزی زبان میں ہیں یا اصطلاحات وغیرہ شامل ہیں۔ یہ اخبار ۱۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور قیمت ۱۳ روپے مقرر ہے۔ ویب سائیٹ سے اس کی اشاعت سے متعلق درج ذیل معلومات مل سکی ہیں:

> ”اُردو زبان میں شائع ہونے والا روزنامہ ایکسپریس پاکستان کے گیارہ شہروں سے شائع ہونے والا روزنامہ اخبار ہے، جن میں لاہور، اسلام آباد، کراچی، پشاور کوئٹہ، ملتان، فیصل آباد، گجرانوالہ، سرگودھا، رحیم یار خان اور سکھر شامل ہیں۔ اس وقت سب سے مقبول اور کثیر الاشاعت روزنامہ ہے، اس کا مالک لیکسن گروپ ہے اور سینچری پبلی کیشن پرائیویٹ (لمیٹڈ) کے زیرِ اہتمام شائع ہوتا ہے۔ براڈ شیٹ پر اس کی اشاعت کا آغاز ۱۹۹۸ء میں ہوا۔ صدر دفتر کراچی میں ہے۔ ساتھی اخبارات میں روزنامہ انصاف ٹائم شامل ہے۔“[۲۱]

روزنامہ دُنیا:

۳ستمبر ۲۰۱۲ء میں منظر عام پر آنے والا اُدو روزنامہ دُنیا نے بہت کم عرصے میں اخبارات کی دُنیا میں اپنا مقام پیدا کیا اور عوامی سطح پر بھی مقبول ہوا۔ اس کا ہیڈ آفس لاہور میں ہے۔ اخبار کی ویب سائیٹ سے مختصراً درج ذیل معلومات ملتی ہیں۔

> ”اُردو زبان روزنامہ دُنیا کی اشاعت ۳ستمبر ۲۰۱۲ء میں لاہور سے شروع ہوئی۔ کراچی، لاہور، فیصل آباد گجرانوالہ اور سرگودھا سے بیک وقت شائع ہوتا ہے۔ اس کے مالک میاں عامر محمود ہیں۔ جو کہ دُنیا نیوز ٹی وی چینل کے مالک بھی ہیں۔ براڈ شیٹ پر یہ اخبار ۱۶صفحات پر مشتمل ہے۔“[۲۲]

حوالہ جات

۱۔ محمد علی صدیقی، ڈاکٹر، لسانی مباحث، انیسویں صدی وٹ گن اسٹائنش، ۱۹۹۱ء، ص ۲۳

۲۔ روح الامین، سید، اردو کے لسانی مسائل، مرتبہ لوکل اینڈ کمپنی اورینٹل بک سروس اینڈ پبلشرز، بمبئی، ۱۹۷۷ء، ص ۲۷

۳۔ مشتاق صدف، اُردو صحافت، بک ٹاک، لاہور، ۲۰۱۹ء، ص ۱۰

۴۔ عبدالسلام خورشید، فنِ صحافت، مکتبہ کاروان، لاہور، ۱۹۴۶ء، ص ۱۱۳۶

۵۔ مسکین علی حجازی، ڈاکٹر، صحافتی زبان، سنگ میل پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۰۷ء، ص ۲۲

۶۔ ایضاً، ص ۲۲

۷۔ انور جمال، ادبی اصطلاحات، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، یکم جنوری، ۲۰۱۵ء، ص ۱۱۴

۸۔ مشتاق صدف، اُردو صحافت، بک ٹاک، لاہور، ۲۰۱۹ء، ص ۶۶

۹۔ حسن عابدی، اُردو جرنلزم، مشعل گارڈن ٹاؤن، لاہور، ۱۹۸۹ء، ص ۶

۱۰۔ مسکین علی حجازی، ڈاکٹر، صحافتی زبان، سنگ میل پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۰۷ء، ص ۴۷

۱۱۔ انور جمال، ادبی اصطلاحات، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، یکم جنوری، ۲۰۱۵ء، ص ۷۸

۱۲۔ مشتاق صدف، اُردو صحافت، بک ٹاک، لاہور، ۲۰۱۹ء، ص ۴۷

۱۳۔ عبدالسلام خورشید، فنِ صحافت، مکتبہ کاروان، لاہور، ۱۹۴۶ء، ص ۱۳۶

۱۴۔ مسکین علی حجازی، ڈاکٹر، صحافتی زبان، سنگ میل پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۰۷ء، ص ۴۷

۱۵۔ وحید قریشی، ڈاکٹر، پیش لفظ، صحافتی زبان، مرتبہ مسکین علی حجازی، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۷ء، ص ۷

۱۶۔ ممتاز حسین، پروفیسر، ادب اور شعور، فضلی سنز پرائیویٹ لیمیٹڈ، اردو بازار، کراچی، ۱۹۹۲ء، ص ۴۸

۱۷۔ نجم الغنی، مولوی، بحر الفصاحت، مطبع منشی نوک شووار قع، لکھنؤ، ۱۹۱۷ء، ص ۲۰

۱۸۔ محمد عتیق صدیقی، ہندوستانی اخبار نویسی کمپنی کے عہد میں، انجمن ترقی اُردو علی گڑھ، دسمبر ۱۹۵۷ء، ص ۱۹

۱۹۔ رحم علی ہاشمی، چودھری، فنِ فصاحت، انجمن ترقی اردو ہند، دہلی، ۱۹۲۳ء، ص ۲۵

۲۰۔ روزنامہ جنگ اردو ویب سائٹ http://urdu.geo.tv/latest/123431

۸ دسمبر، ۲۰۱۸۰ 11:am

۲۱۔ روزنامہ ایکسپریس اردو ایکسپریس ویب سائٹ www.express.com.pk

۸ دسمبر، ۲۰۱۸۰ 11:am

۲۲۔ روزنامہ دنیا اردو دنیا ویب سائٹ http://www.dunyan.com.pk

۸ دسمبر، ۲۰۱۸۰ 11:am

باب دوم:

اُردو اخبارات کا املائی جائزہ

الف: اُردو املا: اصول و مباحث:

نئی دہلی کے ترقی اُردو بورڈ کی سفارشات ڈاکٹر گوپی چند نارنگ نے مرتب کر کے ۱۹۷۴ میں پہلی مرتبہ شائع کیں۔ بعض تجاویز سے اختلاف کرتے ہوئے بہت سے صاحب الرائے حضرات نے اپنا نقطہ نظر پیش کیا جن کے باعث پہلی سفارشات پر نظر ثانی کے لیے ترقی اُردو بورڈ کے تحت متعدد جلسے ہوئے اور ترمیم شدہ سفارشات املا نامہ طبع دوم ۱۹۹۰ میں شائع ہوئیں۔ یہ زیادہ معتدل اور جامع اصولوں پر مبنی ہیں۔

رشید حسن خان اُردو املا کے سلسلے میں قواعد نویسوں کی خدمات کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> " اُردو املا سے متعلق مولانا احسن مارہروی نے رسالہ فصیح الملک مئی ۱۹۰۵ میں کچھ تجاویز پیش کی تھیں۔ پھر ڈاکٹر عبدالستار صدیقی اس موضوع پر برابر لکھتے رہے۔ آزادی سے قبل مولوی عبدالحق بابائے اُردو کی تحریک پر انجمن ترقی اُردو نے املا کمیٹی بنائی۔ اس کے متعدد جلسے ہوئے اور تجاویز شائع ہوئیں۔ آزادی کے بعد ترقی اُردو بورڈ اس سلسلے میں سرگرم ہوا۔ دوسری انفرادی و اجتماعی کوششیں بھی ہوتی رہیں۔ رشید حسن خان نے خاص طور پر اس موضوع کو اپنا ہدف بنایا اور اُردو املا کے نام سے ایک مبسوط اور مفصل کتاب لکھی۔ کئی مختصر کتابیں بھی لکھیں۔ پاکستان میں بھی اس طرف توجہ دی گئی۔ "[1]

ب: منتخب اردو اخبارات کی زبان اور املا کا جائزہ:

املا کی تعریف:

اردو قواعد بالخصوص املا اردو زبان کی ہیئت اور ساخت کی تشکیل میں سب سے زیادہ اہم کرتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ درج ذیل دیے گئے املا کے اصولوں کو خوب سمجھا جائے۔

املا اور رسم الخط کی تعریف و توضیع کرتے ہوئے رشید حسن خان لکھتے ہیں۔

> ”املا اور رسم الخط دو چیزیں ہیں کسی لفظ کو ٹھیک لکھا جائے یعنی اس لفظ میں جتنے حرف آنا چاہیئے اور جس ترتیب سے آنا چاہیئے اس ترتیب سے آئے ہوں اور حرفوں کے جوڑ پیوند بھی ٹھیک ہوں تو کہا جائے گا کہ اس لفظ کا املا درست ہے۔“(۲)

اردو کتب، اخبارات و جرائد میں املا کی کثیر تعداد میں موجودگی پر قابو پانے کی سخت ضرورت ہے۔ اردو کے پیچیدہ مسائل کے حل کے لیے بہت سی کوششیں ہیں تاہم اس ضمن میں ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کی کوششیں لائق تحسین ہیں جنھوں نے انجمن ترقی اردو بورڈ کے تحت بھرپور کوششیں اور ”املا نامہ“ کی صورت میں شاندار کارنامہ سرانجام دیا۔

رشید حسن خان املا کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

> ”اُردو کے رسم خط کے مطابق لفظ میں حرفوں کی ترتیب کا تعین، ترتیب کے لحاظ سے اس لفظ میں شامل حروف کی صورت اور حرفوں کے جوڑ کا متعارف طریقہ، ان سب کے مجموعے کا نام املا ہے۔“(۲)

مولوی عبدالحق نے انجمن ترقی اردو کے تحت املا و تلفظ کی اصلاح کے لیے جو کمیٹی بنائی اس میں اردو کے جید علما شامل تھے جن میں عبدالستار صدیقی نے بہت سی سفارشات کمیٹی کے روبرو پیش کیں۔ املا کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> ”ترقی کرنے والی قومیں اس زمانے میں اپنی زبان کے لفظوں کی رکاوٹ میں ضروری ترامیم اور مناسب اصلاح کرتی رہی ہیں۔ عام طور پر اصلاح کی ضرورت اس لیے پڑھتی تھی کہ ایک لکھنے والا اپنی رائے کو دخل دے کر ایک غلط راہ اختیار کر لیتا ہے اور دوسرے بغیر تحقیق کیے ہوئے اس کی غلطی کی پیروی کرنے لگتے ہیں۔ جہاں کسی غلطی کی تکرار ہوئی، وہ کتابوں اور اخباروں میں راہ پا گئی۔ عوام کے لیے یہ ایک بڑی سند ہو گئی کہ فلاں لفظ ایک کتاب میں کسی اخبار میں یوں لکھا ہو ادیکھا ہے، بڑی مشکل ہے

کہ ان لوگوں کی تعداد بہت کم ہوتی ہے جو صحت اور اصول پر نظر رکھتے ہیں۔ بڑا گروہ مقلدّوں یا عادات کے بندوں کا ہوتا ہے اور تدارک یا اصلاح کی ذمہ داری اہل تحقیق پر عائد ہوتی ہے۔ پس ایسی خرابیوں کا انسداد یوں ہی ہو سکتا ہے کہ علمی انجمنیں اپنے فرض کا احساس کر کے نہ صرف قاعدے بنائیں بلکہ ہر ممکن ذریعے سے انھیں عمل میں کرنے کی کوشش کریں۔"(۳)

قواعد املا و انشا:

کسی بھی زبان کی بنیاد اہل زبان کے بول چال پر ہوتی ہے۔ اور قواعد بعد میں وضع ہوتے ہیں۔ عربی، فارسی، ہندی وغیرہ زبانوں کا رواج پہلے ہوا بعد میں اہلِ زبان کے اندازِ استعمال اور طرزِ ادا کو دیکھتے ہوئے قواعد کی ایجاد ہوئی۔ زبان دوسروں تک اپنے خیالات اور مواد کی ترسیل اور ابلاغ کا ذریعہ ہوتی ہے ڈاکٹر محمد علی صدیقی اپنے مضمون "لسانی مباحث! انیسویں صدی سے وٹ گن اسٹائش تک" میں لکھتے میں رقم طراز ہیں۔

"حقیقت یہ ہے کہ زبان ہر دور اور ہر زمانے میں خیالات اور محسوسات کے اظہار کا وسیلہ رہی ہے۔ اسے نشانات کا ایک سسٹم تسلیم کیا جائے یا اسما اور افعال کے ساتھ ایک نحوی رشتہ کو ارتباط بخشنے کی سائنس ہر حالت میں زبان انسانی رویہ کی ایک جھلک ہے۔"(۴)

زبانیں رفتہ رفتہ تہذیب کا حصہ بن جاتی ہیں۔ پاکستان میں ادارے تو موجود ہیں لیکن افسوس کہ سپریم کورٹ کے واضح احکامات کے باوجود حکومت پاکستان نے ہمیشہ لاپرواہی کا ثبوت دیا ہے اور اردو کو سرکاری زبان کا درجہ حاصل ہونے کے باوجو سرکاری دفاتر میں رائج نہ کر سکی۔ درست اردو لکھنے کے لیے اردو املا سے صحیح واقفیت حاصل کرنا انتہائی ضروری ہے اگر املا درست نہ ہو گا تو کوئی بھی اس کے تلفظ کو ادا نہیں کر سکے اور نہ مفہوم تک رسائی حاصل کر سکے گا۔

اُردو املا کے حوالے سے ڈاکٹر فوزیہ اسلم ''اردو اخبارات کا املائی'' مطالعہ مشمولہ تحقیقی جلہ ''دریافت'' میں رقم طراز ہیں:

> ''اردو املا میں دو امور سب رسم الخطوط کے لے لیے یکساں ہیں کہ لفظ میں تمام حروف کو لکھنا نیز حروف کے ان کے صحیح مقامات رکھنا۔ اُردو چونکہ ترکیبی رسم الخط ہے اس لہٰذا اس میں تمام حروف مکمل حالت میں نہیں لکھے جاتے۔ پھر اردو رسم الخط میں کچھ حروف ایک سے زیادہ شکلیں رکھتے ہیں۔ ان کی شکل کا انحصار ان کے اگلے حروف پر ہوتا ہے' اس لیے املا کی درستی اور صحت میں حروف کی اشکال بھی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔ اردو املا کی تاریخ کا سرسری جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا ہی سے اردو املا میں انتشار اور عدم یکسانیت ملتی ہے۔''(۵)

اس عدم یکسانیت کے لیے ٹھوس اقدامات کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر صحافیوں کی تربیت کا خاص اہتمام ہونا چاہیے۔ جیسا کہ امریکہ اور یورپی ممالک میں باقاعدہ اس کی تربیت دی جاتی ہے اور اس مقصد کے لیے بڑے بڑے ادارے موجود ہیں۔

قواعدِ اردو:

اُردو زبان بھی مختلف مراحل اور اشکال سے گزر کر جب عوام میں رائج ہو چکی تو بعد میں اس کے قواعد وضع کیے گئے۔ خاص اُردو سے متعلق جو قواعد تحریر ہوئے ہیں تین قسم کے ہیں۔

۱۔ قواعد املا ۲۔ قواعد صرف ۳۔ قواعد نحو

۱۔ قواعد املا سے یہ پتا چلتا ہے کہ اُردو میں استعمال ہونے والے حروف اور الفاظ کس طرح لکھے جاتے ہیں۔

۲۔ قواعد صرف میں اسم، فعل، حرف کی انفرادی حالات اور ان میں ہونے والی تبدیلیوں کی کیفیت بیان کی جاتی ہے۔

۳۔ قواعد نحو میں جملوں کے بنانے اور ایک دوسرے سے ملانے کی کیفیت کا بیان ہوتا ہے۔

قواعدِ املا کے حوالے سے درج ذیل نقاط کا جاننا ضروری ہے۔

حروف:

سادہ آواز کی ان تحریری علامتوں کا نام ہے جن کے ملنے سے لفظ بنتے ہیں۔ جن حروف سے کسی زبان کے الفاظ مرکب ہوتے ہیں انھیں اس زبان کے حروف تہجی یا حروف ہجا کہتے ہیں۔ اُردو زبان چونکہ ہندی، سنسکرت، فارسی اور عربی سے مل کر بنی ہے اس لیے اس میں ان سب زبانوں کے حروف موجود ہیں۔ یہ کل اکیاون حروف ہیں۔

ا ب پ ت ٹ ث ج چ ح

خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ س

ش ص ض ط ظ ع غ ف ق

ک گ ل م ن و ہ ء ی

ے۔

یہ سینتیس (۳۷) حروف ہیں جو مفرد کہلاتے ہیں۔ ان کے علاوہ درج ذیل چودہ حروف جو دو حرفوں سے مل کر ایک حرف کی آواز ظاہر کرتے ہیں۔

بھ پھ تھ ٹھ جھ چھ دھ ڈھ ڑھ

کھ گھ لھ مھ نھ۔

یہ مرکب حروف کہلاتے ہیں۔ اس طرح کل اکیاون حروف ہیں۔

ہر مرکب حرف کا دوسرا جز (ھ) ہے جس کی آواز کے ساتھ اس کے پہلے حرف کی سادہ آواز مل کر نکلتی ہے اور (ہ) بغیر کسی دوسرے حرف کی آواز سے ملے مفرد بھی استعمال ہوتا ہے اس لیے امتیاز کے لیے مرکب کی صورت میں اسے دو چشمی (ھ) سے لکھتے ہیں۔

مثلاً (کہا) اور (کھا) یہ دونوں الگ الگ تلفُظ کے اعتبار سے بھی اور معنی کے اعتبار سے بھی۔ اس لیے ان کے املا میں فرق کرنا چاہیے۔

ان میں بعض حروف عربی، فارسی اور ہندی میں مشترک ہیں بعض کسی ایک زبان کے ساتھ خاص ہیں۔

۱۔ فوقانی:

جس کے اوپر ایک یا زائد نقطے ہوں وہ یہ ہیں۔

ت ث خ ذ ز ژ ش ض ظ

غ ف ق ن

۲۔ تحتانی:

جس کے نیچے ایک یا زائد نقطے ہوں وہ یہ ہیں۔

ب پ ج چ ی ے

جس حرف پر حرکت ہوتی ہے اسے متحرک کہا جاتا ہے اور جس پر جزم ہوتی ہے وہ ساکن یا موقوف ہوتا ہے۔

۱۔ حرکت:

زبر، زیر پیش کو کہتے ہیں۔(-َ،-ِ،-ُ)

۲۔ متحرک:

وہ حرف جس پر زبر، زیر، پیش میں سے کوئی حرکت ہو جیسے: "جَب" "س" "چ"۔

۳۔ جزم:

وہ نشان جس سے یہ معلوم ہو کہ یہ حرف متحرک نہیں (ْ)

۴۔ ساکن:

وہ حرف جس پر جزم ہو اور کوئی حرکت (زبر، زیر، پیش) نہ ہو۔

۵۔ موقوف:

لفظ کا آخری حرف جو وقف کی وجہ سے ساکن ہو جیسے گوشت، پوست، سلام، کلام کے آخری حروف۔

۶۔ تنوین:

ایک ہی حرف پر ایک قسم کی دو حرکات ہوں یعنی دو زبر، دو زیر، دو پیش، جس حرف پر تنوین ہوتی ہے اسے منون کہتے ہیں۔ جیسے لفظ "احتیاطاً" میں "ط" منون ہے۔ اس کے پڑھنے کی شکل یہ ہو گی (احتیاطن)۔

تنوین صرف عربی الفاظ میں آتی ہے۔ جن لفظوں کے آخر میں گول "ۃ"، "ہ" کی شکل میں بدلی ہوئی ہوتی ہے، ان میں بہ حالت تنوین "ہ" پر دو نقطے لگا کر "ت" کی آواز پیدا کر دی جاتی ہے۔

دوسرے الفاظ میں بحالت تنوین فتحی " الف " بڑھا دیتے ہیں، جیسے "سہو" سے سہواً۔

۷۔ تشدید:

اس کی شکل یہ ہے (ّ) جس حرف پر یہ علامت بنائی جاتی ہے اسے دو مرتبہ ادا کیا جاتا ہے۔ جیسے شدّت، عزّت، رسّی، لٹّو وغیرہ۔ جس حرف کی آواز دوہری ہوتی ہے اسے "مشدّد" کہتے ہیں۔

۸۔ مد:

اس کے لغوی معنی کھینچنے کے ہیں مگر اصطلاح میں الفاظ کو کھینچ کر پڑھنے کی علامت کو کہتے ہیں اس کی شکل یہ "ٓ" ہے۔ اور فارسی میں یہ علامت صرف الفاظ پر آتی ہے۔ ایسے " الف " کو " الف "ممدودہ کہتے ہیں

جیسے آمد، آلودہ۔ جس " الف " پر مد نہیں ہوتا اسے صرف " الف " کہا جاتا ہے۔ اور موسیٰ، عیسیٰ، اعلیٰ، اَولیٰ جیسے الفاظ کے آخر میں جو " الف " ہے اسے " الف " مقصورہ کہا جاتا ہے۔ در حقیقت "آ" دو " الف " کے برابر ہوتا ہے۔

املا اور رسم الخط کی تعریف:

دو باتیں بالکل واضح ہیں ایک یہ کہ اردو کے رسم الخط کو بدلا نہیں جا سکتا اور دوسری یہ اس کے املا میں کسی بھی قسم کی تجاویز کو شامل نہیں کیا جا سکتا۔ اس ضمن میں املا اور رسم الخط کی الگ الگ وضاحت کرتے ہوئے، رشید حسن خان اردو املا میں لکھتے ہیں:

> " املا در اصل، لفظوں میں صحیح صحیح حرفوں کے استعمال کا نام ہے اور جو طریقہ ان حرفوں کو لکھنے ے لیے استعمال کیا جاتا ہے، و"رسم الخط" کہلاتا ہے۔ اس بات کو اختصار کے ساتھ یوں بھی کہا گیا ہے کہ املا "لفظوں کی صحیح تصویر کھینچنا" ہے۔ لغت کی کتابوں میں املا کی تعریف عموماً ایک جملے میں کی گئی ہے: "رسم الخط کے مطابق صحت سے لکھنا۔ "[٦]

الف:

اعلیٰ۔ ادنیٰ۔ عیسیٰ۔ موسیٰ

عربی کے کچھ لفظوں کے آخر میں جہاں " الف " کی آواز ہوتی ہے، وہاں بجائے " الف " کے "ی" لکھی جاتی ہے اور اس پر چھوٹا " الف " (الف مقصورہ) نشان کے طور پر بنایا جاتا ہے جیسے اعلیٰ، ادنیٰ، عیسیٰ، موسیٰ، دعویٰ، فتویٰ۔ اس قبیل کے بعض الفاظ اُردو میں " الف " سے بھی لکھے جاتے ہیں مثلاً مدعا، مولا۔ لیکن بعض دونوں طرح لکھے جاتے ہیں اس سلسلے میں یہ طریقہ زیادہ مناسب ہے کہ جو " الف " اُردو میں پورے " الف " سے لکھے جاتے ہیں اور ان کا یہ املا رائج ہو چکا ہے، وہ پورے " الف " سے لکھے جائیں۔ باقی تمام " الف " کے قدیم املا میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں، یہ بدستور "ی" اور اس پر چھوٹے " الف " سے لکھے جائیں۔

پورے " الف " سے لکھے جانے والے الفاظ:

مولا مدّعا مدّعلیہ مقتدا مقتضا

یہ الفاظ چھوٹے " الف " سے لکھے جاتے ہیں۔ جیسے:

اعلیٰ، ادنیٰ، عیسیٰ، موسیٰ، یحییٰ، مجتبیٰ، مصطفیٰ، مرتضیٰ، دعویٰ، لیلیٰ، تعالیٰ، معلیٰ، صغریٰ، کبریٰ، کسریٰ، اولیٰ، منادیٰ، مثنیٰ، مقفیٰ، طوبیٰ، ہدیٰ، معریٰ، عقبیٰ تقویٰ، متبنیٰ، حسنیٰ، قویٰ، مستشنیٰ، حتیٰ کہ، عہد وسطیٰ، مجلس شوریٰ ید طولیٰ، اُردوے معلیٰ، نصاریٰ، یتامیٰ، من وسلویٰ، عید الاضحیٰ، مسجد اقصیٰ، سدرۃ المنتہیٰ، شمس الہدیٰ۔

ذیل کے الفاظ کے رائج املا میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں:

اللہ الٰہ الٰہی

لفظ "اللہ" ایک خاص طرح لکھا جاتا ہے اس میں دو "لام" ہیں، ایک "لام" تو نمایاں ہوتا ہے، مگر دوسرا "لام" مشدد ہونے کی وجہ سے دو مرتبہ ادا کیا جاتا ہے۔ یہ خاص نام ہے اور اس کی یہی صورت متعارف ہے اس لیے اس کو اسی طرح لکھنا چاہیئے۔

(نسخ میں اس کو "للہ" لکھا جائے گا) کہا جاتا ہے "للہ"، تم یہ کام نہ کرو۔ "اللہ" کی طرح "الٰہ" بھی "الف" کے بغیر لکھا جاتا ہے، اسی سے "الٰہی" بنتا ہے۔ ان دونوں لفظوں کی یہ مانوس صورت ہے، اس لیے ان کو بھی اسی طرح لکھنا چاہیے۔

اسی طرح الٰہ آباد، بارِ الٰہ، الٰہی بخش، الٰہی، الٰہیات بھی جوں کے توں لکھے جاتے ہیں۔

رحمٰن، اسمٰعیل

بعض عربی الفاظ میں چھوٹا " الف " درمیانی حرف پر لگایا جاتا ہے، جیسے اسمٰعیل، رحمٰن، ان میں سے کئی لفظ اُردو میں پورے "الف " سے لکھے جاتے ہیں۔ مثلاً:

ابراہیم   سلیمان   مولانا   اسحاق   لقمان   اسماعیل

البتہ جب ایسا کوئی لفظ قرآن کی سورتوں کے نام یا اللہ کے اسمائے صفات کے طور پر استعمال ہو گا۔ تو اس کا اصلی املا برقرار رہے گا۔ خصوصاً لفظ رحمٰن ہمیشہ چھوٹے " الف " سے لکھنا چاہیے۔ جیسے: رحمٰن، مرکب کی صورت میں مثلاً عبدالرحمٰن (چھوٹے "الف" کے ساتھ) لکھنا چاہیے۔ یحییٰ، موسیٰ، عیسیٰ یہ انبیائے کرام کے نام ہیں ان کا یہ املا مانوس ہے، ان اسما کو پورے " الف " کے ساتھ (یحیا، موسا، عیسا) لکھنا صحیح نہیں۔

علیحدہ، اعلحضرت، مولینا

علیحدہ یا علیحدہ کو علاحدہ لکھنا چاہیے، اسی طرح علاحدگی بھی۔

درست املا "اعلیٰ حضرت" ہے اس کو اختیار کرنا چاہیے۔

اسی طرح مولیٰنا، مولٰنا کو "مولانا" لکھنا چاہیے کہ جدید املا یہی ہے اور اعلیٰحضرت، مولٰنا تو بالکل غلط ہیں کہ ان میں "ی" کا شوشہ ہی غائب ہے۔

لہٰذا:

لفظ "لہٰذا" کی بھی رائج صورت میں تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ کیوں کہ یہ لفظ اس املا کے ساتھ پوری طرح چلن میں ہے۔

تمغہ، تمغا:

بعض الفاظ " ہ " سے لکھے جاتے ہیں۔ اس بارے میں اصول یہ ہونا چاہیے کہ جو " الف "، " ہ " سے رائج ہو چکے ہیں، ان کا املا " ہ " سے مان لینا چاہیے، باقی الفاظ کو " الف " سے لکھنا چاہیے۔

ذیل کے الفاظ " ہ " سے صحیح ہیں۔

تمغہ   چغہ   قورمہ   ناشتہ   ملغوبہ   چلغوزہ کمرہ

ذیل کے الفاظ " الف " سے لکھے جائیں:

عاشورا   حلوا   معما   تماشا   تقاضا   مچلکا   بقایا

بالکل، بالترتیب:

ایسے مرکب الفاظ اُردو میں کثیر تعداد میں موجود ہیں جو عربی قاعدے کے مطابق الف لام (ال) کے ساتھ لکھے جاتے ہیں۔ ایسے مرکبات کی دو صورتیں ہیں، ایک وہ جن میں الف لام حروف شمسی (ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن) سے پہلے آتا ہے اور بعد کا حرف مشدّد بولا جاتا ہے تو الف لام آواز نہیں دیتا مگر لکھا ضرور جاتا ہے، جیسے عبد السّتّار، بالتّرتیب، شجاع الدّولہ، دوسرے وہ جن میں " الف لام " حروف قمری (ب، ج، ح، خ، ع، غ، ف، ق، ک، م، و، ہ، ی) سے پہلے آتا ہے تو "لام " تلفظ میں شامل رہتا ہے، جیسے: فی الحال، بالکل، عبد الجبار، عبد الغفار

"الف "ممدودہ:

فارسی " الف "ممدودہ کا مسئلہ صرف مرکبات میں پیدا ہوتا ہے، یعنی "دل آرام" لکھا جائے یا "دلارام "۔ اس مناسب یہ ہے کہ جس کو جیسے لکھا جاتا ہے اس کو باقی رکھا جائے، مثلاً

بغیر مد کے لکھے جانے والے مرکبات:

برفاب، تیزاب، سیلاب، غرقاب، سیماب، زہراب، خوشامد، دستاویز، گلافتاب، تلخاب، سردابہ، گرمابہ، مرغابی

مد کے ساتھ لکھے جانے والے مرکبات:

گرد آلود، دل آویز، عالم آرا، جہان آباد، دل آرا، دل آرام، دو آبہ، ابر آلود، خمارآلود، قہر آلود، زہر آلود، زنگ آلود، خون آلود، رنگ آمیز، درد آمیز، جہاں آرا، جہاں آرا، حسن آرا، خانہ آباد، شق آباد، مراد آباد، محمد آباد، فیض آباد، شاہ آباد

تنوین:

اُردو میں عربی کے ایسے کئی الفاظ استعمال ہوتے ہیں جن پر دو زبر آتے ہیں، جیسے فوراً، عموماً، خصوصاً، اتفاقاً۔ تنوین اُردو املا کا حصہ بن چکی ہے اس لیے اسے بدلنا مناسب نہیں، چناں چہ "فوراً" کو "فورن" لکھنا کسی طرح مانوس اور مناسب نہیں، اس کو تنوین کے ساتھ "فوراً" لکھنا ہی صحیح ہے۔

عربی کی گول "ۃ" اُردو میں جہاں لمبی "ت" لکھی جاتی ہے۔ وہاں تنوین کے لیے طریقہ اختیار کرنا بہتر ہو گا کہ ان سب لفظوں کے آخر میں الف کا اضافہ کر کے تنوین لکھی جائے۔ مثلاً:

نسبتاً، مروّتاً، عادتاً، ضرورتاً، ارادتاً، فطرتاً، شکایتاً، قدرتاً، حقیقتاً، حکایتاً، طبیعتاً، شریعتاً، طاقتاً، مصلحتاً، حقارتاً، وراثتاً، صراحتاً، عقیدتاً، وغیرہ

جہاں تاے مدور "ہ" کو اسی طرح لکھتے ہیں اور لمبی "ت" نہیں بناتے۔ البتہ تنوین کے وقت صرف نقطہ دے کر زبر لکھا جائے جیسا کہ رواج چلا آرہا ہے۔ مثلاً:

کلیۃً　　اشارۃً　کنایۃً　واقعۃً　دفعۃً　نتیجۃً

ت، ۃ:

اُردو کے حروف تہجی میں تاے مدروہ والے الفاظ کو بغیر نقطہ کے گول "ہ" سے لکھا جاتا ہے۔ جیسے:

واقعہ، حادثہ، مرتبہ، یا لمبی "ت" کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ جیسے:

نسبت، حقیقت، عزت، منزلت،

نقطے والی گول "ۃ" کا رواج نہیں۔ اگر ان الفاظ کو تنوین کے ساتھ لکھنا ہو تو گول "ۃ" مع تنوین مثلاً واقعۃً، اشارۃً، فطرۃً کا استعمال ہوتا ہے۔

ایسے الفاظ جو لمبی "ت" سے رواج میں آچکے ہیں انھیں لمبی "ت" سے ہی لکھا جاتا ہے۔ جیسے:

حیات　　نجات　بابت　منات　مسمات توریت

ت، ط:

اُردو میں کچھ الفاظ ایسے بھی ہیں جو کبھی "ت" سے لکھے جاتے ہیں اور کبھی "ط" سے ان کے املا میں احتیاط کی ضرورت ہے۔

"ط" عربی زبان کا حرف ہے جب بھی استعمال ہو گا تو عربی لفظوں میں۔ لیکن غیاث اللغات میں خان آرزو کی خیابات سے نقل ہے کہ اہل فارس نے بھی عربی کے زیرِ اثر بعض الفاظ، مثلاً: طپانچہ، طبیدن،

طلا کو "ط" سے لکھا ہے اس لیے ہونا یہ چاہیے کہ ایسے الفاظ جن کا فارسی اور اُردو املا "ط" سے رائج اور معروف ہو چکا ہے (مثلاً طمانچہ، طمنچہ، طشت، طوطی، طوطا) انھیں "ط" ہی سے لکھنا چاہیے باقی الفاظ اصل کے مطابق "ت" لکھے جاتے ہیں۔ جیسے:

تپش　　تپاں　　تیار　　تیاری　　ناتا (رشتہ)

ذ، ز، ژ:

"ذ"، "ز" اور "ژ" ان حرفوں کے سلسلے میں املا کی بہت غلطیاں ہوا کرتی ہیں۔ کبھی کبھی تو لفظ کے معنی ہی بدل جاتے ہیں۔ اس لیے اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

زرتشت:　　آتش پرستوں کے پیغمبر کا نام (اس کو زردشت بھی لکھتے ہیں)

زکریا:　　مشہور پیغمبر کا نام

زخار:　　جیسے: بحر زخّار

آزوقہ:　　تھوڑی سے غذا

آزر:　　حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کے بڑے بھائی کا نام

جَزر:　　جزر و مد، جس کے معنی ہیں: جوار بھاٹا، اتار چڑھاو۔

آذر:　　بمعنی: آگ۔ آذر پرست، بمعنی: آتش پرست۔ آذر کدہ: آتش کدہ۔

آذربایجان:　　ایک شہر کا نام

جذب:　　اسی سے "جاذب" بنتا ہے، جس کے معنی ہیں "سیاہی چوس" اسے بلاٹنگ پیپر بھی کہتے ہیں۔

مجذوب، جذبہ، جذبات سب "الف" اسی سے مشتق ہیں۔

ابوذر:　　ایک مشہور صحابی کا نام۔

ذیابیطس:　　ایک بیماری کا نام

ذی: جیسے ذی شان، ذی علم، ذی فہم

بذلہ: لطیفہ، چٹکلا، مرغوب بات

ذرا: یہ "ذرّہ" سے بنا ہے جیسے "ذرا سی بات"

نذیر: ڈرسنانے والا، یہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا صفاتی نام ہے۔

ناموں میں عموماً "نذیر" ہی ہوتا ہے، جیسے نذیر احمد، نذیر حسن، نذیر محمد وغیرہ۔

ایک دوسرا لفظ ہے "نظیر" ہے بمعنی ہیں: مثل، طرح۔ اسی سے "بے نظیر" بنتا ہے جس کے معنی بے مثل ہیں۔ تخلص کے طور پر "نظیرؔ" آتا ہے جیسے نظیرؔ اکبر آبادی، نظیرؔ لدھیانوی

نذر: نذر، نذرانہ، نذرونیاز، نذرماننا، نذر چڑھانا، نذر کرنا (جیسے: یہ کتاب آپ کی نذر ہے) ان سب میں "ذ" سے لکھا جاتا ہے۔

جذر: علم حساب کی ایک اصطلاح ہے۔

جذام: کوڑھ، جذامی: کوڑھی

رذیل: رذالت، رذالہ، سب میں "ذ" ہے۔

فارسی کے ان مصادر کے مشتقات اُردو میں اکثر استعمال میں آتے ہیں۔ ان کی املا میں بڑا خلط ملط ہوتا ہے۔

ذال اور زے کا سب سے بڑا جھگڑا، بل کہ گڑبڑ، فارسی کے مصادر: گذشتن، گذاشتن، گذاردن، پذیرفتن اور ان کے مشتقات میں نظر آتی ہے۔ غلطی سے کچھ لوگوں کے دلوں میں یہ خیال بیٹھ گیا تھا کہ ذال فارسی کا حرف نہیں، عربی سے مخصوص ہے۔ مرزا غالبؔ نے صدیقی صاحب مرحوم کے الفاظ میں "پہلے نادانی سے اور پھر سینہ زوری سے" خاص طور پر اصرار کیا کہ فارسی کے ان مصادر کو اور ان کے مشتقات کو زے سے لکنا چاہیے۔ اس سے املا میں غلط نگاری اور معنی کے لحاظ سے بے امتیازی سے فروغ پایا۔ اس کے اثرات آج تک کار فرما ہیں۔ اس غلط فہمی اور غلط نگاری نے کس طرح فروغ پایا، اس کا اندازہ ایک مثال سے کیا جا سکتا ہے، مولّفِ آصفیہ نے "گذار" کے ذیل میں لکھا ہے:

پہلے فرہنگ نویس اس قسم کے الفاظ جیسے گزارہ، گزار، گزارش، گزر وغیرہ ذال معجمہ سے لکھا کرتے تھے۔ لیکن حال کے محقّقوں نے زے ہوّز کے ساتھ ان کا املا صحیح قرار دیا ہے، کیوں کہ ذالِ معجمہ فارسی میں نہیں آتی اور یہ تمام الفاظ جو کافِ عجمی اور ذالِ معجمہ کے ساتھ لکھے جاتے ہیں، فارسی الاصل ہیں، پس معجمہ سے ان کا املا لکھا جانا کیوں کر تسلیم کیا جائے۔

اگلے فرہنگ نویسی نے اپنی عربی زبان دانی کے سبب اس امر پر توجہ نہیں فرمائی، اس کا تصفیہ قاطعِ برہان میں حضرت غالبؔ نے خوب کیا ہے۔

غالب نے آخر تک یہ بات نہیں مانی کہ فارسی میں ذال ہے اور یہ کہ گذشتن وغیرہ کو ذال سے لکھنا چاہیے۔ قاضی عبدالودود صاحب نے اپنے مضمون "غالب اور ذالِ فارسی" میں لکھا ہے:

> " غالب نے کلکتے میں جو اعتراض ہوئے تھے، ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ وہ گذاشتن، گذاشتن اور پذیرفتن کو "ز" سے لکتے ہیں۔ اس اعتراض سے واقف ہونے کے بعد، غالب نے جو خط مرزا احمد خاںؔ کو بھیجا تھا، مگر وہ اسے غلطی املا تسلیم کرنے کے لیے آمادہ نہیں۔ "(۷) (گنجینۂ غالب، ص ۳۳)

گذشتن بمعنی گذرنا، غور کرنا۔ یہ لفظ "ذال" سے ہے، یہ اور اس کے مشتقات "ذ" سے لکھنے چاہئیں۔ جیسے: گذشتہ: گذرا ہوا۔ یاران گذشتہ: وہ دوست جو اس دُنیا سے جا چکے۔ سر گذشت: گذری ہوئی باتیں، روداد۔ راہ گذر: راستہ۔ عمر گذراں: گذری ہوئی عمر۔ گذر گاہ: راستہ، گذرنے کی جگہ۔

گذاشتن بمعنی چھوڑنا:

غیاث الغات میں جہانگیری اور سراج اللغات کے حوالے سے ہے کہ "گذاشتن" ذال" معجمہ اور "زاے معجمہ" دونوں طرح لکھنا درست ہے۔ یعنی گذاشتن اور گزاشتن۔ جیسے: راہ گذار، راہ گزار۔ نیزہ گذار، نیزہ گزار۔ واگذاشت، واگزاشت۔ فروگزاشت، فروگزاشت۔

گزاردن:

ادا کرنا، پیش کرنا وغیرہ بعض محققین لکھتے ہیں کہ "گذاردن"، "ذال معجمہ" سے بمعنی ادا کرنا اور "زائے ہوز" سے بمعنی "ادا کرنا (غیاث الغات)

”زاے ہوز“عبدالواسع کی شرح بوستاں میں ہے کہ ”گزاردن“ بمعنی ”ادا کرنا“ زاے ہوز سے ہے اور ”گذاردن“ بمعنی ”ترک کرنا“، ”ذال معجمہ“ سے ہے۔

میر نور اللہ احراری نے شرح گلستاں میں لکھاہے کہ "گذاردن" بمعنی رہا کرنااور ترک کرناجو عوام میں

”ذال معجمہ“ سے مشہور ہے، غلط ہے۔ صحیح ”زا“ سے ہے۔(-غیاث الغات)

گذاردن ”بذال معجمہ“ اور گزاردن ”بزاے ہوز“ ان دونوں الفاظ کے معانی صاحب غیاث الغات، ادا کرنا اور پیش کرنا بتاتے ہیں۔ ساتھ ہی اہلِ تحقیق یہ نظریہ پیش کرتے ہیں کہ ”گذاردن“ ذال معجمہ کے ساتھ ”ترک کرنا“ کے معنی میں ہے اور ”زاے ہوز“ سے ”ادا کرنا“ کے معنی میں۔

میر نور اللہ احراری کا خیال ہے کہ "گزاردن" بمعنی رہا کرنااور ترک کرنا، زاے ہوز سے درست ہے۔

محققین کے اس اختلاف کی وجہ سے ان الفاظ اور ان کے مشتقات کے املا میں ایک زبردست اختلاف کی راہ کھل رہی ہے۔ ”شکر گزار“ لکھیں یا ”شکر گذار“ اس میں کس کا معنی ”شکریہ ادا کرنے والا“ کریں اور کس کا معنی ”شکر ترک کرنے والا“ اس طرح کے اور دوسرے ” الف “میں بھی املا کا خلجان ہو گا۔ مثلاً

عبادت گزار، عبادت گذار، تہجد گزار، تہجد گذار، خدمت گزار، خدمت گذار، مال گزار، مال گذار

اس لیے مناسب ہے کہ جہاں چھوڑنے اور ترک کرنے کا معنی ہو وہاں ”ذال “لکھنا چاہیے اور جہاں ادا کرنے اور پیش کرنے کا معنی ہو وہاں ”زاے ہوز “لکھنا درست ہے۔

یہ صورت اختیار کرنے میں ان کے درمیان املا کا اختلاف ختم ہو جائے گا اور املا نویس کے لیے بڑی سہولت ہو گی۔ اس طرح ادا کرنا اور پیش کرنا کے معنی میں املا کی صورت یہ ہو گی:

نماز گزار، تہجد گزار، خدمت گزار، مال گزار، شکر گزار، عبادت گزار، عرض گزار، گزارش

اور چھوڑنے اور ترک کرنے کے معنی میں یہ صورت:

حرص گذار، صبر گذار، وقت گذار، فخر گذار

"پذیر فتن" کے معنی ہیں: قبول کرنا۔ اس میں "ذ" ہے۔ اس سے بننے والے " الف" ذال سے لکھے جائیں گے۔

فارسی لغات مثلاً برہان قاطع اور غیاث اللغات وغیرہ میں "پذیر فتن" اور اس کے مشتقات "ذ" ہی لکھے گئے ہیں، اس لیے یہی املا برقرار رکھنا چاہیے، تبدیلی کی کوئی ضرورت نہیں، جیسے پذیرفتہ، پذیرائی، دل پذیر، اثر پذیر، خلل پذیر اور یہ کہنا کہ فارسی میں "ذ" کوئی حرف نہیں، غلط۔ اُردو کے مصدر "گزرنا"، "گزارنا "سب میں "ز" ہے۔ ان سے جتنے لفظ بنیں گے، سب میں لازماً "ز" لکھی جائے گی کہ یہ سب مستقلاً اُردو کے مصدر ہیں اس لیے ان کی تمام تصریفی شکلیں "ز" سے لکھنی چاہیں جیسے:

گزرا ہوا، گزرتے رہنا، گزار دینا، گزار لینا، گزارا، گزر بسر۔

عربی کا ایک لفظ " ازدِ حام" اس کو کبھی " ازدہام" اور کبھی "اژدہام" بھی لکھا جاتا ہے، یہ سب غلط صورتیں ہیں۔ صحیح صورت "اژدحام" ہے۔

رضائی:

"رزائی" لکھا جائے یا "رضائی"۔ بہتر یہ ہے کہ "رضائی" بکثرت رائج ہو چکا ہ اس لیے اس کو ترجیح دینا چاہیے۔ ایک لفظ ہے "رضاعی" اس کے معنی دودھ کے رشتے والا ہے یہ بہر حال "ض" اور "ع" ہی سے لکھا جائے گا۔

س، ش، ص:

"س" خواہ نقطے والی ہو یا بے نقطہ، دونوں طرح سے لکھی جاتی ہے۔ دندانے دار اور کش دار جب یہ کسی لفظ میں تنہا آئے تو اختیار ہے جس طرح چاہیں لکھیں جیسے حسن، لیکن اگر اس کے معاً بعد یائے مجہول (ے)

ہو تو لکھنا چاہیے اور کش دار سے پرہیز کرنا چاہیے کہ اسی میں خوب صورتی ہے اور اگر کسی لفظ میں دو (س) ایک ساتھ جمع ہو جائیں تو پہلی کو کش دار اور دوسری کو دندانے دار لکھنا چاہیے کیوں کہ اس میں خوب صورتی ہے جیسے: کوشش، کشش، سسرال، سستا، ششدر

س، ص:

مسالا: دہلی میں "مصالحہ" تھا۔ لکھنو میں "مسالا" ہو گیا۔ اسی لکھنوی صورت کو اختیار کرنا چاہیے۔

مِسلِ: روودادِ مقدمہ کے معنی میں اس کا املا "س" سے رائج ہے، اسی کو اپنانا چاہیے۔

قفس: یہ لفظ سین اور صاد کے ساتھ دونوں عربی ہیں۔ فارسی میں دونوں سے مستعمل ہیں۔ لیکن اُردو میں صرف سین سے لکھا جاتا ہے، اس لیے اُردو میں اسی کو اختیار کیا جائے۔

قصائی: "ص" اور "س" دونوں کے ساتھ اختیار کیا گیا ہے۔ لیکن اس کا رائج املا "ص" سے ہے، اس لیے اسی کو ترجیح حاصل ہے۔

نون اور نون غُنّہ:

گنبد، انبار دنبہ، سنبل

عربی یا فارسی کے کسی لفظ میں "ن" کے بعد "ب" ہو تو "ن" کی آواز "م" میں بدل جاتی ہے، لکھنے میں تو "ن" ہی ہوتا ہے لیکن پڑھا "م" جاتا ہے۔ جیسے

گنبد، انبار، جنبش، دنبہ، شنبہ، تنبورہ، سنبل، عنبر، کنبہ، جنبہ، انبوہ، پنبہ، تنبولی، جنبر (سرپوش)، حنبل، ذنب (گناہ)، زنبیل، زنبور، قُنبلہ وغیرہ۔

مگر ہندی اور انگریزی کے الفاظ میں ایسے مقامات پر "م" ہی لکھا جائے گا۔ جیسے تمباکو، ایمبولینس، کھمبا، امبیسی، ستمبر، اچھمبا، چمپا، امبر (بمعنی آسمان)

یہاں دو لفظ "منبر" اور "ممبر" خاص طور سے توجہ کے طالب ہیں جو اُردو میں عام طور سے استعمال ہوتے ہیں۔ ان کی املا تو مختلف ہے لیکن تلّفظ ایک جیسا ہے۔ اس لیے ان کے املا میں غلطیاں بھی ہوتی رہتی ہیں، منبر

کو ممبر اور ممبر کو منبر لکھ دیا جاتا ہے۔ جب کہ عربی اور فارسی کے " الف "میں "ن" کے بعد "ب "ہو تو لکھنے میں "ن" آئے گا اور آواز "م" کی ہو گی، مگر انگریزی اور ہندی میں "م" پڑھا جائے گا تو "م" ہی لکھا بھی جائے گا۔ ممبر عربی لفظ ہے جس کے معنی ہیں وہ بلند مقام جس پر خطبہ پڑھا جاتا ہے اور وعظ و تقریر کی جاتی ہے۔ ممبر انگریزی لفظ ہے جس کے معنی ہے رکن۔ جیسے پارلیمنٹ کے رکن کو ممبر کہا جاتا ہے۔

گننا، سننا:

اُردو میں کئی مصدر ایسے ہیں جن میں دو "ن" ہیں، جیسے بننا، گننا، سننا۔ ان میں ایک "ن" تو مادہ فعل ہے، دوسرا علامت مصدر (بُن اور نا، گِن اور نا، سن اور نا) غلطی سے ایسے مصدروں کے مشدّد "ن" سے لکھ دیا جاتا ہے۔ بنّا، گنّا، سنّا وغیرہ جو یہ درست نہیں۔

اگر لفظ ایسے دو کلموں سے مرکب ہے جس کے پہلے کلمہ کا آخری اور دوسرے کلمہ کا پہلا حرف ہم جنس ہو تو اس صورت میں وہ حرف مشدّد کے بجائے دوبارہ لکھا جائے گا۔ اس میں "ن" کی تخصیص نہیں کوئی بھی حرف ہو۔ جیسے: اس سے، جس سے، تم میں، وغیرہ۔

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان

کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

گانو، پانو، گاؤں، پاؤں:

اُردو میں یہ لفظ کئی طرح سے لکھے جاتے ہیں جسے گانو، گاؤں، گانوں، گاؤں۔ اس انتشار کو دور کرنے کے لیے ان کا ایک املا اختیار کرنا ضروری ہے، گانو، پانو واو پر غنہ کی تقدیم کے ساتھ ان لفظوں کا قدیم املا ہے جن کو اُردو میں ترک کیا جاچکا ہے۔ اس لیے ایسے تمام لفظوں کو آخر میں نون غنّہ سے لکھنا مناسب ہے۔ مثلاً

گاؤں پاؤں چھاؤں

پاؤں: ڈاکٹر فرمان فتح پوری کے مطابق:

" پاؤں اور پانو میرے نزدیک دونوں تلفظ سے مطابقت نہیں رکھتے۔ اول الذکر سے نون غنہ کا صرف دوسرے بول پر ہونا ثابت ہوتا ہے جب کہ دوسرے ہجا کی رد سے صرف پہلے بول پر ہے حالانکہ ہم دونوں بولوں میں نون غنہ کو شامل کرتے ہیں۔ لہٰذا پانوں لکھنا چاہیے۔ "(۸)

منہدی، مہندی:

لغت میں اس کا املا دونوں طرح ملتا ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلی صورت (منہدی) اختیار کی جائے، اس لیے کہ پڑھنے میں پہلے نون غنہ اس کے بعد "ہ" کی ادائیگی ہوتی ہے۔ بعض لغت نویس اور ممتاز دانشوروں کی تحریر سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ اسی طرح منہگا، لنہگا کو بھی تلّفظ کے مطابق لکھنا مناسب ہے خصوصاً جب کہ یہ بھی رواج میں رہا ہے یعنی "م" کے بعد "ن" پھر "ہ"

چانول، گھانس:

ذیل کے الفاظ نون غنہ کے ساتھ متروک ہیں۔ ان کو نون غنہ کے بغیر لکھنا چاہیے:

چاول، گھاس، سوچنا، پھوس، کوچہ

اور ذیل کے الفاظ نون غنہ کے ساتھ صحیح ہیں۔

جھونپڑا، کنواں، جھینگا، جھینگر، جھینٹ

واو :

اوس، اودھر

قدیم اُردو میں پیش ظاہر کرنے کے لیے واو لکھتے تھے، مثلاً: اوس، اودھر، اوٹھنا، مونہہ

ایسے تمام الفاظ اب بغیر واو کے لیے جاتے ہیں۔ یہی املا بہتر ہے۔ ایسے ہی "دوکان" نہیں بلکہ "دکان" بغیر واو کے ہی صحیح ہے۔

لوہار، سنار:

اُردو میں لوہار واؤ کے ساتھ (اصل کے مطابق) اور لہار بغیر واؤ کے) تخفیف کے ساتھ) دونوں صحیح ہیں، مگر زیادہ رائج لوہار"واو" کے ساتھ ہے۔ البتہ سنار بغیر واو کے رائج ہے اس لیے یہی صحیح ہے۔ بعض دوسرے" الف"جن میں "واو" لکھنے کی ضرورت نہیں۔ نیچے درج ہیں:

پہنچنا، پہنچانا، پہنچ، بڑھاپا، اُدھار، دلارا، دلاری، دلار دلھن، دہرا، مٹاپا، نکیلا۔

ہندوستان، ہندستان:

دونوں صحیح ہیں البتہ "ہندوستان" بغیر "واو" کے استعمال نہیں کرنا چاہیے اور نظم میں چوں کہ کبھی کچھ مجبوریاں سامنے آجاتی ہیں، اس لیے وہاں بوقت ضرورت بغیر "واو" کے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

جز، جزو:

"جز" کے معنی ہیں ٹکڑا، عربی میں "جزء" تھا جو اُردو میں "جز" رہ گیا۔ اسی سے "جزئی" اور "جزئیات" بنتے ہیں۔ فارسی میں اسی سے "جزو" بنا ہے۔ جب یہ لفظ فارسی ترکیب کے اعتبار سے مضاف یا موصوف ہو تو اسے "واو" کے ساتھ لکھنا چاہیے۔ جیسے: جزوِبدن، جزوِخاص، مفرد صورت میں دونوں طرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مگر اچھا یہ ہے کہ اسی صورت میں واو کے بغیر "جز" لکھنا چاہیے جیسے،

اسی سے جزدان، جزرسی، جزبندی بنتے ہیں۔

لفظ "کلی" کے مقابلے میں "جزئی" لکھیں یا "جزوی" لکھنا مناسب ہے۔ جیسے یہ بات جزوی طور پر ٹھیک ہے۔

"جز" جس کے معنی "سوا" ہیں فارسی کا لفظ ہے اور اسی طرح مستعمل ہے جیسے

جز قیس اور کوئی نہ آیا بروے کار

روپے، روپیہ:

ان لفظوں کو کئی طرح لکھا جاتا ہے۔ سب سے زیادہ رائج املا روپیہ، روپے ہے، یہی املا اختیار کرنا چاہیے،

دُگنا، دوگنا:

یہ دو الگ الگ لفظ ہیں، ان کو اسی طرح لکھنا چاہیے۔ اس بارے میں اصول یہ ہے کہ وہ مرکب الفاظ جن کا پہلا جز "دو" ہے "واو" کے ساتھ لکھے جاتے ہیں، جیسے:

دوگنا، دوبارہ، دوآبہ، دوشاخہ، دوآتشہ، دوبالا، دوراہا، دوچار، دوپٹا، دوپر، دورنگا، دوسخنا، دوگانہ

کچھ الفاظ ایسے بھی ہیں جن میں "واو" نہیں بولا جاتا، ان کا املا بغیر "واو" کے رائج ہے اور انھیں پیش ہی سے لکھنا صحیح ہے۔

دُگنا، دُلائی (دوہر)، دُگانا، (سہیلی)

واو معدولہ:

کچھ لفظوں میں "واو" لکھا جاتا ہے مگر پڑھنے میں نہیں آتا، اس "واو" کو "واو معدولہ" کہتے ہیں۔ جیسے

خوش، خوشی، خواب، خواجہ، خوار، درخواست، خواہش، خواہ مخواہ، تنخواہ، خوان، خوانچہ، خواندہ، خوردبرد، خوراک، برخوردار، خود، خودی، خوددار، خودکشی، خوشنود، خوش نما، خوشامد، خورشید، خواہر، خویش، کمخواب

کچھ لفظوں میں "واو معدولہ" موجود نہیں، مگر غلطی سے لکھ دیا جاتا ہے جیسے ایک لفظ ہے "خرد" اس کے معنی ہیں چھوٹا، یہ بزرگ کی ضد ہے۔ "خردوکلاں" (بمعنی چھوٹا بڑا) عام طور پر بولا اور لکھا جاتا ہے۔ اسے واو کے ساتھ "خورد" لکھنا غلط ہے۔ کیوں کہ واو کے ساتھ "خورد" ایک الگ لفظ ہے۔ "خوردن" مصدر سے، اس کے معنی ہیں کھانا، غذا۔ ایسے خاص خاص لفظ یہ ہیں۔

خردہ (ریزہ، ٹکڑا، ریزگاری، عیب) جیسے: خردہ فروش، خردہ گیر (عیب نکالنے والا) روپیہ خردہ کرانا، خرد، خردوکلاں، خردسال، خردوبزرگی

" الف" اور ہائے مختفی:

ہائے مختفی جو لفظ کے آخر میں آتی ہے اور آواز کے لحاظ سے " الف "کا کام کرتی ہے۔ ہمیشہ لفظ کے آخر میں آتی ہے، یہ فارسی اور عربی لفظوں کے ساتھ خاص، جیسے :

رفتہ، آموختہ، شگفتہ، مسئلہ، تجربہ، کعبہ وغیرہ۔

جو الفاظ فارسی اور عربی کے نہیں ان کے آخر میں عام طور " الف "آتا ہے۔ جیسے:

بھروسا، بھوسا، گملا، پتا، بتاشا، بنگلا وغیرہ۔

مگر جن الفاظ کا املا "ہ" سے رائج ہے انھیں "ہ" سے باقی رکھا جائے۔ جیسے کمرہ، روپیہ۔

" الف" اور ہائے مختفی کا قاعدہ تو یہی ہے لیکن کہ قاعدوں میں کچھ لچک ضرور ہوتی ہے اور یہ بھی ایک قاعدہ ہے، جسے قواعد کی زبان میں "استثنا" کہتے ہیں۔ یہاں استثنا کے تحت سب سے پہلے شہروں کے نام آتے ہیں جیسے:

آگرہ، امروہہ، لدھیانہ، پٹنہ، پٹیالہ، کلکتہ وغیرہ،

یہ عربی یا فارسی کے الفاظ نہیں ہیں مگر ان کو "ہ" کے ساتھ ہی لکھا جائے گا، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اسی رسم الخط کے ساتھ خاص نام ہیں۔ اس لیے ان کا املا " الف" کے ساتھ نہیں ہو گا۔

البتہ جو نام کم معروف یا غیر معروف ہیں ان کے آخر میں "الف" لکھا جائے گا۔ جیسے کُکُر سنڈا، اٹورا، سدھونا، اِنہونا وغیرہ۔

بہت سے ایسے مفرد الفاظ جو اصل کے لحاظ سے تو عربی یا فارسی کے ہیں لیکن اُردو میں آکر ان کی شکل اس طرح بدل گئی گویا کہ یہ اصلاً اسی زبان کے الفاظ ہیں۔ ایسے الفاظ کے آخر میں بھی "الف" لکھا جائے گا۔ جیسے:

بسترا، پرسا، رنجا، غبارا، مسالا، بدلا وغیرہ

بہت سے مرکب الفاظ ایسے ہیں جن کا ایک ٹکڑا عربی یا فارسی کا ہے یا ایسے الفاظ جن کے دونوں ٹکڑے عربی یا فارسی کے ہیں۔ لیکن اُردو میں آکر ان میں ایسی تبدیلی آگئی ہے تو ایسے لفظوں کے آخر میں "الف" لکھنا چاہیے۔ جیسے:

ادلا بدلا، بے اصولا، بے صبرا، بے فکرا، چوررا ہا، چو طرفا، دورخا، نمک پارا، ناشکرا، وغیرہ

اُردو والے عربی اور فارسی کے اتباع میں اُردو الفاظ میں بھی ہائے مختفی لکھنے لگے ہیں، ایسے تمام دیسی الفاظ جو "ہ" سے لکھے جاتے ہیں انھیں " الف" سے لکھنا چاہیے جیسے:

بھروسا،، اڈا، ٹھیکا، بھوسا، آرا، راجا، آنولا، دھوکا ، ڈھانچا، اکھاڑا، انگارا، انگرکھا، بتاشا، بٹوا، بیڑا، باجا، بلبلا، بنجارا، پانسا، پٹاخا، پٹارا، پیڑا، پھاوڑا، پھیپڑا، نگوڑا، توبڑا، جالا، ٹھپا، ٹڈا، پھندا، ہنڈولا، کٹورا، چبوترا، چٹخارا، دھندا، رجواڑا، چٹکلا، موگرا، دسہرا، ڈبیا، خراٹا، سانا، سہرا، کھاجا، کیوڑا، گھونسلا،

دانا، دانہ:

ذیل کے پہلے کالم کے تحت درج ہر لفظ میں آخری حرف " الف" ہے اور دوسرے میں ہائے مختفی۔ یہ الگ الگ لفظ ہیں اور ان کے الگ الگ معنی ہیں۔ چناں چہ ان کے املا کا تعین ان کے معنی کے لحاظ سے ہوتا ہے۔

دانا (جاننے والا، عقل مند)	دانہ (بیج، مال، دانہ گندم)
چارا (مویشیوں کی خوراک)	چارہ (علاج، مدد، چھٹکارا)
خاصا (اضافے کے معنی میں، جیسے: اچھا خاصا)	خاصّہ (طبیعت، عادت)
پارا (سیماب)	پارہ (ٹکڑا، حصہ)
لالا (لقب)	لالہ (ایک قسم کا پھول)
نالا (بڑی نالی)	نالہ (فریاد)

پتّا (درخت کا پتا)	پتہ (نشان، مقام)
نا (کلمۂ نفی، جیسے نامعلوم)	نہ (مخفف کلمہ نفی)
آنا (مصدر)	آنہ (پرانے روپے کا سولہواں حصہ)

ہائے مختفی والے الفاظ کی محرف شکلیں:

جب ہائے مختفی والے الفاظ (پردہ، عرصہ، جلوہ، قصہ) محرف ہوتے ہیں تو تلفظ میں آخری آواز "یائے مجہول" ادا ہوتی ہے۔ املا میں بھی اسی تلّفظ کی پیروی ضروری ہے۔ چناں چہ ایسے تمام الفاظ کی محرف شکلوں میں "ے" (یاے مجہول) لکھنی چاہیے۔

بندے (کا) پردے (پر)　　عرصے (سے)　　جلوے (کی)　　مے خانے (تک)

افسانے (میں)　　غصّے (میں)　　مدرسے (سے)　　مرثیے (کے)

ہائے مختفی کا غلط استعمال:

کچھ الفاظ کے آخر میں ہائے مختفی لکھ دی جاتی ہے۔ جیسے:

موقعہ، معہ، مصرعہ وغیرہ۔ یہاں ہائے مختفی کا اضافہ بالکل غلط ہے۔ ان کا صحیح املا یوں ہے۔

موقع، مع، مصرع، موضع، مرّقع، مرّصع

یوں ہی "مع" کو بمع یا بمعہ بھی لکھتے ہیں، جو غلط ہے۔

سنہ سن:

سنہ معنی سال کو اکثر بغیر "ہ" "سن لکھا جاتا ہے جو غلط ہے۔ یہ دو الگ الگ لفظ ہیں۔

سنہ بمعنی سال "ہائے خفی" سے درست ہے جیسے: ۱۹۵۷ یا ہجری یا عیسوی اور "سن" فتحہ کے ساتھ بغیر "ہا" کے ہندی لفظ ہے اس کے معنی ایک قسم کے پودے کے ہیں جس کی چھال سے رسیاں بنتی ہیں اور سین

کسرے کے ساتھ عربی ہے جس کے معنی "عمر" اور "دانت" کے ہیں۔جب سنہ کے ساتھ اعداد بھی لکھے جائیں، جیسے: ۲۰۰۸ تب ان پر نون کا نقطہ نہیں ہو گا اور بغیر اعداد کے لکھا جائے تو نقطہ لکھا جائے گا۔ جیسے:

انقلاب

سنہ ستاون کے انقلاب میں بہت سے علما شہید کیے گئے۔

سنہ پر "ھ" کی علامت ہوتی ہے اور "ء" عیسوی کی علامت ہے۔

ہائے ملفوظ اور غیر ملفوظ کے املا میں فرق:

لفظ کے آخر میں آنے والی "ہ" کبھی ملفوظ ہوتی ہے یعنی اپنی آواز دیتی ہے اور کبھی خفی غیر ملفوظ ہوتی ہے یعنی وہ اپنی آواز نہیں دیتی۔ اگر ان دونوں کے درمیان فرق ظاہر کرنا مقصود ہو تو ہائے ملفوظ کے نیچے لٹکن لگایا جاسکتا ہے ورنہ اس کی ضرورت نہیں۔ جیسے

بہنا مصدر سے بہ۔ سہنا مصدر سے سہہ۔ کہنا مصدر سے کہ۔ تہ، بہ تہ،

کہ، یہ:

"کہ" (کاف بیانیہ) اور "یہ" میں "ہ" کی آواز عموماً نہیں ہوتی یا بہت کمزور ادا ہوتی ہے۔ ان کو "ہ" کی لٹکن کے بغیر لکھنا درست ہے۔

ہائے مخلوط اور غیر مخلوط کے املا میں فرق:

جب "ہ" کو اس کی مستقل اور منفرد آواز کے ساتھ پڑھا جائے تو اسے ہائے مستقل یا ہائے غیر مخلوط کہتے ہیں۔ جیسے: چہل پہل، شہر، جہان، ہم، ہال وغیرہ۔ اور اگر اس کے پہلے لگے ہوئے کسی حرف کے ساتھ ملا کر دونوں کی مخلوط آواز نکالی جائے تو اسے ہائے مخلوط کہتے ہیں، جیسے: چھلا، پھل، جھروکا وغیرہ

ہائے مستقل کو کبھی بھی دو چشمی (ھ) سے نہیں لکھنا چاہیے بلکہ لٹکن والی "ہا" سے لکھا جائے گا اور ہائے مخلوط کو ہمیشہ دو حشمی (ھ) سے ہی لکھا جائے گا۔ جیسے بھول، پھول، تھوک ٹھوکر، جھرنا، اچھلنا، اودھ، ڈھکن ڈھالنا، پڑھنا، آنکھ، ماگھ، دولھا، کمھار، ننھا،

ہی کلمہ حصر کا استعمال:

ہی کلمۂ حصر ہے جیسے: میں آج ہی آیا اور کل ہی جاؤں گا۔

بعض الفاظ سے ملنے کے بعد اس کی صورت میں کچھ تبدیلی آتی ہے، کہیں "ہ" حذف ہو جاتی ہے، کہیں نون غنہ کا اضافہ ہو جاتا ہے، کہیں دونوں باتیں جمع ہو جاتی ہیں جیسے وہی (وہ اور ہی)، تمھیں (تم ہی) ہمیں (ہم ہی)۔

بھابھی، بھابی:

اُردو میں وہ الفاظ جن میں دو ہائے مخلوط ہیں، دو طرفہ کے ہیں، ایک وہ جو کسی نہ کسی طرح کی کیفیت ظاہر کرتے ہیں، جیسے، بھن بھناہٹ، چھن چھناہٹ، تھر تھراہٹ، جھل جھلاہٹ، یہ صوتی " الف "ہیں، ان میں اجزاء کی تکراری نوعیت چوں کہ کوئی نہ کوئی حسّی کیفیت کو ظاہر کرتی ہے، اس لیے ایسے " الف "میں دونوں ہاے مخلوط (ہکاریت) جزوِ اصلی کی حیثیت رکھتی ہیں، اور ان کو جوں کا توں لکھنا چاہیے۔

لیکن بعض مفرد الفاظ میں دوسری ہاے مخلوط زائل ہو جاتی ہے، جیسے بھابھی سے بھابی، ایسے الفاظ کو صرف پہلی ایک ھ سے لکھنا مرجح ہے، فرہنگ آصفیہ اور دیگر لغات نے اس کو اختیار کیا ہے، اس طرح کے کچھ الفاظ ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

بھابی بھبوکا ڈھیٹ بھبکی بھبک بھنبوڑنا گھونگا گھنگرو

ھے، ہے:

بعض لوگ لفظ کے وسط یا شروع میں ہائے غیر مخلوط کو لٹکن والی ہ کے بجائے دو چشمی ہا(ھ) سے لکھتے ہیں۔ یہ املا غلط ہے۔

اس سلسلے میں یہ صریح قاعدہ مدِ نظر رہنا چاہیے کہ صرف "ہاے مخلوط" کو ہی دو چشمی "ھ" سے لکھنا چاہیے باقی (ہا) کو خواہ کہیں بھی ہو لٹکن والی "ہا" سے لکھیں گے اور لفظ کے شروع کی "ہا" تو ہمیشہ لٹکن والی ہا سے ہی لکھی جائے گی اس کا مخلوط ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔

یہ در حقیقت تجھ کو "تو" اور "مجھ کو" میں ضمیر کی حالت مفعولی کی محرف شکلیں ہیں اس کی دوسری شکل آخر میں "کو" کی بجائے یائے مجہول (ے) کے ساتھ "تجھے" اور "مجھے" بھی ہے۔ ان میں (ج) کے بعد ہاے مخلوط بھی ہے۔ لہٰذا ان کا املاہاے مجہول کے ساتھ ہی صحیح ہے۔ بغیر اس کے صرف (ج) سے تجے، مجے، تجکو، مجکو لکھنا درست نہیں۔

ہمزہ

ہمزہ اور الف:

عربی کے متعدد مصادر، جمعوں اور مفرد الفاظ کے آخر میں " الف "یا" واو" کے بعد اصلاً ہمزہ ہے، جیسے

ابتداء انتہاء املاء انشاء شُعراء حکماء سوء ضیاء خضراء

اُردو میں ان الفاظ کا ہمزہ تلفّظ میں نہیں آتا، اس لیے انھیں ہمزہ کے بغیر لکھنا چاہیے۔

ابتدا انتہا املا انشا شعرا سو ضیا صحرا حضرا

البتہ ایسا لفظ اگر کسی عربی ترکیب کا حصہ ہو تو ہمزہ کے ساتھ جوں کا توں لکھا جائے گا۔ جیسے:

ان شاء اللہ، ضیاء الرحمٰن، ذکاءُ اللہ، ثناءُ اللہ، بہاء اللہ، ضیاءُ الدین، علاء الدین وغیرہ

یہاں بعض حضرات ہمزہ "واو" کے اوپر بناتے ہیں اور یوں لکھتے ہیں "بہاؤ اللہ" یہ املا عربی میں (مضموم ہمزہ کے لیے) ہے، اُردو میں نہیں، فارسی ترکیب اضافی اور ترکیب توصیفی کی صورت میں ان کے آگے صرف یا مجہول "ے" بڑھادی جائے گی، جیسے:

ابتداے سال انتہاے شوق املاے فارسی انشاے عربی شعراے ہند سوے ادب

ضیاے خورشید صحراے افریقہ علماے کرام قراے عظام اطباے حاذق حکماے ہند

جُراَت، تاثّر:

لفظ کے درمیان میں جب " الف "مفتوح ہوگا تو اس پر صرف زبر ہوگا، ہمزہ نہیں لکھا جائے گا۔ جیسے:

تاَمل، تاَخر، توَام، جراَت، تاَسّف، متاثّر، متاخّر، متاسف، تاثّرات،

مورّخ، موثّر:

عربی کے کچھ الفاظ ایسے ہیں جن مین ہمزہ مفتوحہ سے پہلے کوئی حرف مضموم ہوتا ہے تو عربی میں ایسے تمام الفاظ کو "واو" پر ہمزہ لگا کر لکھتے ہیں۔ جیسے مؤنث، مؤثر، مؤرخ وغیرہ، ان کا تلّفظ تو ہمزہ سے ہوتا ہے مگر عربی قاعدہ املا کے باعث کتابت میں "واو" بھی آتا ہے۔

قراءت، براءت:

قراءت: عربی لفظ ہے اسے عام طور پر قرءَت، قِرَت، اور قرات بولا اور لکھا جاتا ہے۔ یہ تلّفظ اور املا دونوں غلط ہیں۔ صحیح املا اور تلفظ "قراءت" ہے یعنی پہلے " الف "اس کے بعد ہمزہ مفتوحہ۔ ایسے ہی براءت کو بھی لکھنا اور پڑھنا چاہیے۔

انگریزی کے ایسے الفاظ جن میں " الف "اور " واو" متحرک یک جاہیں، ان میں " واو" پر ہمزہ لکھنا مناسب ہے۔ جیسے:

اناؤنسر، اکاؤنٹ، اکاؤنٹنٹ، پاؤنڈ، پاؤڈر، ساؤتھ، الاؤنس، گراؤنڈ، ساؤنڈ، کمپاؤنڈ، ٹاؤن ہال، راؤنڈ،

دراصل ان کے تلّفظ میں " واو" کی جگہ " الف "آتا ہے مگر " الف "کے متصل " الف" لکھنے سے ایک نامانوس صورت پیدا ہوتی ہے۔ انااُنسر، الاُنس، پااُنڈ وغیرہ، اس لیے ان الفاظ کا املا " الف "کے بعد "واو" سے اختیار کیا گیا ہے۔ تلفظ کی جانب رہ نمائی کے لیے "واو" پر ہمزہ بنانا مفید اور اچھا ہے۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ان الفاظ کے بولنے میں نہ خالص "واو" مضموم ادا ہوتا ہے نہ صاف "الف" مضموم۔ بلکہ ایک ملی جلی کیفیت ہوتی ہے۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ نہ خالص "واو" لکھا جائے نہ خالص "ہمزہ" یا " الف" بلکہ ملی جلی کیفیت کا اظہار کیا جائے۔

ہمزہ اور واو:

لفظ کے آخر میں اگر واو ساکن ہو تو اس پر ہمزہ کبھی نہیں آئے گا۔ جیسے:

بر تاو، باو، (ہوا)، باو گولا، الاو، اودبلاو، بھاو، پاو (جیسے: پاو سیر)، پلاو، تاو، چاو، راو (راو صاحب یار گھونٹ راو) ستھراو، ناو، کڑھاو، گاو (گائے)، گھاو، واو، پچھیاو، ہواو، پتھراو، دریاو، سبھاو، تلاو

بہت سے حاصل مصدر بھی ایسے ہیں جن کے آخر میں "واو" آتا ہے جیسے دبانا سے دباو، چڑھانا سے چڑھاو اور گھمانا سے گھماو، ان میں بھی "واو" ساکن ہے اور اس سے پہلے " الف" ہے یہاں بھی ہمزہ نہیں آئے گا۔ ہمزہ لکھنے کا مطلب تو یہ ہو گا کہ " الف" اور "واو" کے بیچ میں ایک اور حرف (ہمزہ) بھی ہے، جب کہ حقیقت میں ایسا نہیں۔ نیز اوپر ہمزہ لکھنے کی صورت میں ان میں بہت سے حاصل مصدر فعل امر ہو جائیں گے۔ جیسے:

اتنا گھماو پھراو اچھا نہیں ہوتا۔ طوفان میں ٹھہراو آگیا ہے۔ ان کا جھکاو اس طرف ہے۔ سب نے بیچ بچاو کر دیا۔ دریا چڑھاو پر ہے۔

ان الفاظ میں دوہرے حرف کی آواز نہیں آتی، لیکن بعض حضرات کا خیال ہے کہ دوہری آواز ہوتی ہے، اس لیے "و" کے اوپر ہمزہ لکھنا چاہیے۔ آؤ، جاؤ، کھاؤ، لاؤ، اتراؤ، الجھاؤ، بچاؤ، چڑھاؤ، ٹھہراؤ، لگاؤ،

ان میں پہلے پانچ الفاظ محض فعل امر ہیں اور آخر کے پانچ حاصل مصدر کا بھی احتمال رکھتے ہیں اس لیے اول پانچ کو ہمزہ کے ساتھ اور باقی پانچ کو حاصل مصدر کی صورت میں بغیر ہمزہ کے اور امر کی صورت میں ہمزہ کے ساتھ لکھنا چاہیئے۔ جیسے تم تو اپنا رنگ جماؤ، اس جملے میں "جماؤ" فعل ہے۔ اور آج تو وہاں بڑا جماو ہے۔ اس میں "جماو" حاصل مصدر ہے۔ اسی طرح مثلاً مجھ کو میرے دشمنوں سے بچاؤ، اس جملے میں "بچاؤ" فعل ہے، اور اپنا بچاو خود کرو، اس میں "بچاو" حاصل مصدر ہے۔

اسی طرح اس قسم کے جتنے اسم فاعل (اور کچھ اسم مفعول) ہیں، ان میں بھی "واو" پر ہمزہ آتا ہے۔ حاصل مصدر اور اسم فاعل میں ایک فرق یہ بھی ہوتا ہے کہ حاصل مصدر میں "واو" کی آواز مجہول سی ہوتی ہے اور اسم فاعل میں "واو" معروف ہوتا ہے۔ جیسے "بناو" حاصل مصدر ہے، اور اس جملے میں کہ "وہ بناؤ نہیں، بگاڑو ہیں"، "بناؤ" اور "بگاڑو" اسم فاعل ہیں۔ ایسے کچھ اسم فاعل اور اسم مفعول یہ ہیں۔

بناؤ، جتاؤ، کماؤ، لٹاؤ، جڑاؤ، پیاؤ، ڈباؤ، ٹکاؤ، بکاؤ،

ہمزہ اور "ی" (یاے معروف):

لفظ میں یاے مجہول سے پہلے کبھی "ی" آتی ہے، جیسے: دیے، لیے، پیے وغیرہ اور کبھی ہمزہ آتا ہے، جیسے: گئے، لائے، سوئے، وغیرہ

اس سلسلے میں قاعدہ یہ ہے کہ

جب "ی" سے پہلے والا حروف مکسور ہو تو وہاں دو "ی" آئیں گی۔ جیسے:

لکھیے (لکھ ی ے) پڑھیے (پڑھ ی ے) کیے (ک ی ے)

ہمزہ اس صورت میں آئے گا جب "ی" سے پہلے والے حرف پر زبر یا "الف" یا "واو" ساکن ہو جیسے:

گئے، نئے، آئے، جائے، نہائے، سوائے روئے، دھوئے،

ہمزہ اور "ے" (یاے مجہول):

جن لفظوں کے آخر میں "ے" ساکن ہو اور اس سے پہلے "الف" یا "واو" ہو تو اس پر ہمزہ نہیں آئے گا۔ جیسے: "گاے" اگر اسے "گائے" لکھا جائے تو لفظ ہی بدل جائے گا اور یہ گانا مصدر کا فعل ہو جائے گا، جیسے اس سے کہو وہ گانا گائے، ذیل کے "الف" سے فرق معلوم کیجیے:

گاے (اسم)　　گائے (فعل، گانا مصدر ہے)

پاے (اسم)　　پائے (فعل، پانا مصدر سے)

جاے (اسم)　　جائے (فعل، جانا مصدر سے)

ذیل کے لفظوں کو بھی بغیر ہمزہ کے لکھنا چاہیے:

راے، ہاے، واے، براے، سواے، بجاے، سہاے، سراے، وائسراے، آبناے، اُپاے، ناے، وغیرہ۔

جن لفظوں کے آخر میں "ے" ہو اس سے پہلے والے حرف پر اگر زبر ہو تو ایسے الفاظ بغیر ہمزہ کے لکھے جائیں گے، جیسے:

مَے، نَے، شَے، پَے، درپَے، قَے، جَے، طَے، رَے، وغیرہ۔

آزمائش، نمائش:

فارسی میں حاصل مصدر کبھی فعل امر سے بنتا ہے جیسے کوشیدن سے "کوش" امر "کوشش" حاصل مصدر۔ آفریدن سے "آفریں" امر، آفرینش حاصل مصدر، بعض مصادر کا امر آخر میں "یا" کے اضافے کے بنتا ہے۔اس پر "ش" بڑھا کر حاصل مصدر بناتے ہیں جیسے "آزمودن" سے امر "آزماے" حاصل مصدر "آزمایش" فارسی میں اس طرح کے " الف "کو "ش" سے پہلے یا کے ساتھ لکھتے ہیں۔ لیکن اُردو میں ایسے مصادر "ش" سے قبل ہمزہ کے ساتھ بولے اور لکھے جاتے ہیں اس لیے اُردو میں ان کو ہمزہ ہی سے لکھنا صحیح ہے اور چلن بھی یہی ہے۔ اُردو میں ان کے تلفظ میں "ی" کی آواز کا شائبہ تک نہیں ہوتا اس لیے یہاں ان کو "ی" سے لکھنے پر اصرار کرنا محض فارسی کی نقالی ہے۔ جیسے:

آزمائش، نمائش، آسائش، ستائش، آرائش، آلائش، پیمائش وغیرہ

غالبؔ کا زیادہ رجحان چوں کہ فارسی کی طرف مائل ہے، اس لیے اس سلسلے ان کا نقطہ نظر مختلف ہے۔
رشید حسن خان املاے غالبؔ میں میر مہدی مجروحؔ کے نام ایک خط حوالے سے لکھتے ہیں:

" امر کے صیغے کے آگے "ش" آتا ہے تو وہ امر معنیِ مصدری دیتا ہے اور اس کو "حاصل بالمصدر" کہتے ہیں۔ سوختن مصدر، سوزد مضارع، سوزش حاصل بالمصدر۔ اسی طرح آرایش و پیرایش و فرمایش۔ مصدرِ اصلی فرمودن ہے۔فرماید مضارع، فرمائے امر، حاصل مصدر فرمایش۔ "[9] (خطوطِ غالب، ص ۲۵۴)

اس اقتباس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ (بقولِ غالب) کہ مصدروں کے فعلِ مضارع میں آخری حرف دال سے پہلے " ی" ہوتی ہے (جیسے نماید، آراید) اُن سے بننے والے فعل امر کے آخر میں وہی "ی" آتی ہے۔ جیسے:

"آراستن کا مضارع " آراید " ہے اس کا امر " آرائے " ہے، اس سے حاصل مصدر (بہ اضافہ "ش ") آرایش بنے گا۔اِسی طرح نمایش، آرایش وغیرہ، اس طرح یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ ایسے حاصل مصدروں میں "ش " سے پہلے " ی "لکھی جائے گی، اس کی جگہ ہمزہ کبھی نہیں آئے گا۔یعنی نمائش، آرائش وغیرہ لکھنا درست نہیں ہو گا۔ "[10]

اس ضمن میں " املانامہ " مرتبہ گوپی چند نارنگ میں درج ذیل سفارشات کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے:

" فارسی کے وہ حاصل مصدر جن کے آخر میں (ش) ہوتا ہے، اُردو میں دوہرے مصوّتے کے ساتھ بولے جاتے ہیں، اس لیے ان کو ہمزہ کے ساتھ لکھنا صحیح ہے۔فارسی میں البتہ آزمایش، آرایش لکھنا مناسب ہے۔ لیکن اُردو میں ان کے تلفّظ میں ی کی آواز کا شائبہ تک نہیں اُردو میں ان کو ی سے لکھنے پر اصرار کرنا محض فارسی کی نقالی ہے۔ اُردو میں ان الفاظ کو ہمزہ سے لکھنا ہی صحیح ہے، اور چلن بھی یہی ہے۔ آزمائش، نمائش، آسائش، ستائش۔ "[11]

درج ذیل الفاظ کا املا بھی ہمزہ کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔

آئندہ، نمائندہ، پائندہ، مائل، شائع، سائل، قائم، شائق، ان کو "ی " سے لکھنا غلط ہے۔

اضافت:

اضافت کا آسان طریقہ یہ ہے کہ مضاف کے آخری حرف پر اضافت کا زیر ہو۔ جیسے ایک لفظ ہے "سکون" اس کا آخری حرف "ن" ہے تو اضافت کی صورت میں "ن" کو زیر کے ساتھ "سکونِ دل" پڑھیں گے۔ ایسے لفظوں کے املا میں کوئی اختلاف نہیں۔ بعض صورتوں میں اہل زبان و املا کا اختلاف ہے، ان کی تفصیل اپنی ترجیحی صورت کے ساتھ درج ذیل ہے۔

اول:

فارسی ترکیب کے مضاف یا موصوف کے آخر میں "ی" ہو، مثلاً بندگی، زندگی، آزادی،

اس میں اختلافی صورتیں، بندگِی خدا، (مکسور)، بندگی خدا ("ی "مکسور و ہمزہ کے ساتھ)

ترجیحی صورت صورت یہ ہے کہ بندگی خدا، آزادی نسواں ("ی "پر صرف کسرہ ہو) اس لیے کہ ترکیب اضافی یا توصیفی، مضاف یا موصوف پر صرف کسرہ چاہتی ہے اور "ی "کسرہ قبول کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے تو ہمزہ بڑھانے کی ضرورت نہیں "ی" پر کسرہ دینا کافی ہے۔

دوم:

آخر میں " الف" کے بعد "ے "ہو۔ جیسے: سرائے، رائے۔

اختلافی صورتیں:

سرائے فانی (صرف "ے" کے ساتھ)، سرائۓ فانی (ے پر ہمزہ کے اضافے کے ساتھ)

سوم:

آخر میں صرف " الف " ہو جیسے: دُنیا، مدعا، تمنا، تقاضا، تماشا، مبتلا وغیرہ۔

اختلافی صورتیں:

دُنیاے عمل، مدعاے تحریر، (صرف ے کے اضافے کے ساتھ

تمنائے دل، تقاضائے وقت "ے" پر ہمزہ بڑھا کر

چہارم:

" الف " کے بعد اصل میں ہمزہ ہو جو فارسی اور اُردو تلفظ و کتابت میں بالکل ساقط ہو تا ہے جیسے:

دعا، ندا، جزا، انشا، اعتنا، انقا، حکما، علما، شرفا، شرکا، اولیا، اصفیا، انبیا وغیرہ۔

اختلافی صورتیں:

(۱) جزاء عمل (ہمزہ مکسورہ کے ساتھ)

(۲) جزائے عمل ("ے" پر ہمزہ کے ساتھ)

(۳) جزاے عمل (صرف "ے" کے ساتھ)

عربی کے بعض الفاظ کے آخر میں " ی " لکھی جاتی ہے مگر پڑھنے میں " الف " آتا ہے جیسے دعویٰ، فتویٰ، تقویٰ، لیلیٰ وغیرہ۔

اس طرح کے الفاظ میں اضافت ظاہر کرنے کی دو صورتیں نظم میں رائج ہیں۔

(۱) " الف " اور "یاے "مجہول کے ساتھ۔

لیکن نثر میں ان الفاظ کے اندر اضافت کا اظہار " الف " اور "یاے مجہول " سے ہو گا۔

چوں کہ اس طرح کے الفاظ کی ملفوظی صورت " الف " ہوتی ہے۔ اس لیے ایسے الفاظ کو ان لفظوں کی طرح استعمال کیا جائے گا جن کے آخر میں "الف "ہوتا ہے۔ جیسے: دعوائے پارسائی، فتوائے اشرفیہ، تقوائے اکابر۔

بہت سے ایسے الفاظ ہیں جن کے آخر میں " ئی "کا لاحقہ شامل کر کے، حاصل مصدر بناتے ہیں، جیسے: رعنا سے عنائی اور زیبا سے زیبائی وغیرہ۔

اضافت کی صورت میں ایسے لفظوں میں بھی اضافت کے صورت میں "ی" مکسور ہو گا، اس پر ہمزہ کا اضافہ درست نہیں۔ جیسے: زیبائیِ چمن، رعنائیِ خیال، بے وفائیِ دُنیا، جدائیِ معشوق، شناسائیِ چند روزہ، یکتائیِ محبوب۔

اگر ایسے لفظ کے بعد عطف " و "کے ساتھ کوئی معطوف آئے تو بھی " ی " پر ہمزہ نہیں لکھا جائے گا، جیسے زندگی و موت، جوانی و پیروی، رعنائی و زیبائی، خدائی و بندگی وغیرہ۔

کچھ الفاظ ایسے ہیں جن کے آخر میں "ی" مِوقوف ہوتی ہے، یعنی "ی "سے پہلے والا حرف بھی ساکن ہوتا ہے جیسے سعی، نہی، نفی۔

اضافت اور توصیف کی صورت میں اس " ی "پر بھی ہمزہ نہیں آئے گا بلکہ قاعدے کے مطابق صرف "ی" مکسور ہو گا جیسے: وحیِ خدا، سعیِ غیر، سعیِ پیہم۔

اور عطف کی صورت میں زیر کی بھی ضرورت نہیں بلکہ "ی" پر ضمہ کی صورت میں پڑھا جاتا ہے۔

جیسے: وحی و الہام، نفی و اثبات، سعی و کوشش، نہی و انکار۔

مے، نے جیسے الفاظ جن میں " ے "سے پہلے والے حرف پر زبر ہوتا ہے، ایسے الفاظ ہمزہ کے ساتھ لکھے جائیں تو زیادہ مناسب ہے۔

جیسے: مئے صاف، پئے دُنیا، در پئے آزار۔

جن لفظوں کے آخر میں (واو معروف) ہوتا ہے، اضافت اور توصیف کی صورت میں ان کے آگے بھی " ے "کا اضافہ کیا جاتا ہے جیسے: گفتگوے شوق۔ بوے گل، سوے چمن، خوش بوے وفا، چار سوے دہر، روے دوست، پہلوے غیر، بازوے حبیب، آرزوے تسکین، آبروے وطن، گیسوے سیاہ، خوے بد۔

ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جب شعر میں "واو معروف "خوب کھینچ کر نہ پڑھا جائے، تو اس صورت میں اسی "واو" پر اضافت کا زیر لگا دیتے ہیں "اور ے "کا اضافہ نہیں کرتے جیسے:

گیسوِ تاب دار کو اور بھی تاب دار کر

جن لفظوں کے آخر میں "واو "ہو اور اس سے پہلے والے حرف پر "زبر" یا سکون ہو، جیسے پیرو، سرو، تو اضافت کی صورت میں اس "واو "مکسور ہو گا، "ے "کا اضفہ نہیں ہو گا۔

جیسے: پیروِ استاذ، خدیوِ جہاں، سروِ باغ، دیو سفید۔

جب لفظ کے آخر میں "ہائے خفی" ہو تو اضافت اور توصیف کی صورت میں اس " ہ" پر ہمزہ لگایا جائے گا جیسے: خانہ خدا، کشتہء معشوق، جذبہء دل، مدینہ منورہ، سایہء آرام دہ۔

رشید حسن خان "سایا"، سایہ، کی وضاحت ان الفاظ میں کرتے ہیں:

سایا: ایک معروف پوشاک　　سایہ: چھاؤں(۱۲)

مرکبات:

مرکبات میں جہاں تک ہو سکے، الفاظ الگ الگ لکھنے چاہئیں۔ اس سے ان کے مفردات کا پتہ چلتا ہے، جیسے:

خوب صورت، خوش رنگ، نیک بخت، گل بدن، آج کل، دل لگی، گل دستہ، ہم رنگ، جفا شعار، توپ خانہ، بت خانہ۔

ان میں سے ہر لفظ الگ معنی رکھتا ہے، اس لیے ترکیب کی صورت میں بھی الگ، الگ لکھنا چاہیے۔

لیکن کچھ مرکب الفاظ ملا کر لکھے جاتے ہیں، مثلاً: شبنم، شمشیر۔ انھیں اسی طرح لکھنا مناسب ہے۔ پیچیدہ ایک لفظ ہے اس کو پے چیدہ لکھنا غلط ہے۔

مشتقات:

مشتقات سابقوں یا لاحقوں کے ملانے سے بنتے ہیں۔ بہ، سار، گار، دار، زار، ور، گر، گسار، بان، آن، رساں ، گیں ، پن، لاو غیرہ یہ تنہا استعمال نہیں ہوسکتے اور تنہا اُردو میں کوئی معنی نہیں رکھتے۔ جب الگ سے ان کا کوئی معنی نہیں تو الگ لکھنے سے کوئی فائدہ نہیں۔

کمتر، بیشتر، ستمگر، پیشتر، پاسبان، تاجور، کرخدار، زمیندار، شاندار، دلدار، جہاندار، ایماندار، مہماندار، دکاندار، چمکدار، دستگیر، جہانگیر، عالمگیر، دلگیر، خاکسار، دلکش، غمگین، مشعلچی دیگچی، شرمسار، شاخسار۔

لیکن آفاق گیر، ملک گیر، دامن گیر، کف گیر میں گیر—اور کانٹے دار، لچھے دار، میں دار الگ لکھے جاتے ہیں یہ رائج املا ہے اسے باقی رکھنا چاہیے۔

وہ مشتقات جن کا پہلا جز کچھ حذف واضافے کے ساتھ ہوتا ہے ان کو الگ کر کے لکھنا درست نہیں۔ جیسے:

خریدار، بچپن، لڑکپن، سرگیں، باغیچہ۔

سابقہ: اَن

سابقہ "اَن" کو جو نفی معنی دیتا ہے اُردو میں الگ سے لکھنے کا چلن ہے اسے الگ ہی لکھا جائے، مثلاً:

ان پڑھ، ان گھڑ، ان گنت، ان سنی، ان کہی، ان دیکھا، ان بوجھ وغیرہ۔

سابقہ: بے

سابقہ بے کو زیادہ تر الگ ہی لکھا جاتا ہے اور یہی طریقہ زیادہ مناسب ہے۔ جیسے:

بے ریا، بے خوف، بے مزہ، بے تحاشا، بے حساب، بے بس، بے شک، بے رخی، بے ثبات، بے خواب، بے جان، بے رحم، بے ایمان، بے گناہ، بے دھڑک، بے گھر، بے آسرا، بے ڈھنگا، بے کیف، بے آم، بے آبرو، بے اثر، بے ادب، بے باق، بے باک، بے تدبیر، بے توجہ، بے ٹکٹ، بے حجاب، بے کار، بے گناہ، بے تاب، بے وقوف، بے ہوش، بے حد، بے دم، بے دل، بے خود، بے کل، بے زار بے قدر، بے کس وغیرہ۔

ہاں کوئی لفظ علم کی حیثیت اختیار کر چکا ہو تو اسے ملا کر لکھنا ہی مناسب ہے۔ مثلاً:

بیدم، بیدل، بیخود، بیکل، بیکس وغیرہ۔

سابقہ: بہ

سابقہ بہ عام طور سے ہائے مختفی کے بغیر ملا کر لکھنے کا رواج ہے ، اس لیے اس کو ملا کر ہی لکھنا مناسب ہے۔ جیسے: بخوبی، بہر حال، بد ستور، بخدا، بدقت، بدولت، باندازِ خاص، بخدمت، بکثرت، بجز، بجائے، بہم، بنسبت، بمقابلہ، وغیرہ۔

لاحقے: چہ کہ

چہ، کہ۔ لاحقے مشتقات میں استعمال ہوتے ہیں، ان دونوں کی ملی ہوئی شکلیں مانوس ہیں مگر ان میں سے چہ کو ملا کر ہی لکھنا مناسب ہے، جیسے:

بازیچہ، غالیچہ، دیگچہ، نیمچہ وغیرہ۔ البتہ چناں چہ کو الگ الگ لکھا جائے۔

اور "کہ" لاحقے والے الفاظ جیسے غرضیکہ، حالانکہ، بشرطیکہ، کیونکہ، چونکہ، وغیرہ کو الگ الگ لکھنا بہتر ہے غرضے کہ، حالاں کہ، بشرطے کہ، کیوں کہ، چوں کہ، وغیرہ "البتہ بلکہ" کو ملا کر لکھا جائے اس لیے کہ اُردو میں بلکہ مکمل ایک لفظ کی حیثیت رکھتا ہے۔

ضمائر اور کلمات جار کا استعمال:

بعض اوقات ضمائر کو کلمات جار کے ساتھ ملا کر لکھا جاتا ہے مثلاً

مجھکو، تجھکو، اسنے، اسلیے، انھیں الگ لکھنا بہتر ہے۔

مجھ کو، تجھ کو، اس نے، اس لیے، مجھ سے، ہم پر جس کا، اسی طرح، کے لیے، کے واسطے، جب تک، کیوں کر، جان کر، وغیرہ کو بھی ملا کر نہیں لکھنا چاہیے۔

گا، گے، گی:

گا، گے، گی کو افعال کے ساتھ ملا کر نہیں بلکہ الگ الگ لکھنا چاہیے:

جائے گا، پڑھے گا، کھائیں گا، چاہیں گا، پکائے گی، کھلائے گی۔

شعر کی مثال: مفتی کفایت علی کافی مراد آبادی کو جب انگریز تختہ دار کی طرف لے چلے تو ان کی زبان پر نعت شریف کا ورد تھا، جس کا مطلع یہ ہے:

کوئی گل باقی رہے گا، نے چمن رہ جائے گا

پر رسول اللہ کا دینِ حسن رہ جائے گا

آئندہ: رشید حسن خان "املائے غالب" میں نقل کرتے ہیں۔

"قواعد کے لحاظ سے آمدن مصدر کا اسمِ فاعل ہے۔ مصدر: آمدن، مضارع: آید، امر: آئے اسمِ فاعل: آئندہ = اس میں "ی" جزو لفظ ہے۔ اس بنا پر اس میں لازماً "ی" لکھی جائے گی ہمزہ نہیں لکھا جائے گا۔"(۱۳)

پچتانا: پچھتانا کے ضمن میں خطوط غالب کے حوالے رشید حسن خان لکھتے ہیں۔

"صاحب زادہ عباس علی خان بیتاب رام پوری کی غزل کے ایک شعر کا دوسرا مصرع تھا۔ "کر کے شکوہ بھی ان سے پچھتائے" مرزا صاحب نے پچھتائے کو قلم زد کر کے اس کی جگہ "پچتائے" لکھ دیا۔ اس اصلاح سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرزا صاحب اس مصدر کے مشتقات کو "ھ" کے بغیر صحیح سمجھتے ہے یعنی پچتانا، پچتائے پچتیا، وغیرہ۔"(۱۴)

منتخب اُردو اخبارات کی املا و قواعد کا جائزہ:

اردو کے منتخب اخبارات کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ تمام اخبارات میں حروف کو ملا کر لکھنے کا رجحان عام ہے خاص طور پر کیخلاف، کیلئے، کرینگے وغیرہ۔

املا کی اغلاط:

آئینگے:

انکوائری ہوئی تو مزید اثاثے سامنے آئینگے۔ وکلا کا جہانگیر ترین کو مشورہ۔

(روزنامہ جنگ، یکم جنوری ۲۰۱۸، ص۱)

اس سال اقتدار میں آئینگے، بڑے بڑے ڈاکوؤں کا احتساب کرینگے۔ عمران خان

(روزنامہ جنگ، یکم جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

مشائخ کے ساتھ سڑکوں پہ نکل آئینگے، اگلے مرحلے پر دھرنے ہونگے۔ سیالوی

(روزنامہ ایکسپریس، ۲۱ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

مخالفین اپنی باری کا انتظار کریں، ۲۰۱۸ء کے بعد بھی ان کی باری نہیں آئیگی۔

(روزنامہ ایکسپریس، ۲۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

زرداری سرٹیفائیڈ کرمنل، نواز شریف کا سارا پیسہ واپس آئیگا جو تعلیم پر لگائیں گے۔ عمران خان

(روزنامہ ایکسپریس، ۲۸ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

انکوائری ہوئی تو مزید اثاثے سامنے آئینگے۔ وکلا کا جہانگیر ترین کو مشورہ۔

(روزنامہ جنگ، یکم جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

اسی سال اقتدار میں آئینگے، لٹیروں سے پیسہ واپس لیکر تعلیم پر لگائیں گے۔ عمران خان

(روزنامہ دنیا، ۱۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۹)

آنیوالی:

آنیوالی نسلوں کیلئے اب کچھ کرنے کا وقت آن پہنچا ہے۔ چیف جسٹس

(روزنامہ جنگ، یکم جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

آنیوالے:

بیرون ملک سے آنیوالے مختار ناموں کی آن لائن تصدیق کا نظام متعارف

(روزنامہ جنگ، ۲۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

آنیوالے دن اہم، ہم سب کو ساتھ لیکر چلیں گے۔

(روزنامہ ایکسپریس، ۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

حقانی نیٹ ورک کیخلاف کارروائی کے اثرات آنیوالے دنوں میں سامنے آئینگے۔

(روزنامہ دنیا، ۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

آنیوالوں:

کیاوعدہ کر کے واپس نہ آنیوالوں کو ووٹ کا حق ملنا چاہیئے۔

(روزنامہ جنگ، ۳۰جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

اسکا:

سپریم کورٹ نے مشرف کا نام لئے بغیر نیب کو اسکا قانون یاد دلا دیا۔

(روزنامہ جنگ، ۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

دنیا بھر میں ہتک عزت کے قانون کی اہمیت، چیف جسٹس اسکا نوٹس لیں۔

(روزنامہ جنگ، ۳۰جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

نیب کو مجھ سے محبت ہے میں مایوس نہیں کروں گا اسکا اصل چہرہ عوام کے سامنے دکھاؤں گا۔ شہباز شریف

اسکے:

پارلیمنٹ پر اسکے محافظوں کا حملہ۔ (روزنامہ جنگ، ۲۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

انکے:

حکمرانوں نے ۲۵ ارب ڈالر کیلیئے ملک کو ذلیل کرادیا۔ انکے اپنے کھربوں باہر ہیں۔ عمران خان

(روزنامہ جنگ، ۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

عمران خان کے الفاظ خود انکے اپنے لئے بھی ہیں تجزیہ کار (روزنامہ جنگ، ۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

وزیراعلیٰ کیخلاف تحریک عدم اعتماد انکے ساتھی لائے۔ (روزنامہ دنیا، ۳۰جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

انکا:

شہباز شریف سینئر رکن، انکا بھی نام وزارت عظمیٰ کیلیئے زیر غور آئیگا، عوام نے نواز شریف کیخلاف الزامات مسترد کردیئے۔ (روزنامہ دنیا، ۳۰جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

اسطرح:

اسطرح کی اشتعال انگیزی کسی سٹر ٹیجک غلط فہمی کا سبب بن سکتی ہے۔ پاکستان کی وارننگ

(روزنامہ دنیا، ۱۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

انکو:

شہباز کا دعوٰی ٹھیک ہے کہ انکو ٹارگٹ کیا جارہا ہے۔ تجزیہ کار

(روزنامہ جنگ، ۲۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

انکی:

راؤانواراور انکی ٹیم روپوش گرفتاری کیلئے چھاپے۔ (روزنامہ جنگ، ۲۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

انہوں:

انہوں نے دوستوں کو فیکٹریاں لگانے کے سے سوا کچھ نہیں کیا، زرداری

(روزنامہ ایکسپریس، ۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

اہلخانہ:

ڈاکوؤں نے دو موٹر سائیکلیں اہلخانہ سے ڈھائی لاکو چھین لیے۔

(روزنامہ دنیا، ۲۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۹)

بڑھائینگے:

باسکٹ بال سرگرمیاں بڑھائینگے۔ صدر فیڈریشن (روزنامہ جنگ، ۸ جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

چین اور فرانس جوہری توانائی تعاون بڑھائینگے، معائدہ پا گیا۔

(روزنامہ دنیا، ۱۱ جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

بنائینگے:

شفاف انتخابات یقینی بنائینگے۔ (روزنامہ جنگ، ۲۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

اعلیٰ ومعیاری تعلیم اولین ترجیحات، عالمی اداروں سے اشتراک بڑھائینگے۔ منور خان

(روزنامہ دنیا، ۱۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۱)

پڑیگی:

بچوں کو خطرات، کھل کر بات کرنا پڑیگی۔ (روزنامہ جنگ، ۱۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۱)

وزیراعظم بناتو ٹرمپ سے ملاقات کی کڑوی گولی نگلنا پڑیگی۔ عمران خان

(روزنامہ جنگ، ۱۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۱)

پڑیگا:

امریکہ کو دہشتگردی کیخلاف پاکستانی کردار ماننا پڑیگا۔ ناصر جنجوعہ

(روزنامہ دنیا، ۱۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

پائینگے:

الزامات کی سیاست کرنیوالے انتخابات میں عوامی احتساب سے بچ نہیں پائینگے۔

(روزنامہ ایکسپریس، ۱۰ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

پڑینگی:

ملز غیر قانونی لگائی گئی ہیں تو اٹھانا پڑینگی۔ کسانوں کا مکمل گنا اٹھنے تک کیس کی روزانہ سماعت کرونگا۔

(روزنامہ جنگ، ۱۱ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

جانیوالے:

بھینسوں کو زائد دودھ کیلیئے لگانے جانیوالے ٹیکوں کی فروخت پر پابندی۔

(روزنامہ جنگ، ۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

متبادل توانائی کے مستقبل میں لگائے جانیوالے پراجکٹس باقاعدہ مقابلے سے ایوارڈ دینگے۔

(روزنامہ جنگ،۲۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۷)

فتح جنگ معذوروں کیلیۓ بنائے جانیوالے خدمت کارڈ بیکار۔

(روزنامہ دنیا،۱۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

جائیگی:

امیدواراں کی فہرست ۱۵ فروری کو جاری کی جائیگی۔ کاغذات نامزدگی ۱۶ فروری تک واپس لئے جاسکیں گے۔

(روزنامہ جنگ، ۳۰ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

اکادمی ادبیات کی نئے دفاتر کی تعمیر آئندہ ماہ شروع ہوجائیگی۔ عرفان صدیقی

(روزنامہ دنیا،۱۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

جسکا:

حسین حقانی کو طلب کریں۔ کیا اسے بھی ووٹ کا حق ہے جسکا ملک سے کوئی تعلق نہیں۔ سپریم کورٹ

(روزنامہ ایکسپریس، ۳۰ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

جائیگا:

کاروبار کیلیۓ رکاوٹوں کو دور کرنے کی تجاویز کا خیر مقدم کرینگے۔ پالیسیوں پر بلاتعطل عملدرآمد یقینی بنایا جائیگا۔ وزیراعظم

(روزنامہ جنگ، ۱۱ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

سپریم کورٹ: نہال ہاشمی کے کیخلاف توہین عدالت کیس کا فیصلہ کل سنایا جائیگا۔

(روزنامہ جنگ، ۳۱ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

عدالتی نظام کے استحکام کیلیۓ جوڈیشل سپورٹ پروگرام شروع کیا جائیگا۔

(روزنامہ جنگ، ۲۱ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۱)

نواز شریف کی نااہلی کا فیصلہ ردی کی ٹوکری جائیگا، وزیراعظم

(روزنامہ ایکسپریس، ۹ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

ایگزیٹ سکینڈل کا از خود نوٹس، پاکستان کی بدنامی کرنیوالا کوئی بھی بچ کر نہیں جائیگا۔

(روزنامہ ایکسپریس، ۲۰ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

سازشوں کا مقابلہ کرینگے، عوام کے مینڈیٹ کو چرانے نہیں دیا جائیگا۔

(روزنامہ ایکسپریس، ۱۹ جنوری ۲۰۱۸، ص)

''ویزا آن ارائیول'' بحال کرنے پر نثار اور احسن اقبال آمنے سامنے آ گئے۔ بلیک واٹر پھر آسکتی ہے، ارکان قومی اسمبلی۔ میں ریکارڈ لاؤنگا۔ نثار۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا جسکا دل چاہے آ جائیگا۔

(روزنامہ ایکسپریس، ۲۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

بھارت کی کسی بھی جارحیت کا بھرپور جواب دیا جائیگا۔ آرمی چیف

(روزنامہ دنیا، ۲۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

جانیکی:

حکومت جانیکی پیشگوئیاں کرنیوالے مایوس ہو گئے۔ طارق افضل

(روزنامہ ایکسپریس، ۲۸ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۱)

جائینگی:

پی آئی اے۔ خسارہ کم کرنے کیلئے نئے روٹس پر پروازیں شروع کی جائینگی۔

(روزنامہ جنگ، ۲۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۷)

نیب کے نااہل بد عنوان افسران، اہلکاروں کیخلاف کی جائینگی۔ جاوید اقبال

(روزنامہ دنیا، ۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

بھارت ہمارے ساتھ پنگے لیتا رہتا ہے جواب دیا تو آنکھیں کھل جائینگی۔ بلاول

(روزنامہ دنیا، ۲۸ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

جائینگے:

دھرنوں کی سیاست کرنے والے انتخابات میں فارغ ہو جائینگے۔

(روزنامہ ایکسپریس، یکم جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

نواز شریف کیخلاف ریفرنس، باقی گواہ رواں ماہ پیش کیے جائینگے۔

(روزنامہ جنگ، ۲۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۷)

ڈی لسٹ جماعتوں کے ارکان اسمبلی غیر فعال ہو جائینگے۔

(روزنامہ دنیا، ۱۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

جائیگی:

مخالفین انتخابات میں مقابلہ کریں حقیقت پتہ لگ جائیگی۔ وزیر اعظم

(روزنامہ جنگ، ۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

چاہئے:

کیا وعدہ کر کے واپس نہ آنیوالوں کو ووٹ کا حق ملنا چاہئے۔

(روزنامہ جنگ، ۳۰ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

ملکی دفاع کیلئے سب کو پاک فوج کیساتھ کھڑے ہونا چاہئے۔ شہباز شریف

(روزنامہ دنیا، ۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

ٹرمپ کا بیان مسترد، امریکہ کو بھرپور جواب دینا چاہئے۔

(روزنامہ دنیا، ۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

حقدار:

پاکستانی شہریت نہ چھوڑنے والے تارکین وطن ووٹ کے حقدار ہیں۔ سپریم کورٹ

(روزنامہ دنیا، ۲۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

درستگی:

فوج، عدلیہ نظام کی درستگی کیلیئے بہتر فیصلے کریں۔ (روزنامہ ایکسپریس، ۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

دیکر:

زبردستی غائب کئے جانے کو جرم قرار دیکر سینٹ کے مجوزہ بل کو قانون بنایا جائے۔

(روزنامہ جنگ، ۱۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

انصاف اتنا مہنگا ہے فیسیں دیکر تھک گیا ہوں۔ پہلے پتہ ہوتا تو ضرور کچھ کرتا۔ نواز شریف

(روزنامہ جنگ، ۱۰ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

دونگا:

سینٹ انتخابات کو کوئی خطرہ ہے نہ کسی دباؤ پر اسمبلی توڑ دونگا۔ وزیر اعظم

(روزنامہ ایکسپریس، ۱۷ جنوری ۲۰۱۸، ص)

صحت و تعلیم بہتر ہوئی تو اورنج ٹرین بند کر دونگا۔ چیف جسٹس

(روزنامہ دنیا، ۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

دینگے:

مظلوم خاندان کیساتھ، ظالم کو سزا دینگے۔ مریم اورنگزیب

(روزنامہ ایکسپریس، ۱۱ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

بھارت غلط فہمی میں نہ رہے، ہم کسی مس ایڈونچر سے کا جواب دینگے

(روزنامہ ایکسپریس،۸ جنوری ۲۰۱۸،ص ۱)

کردیگا:

یورالوجی انسٹی ٹیوٹ اپریل تک کام شروع کردیگا۔

(روزنامہ دنیا،۱۸ جنوری ۲۰۱۸،ص ۲۹)

دونگی:

۲۰۱۸ کا الیکشن سازشوں کو جواب دیگا۔ عوام جس کو ووٹ دینگے وہی وزیراعظم ہوگا۔

(روزنامہ ایکسپریس،۲۷ جنوری ۲۰۱۸،ص ۱)

شعیب شیخ کی بریت کے خلاف اپیل آج سنی جائیگی۔

(روزنامہ ایکسپریس،۲۲ جنوری ۲۰۱۸،ص ۱)

پنجاب نہیں جاؤنگی، سب سے زیادہ بزنس کرنیوالی فلم، شائقین کا فلم کیلئے مسلسل محبت نچھاور کرنے کا شکریہ۔

(روزنامہ ایکسپریس،۲۴ جنوری ۲۰۱۸،ص ۱۱)

کسی طاقتور کو غریب اور مظلوم پر ظلم نہیں کرنے دونگی۔ جگنو

(روزنامہ جنگ،۸ جنوری ۲۰۱۸،ص ۳)

امریکی ایکشن پر عوامی امنگوں کے مطابق جواب دینگے۔ ترجمان پاک فوج

(روزنامہ دنیا،۴ جنوری ۲۰۱۸،ص ۱)

دہشتگردی:

پاکستان کو امداد بحالی کیلیئے دہشتگردی کیخلاف اقدامات کرنا ہونگے۔ امریکہ

(روزنامہ جنگ، ۱۰ جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

اقوام متحدہ نے پاکستان سے دہشتگردی کیخلاف اقدامات کی رپورٹ طلب کرلی۔

(روزنامہ جنگ، ۱۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ۵)

دہشتگردی کیخلاف دنیا جنگ ہم اپنے وسائل سے لڑ رہے ہیں۔

(روزنامہ ایکسپریس، ۸ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

بلوچستان حکومت دہشتگردی کیخلاف سنجیدہ نہیں۔ سپریم کورٹ

(روزنامہ ایکسپریس، ۹ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

مشائخ کے ساتھ سڑکوں پہ نکل آئینگے، اگلے مرحلے پر دھرنے ہونگے۔ سیالوی

(روزنامہ ایکسپریس، ۲۱ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

پاکستان نے دہشتگردی کیخلاف مہم میں بے پناہ قربانیاں دی ہیں۔ عالمی برادری تسلیم کرے۔

(روزنامہ جنگ، ۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

پاکستان کی دہشتگردی کیخلاف کامیابیاں "را" کی عدم استحکام کیلیئے شر انگیزیاں

(روزنامہ دنیا، ۱۱ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

اپنی سرزمین پر دہشتگردی کی کیخلاف جنگ جیت چکے۔ وزیر اعظم

(روزنامہ دنیا، ۱۱ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

دیدیا:

پی ٹی آئی کا ختم نبوت معاملے پر متحرک ہونیکا فیصلہ، جہانگیر ترین کو خصوصی ٹاسک دیدیا گیا۔

(روزنامہ جنگ، ۱۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

زینب کیس نے نئی بحث کو جنم دیدیا۔ تحقیقات ضروری ہے۔ تجزیہ کار

(روزنامہ جنگ،۲۶جنوری۲۰۱۸،ص۱)

چینوٹ،معدنی ذخائر کی خرد برد،چیئرمین نیب نے تحقیقات کا حکم دیدیا۔

(روزنامہ جنگ،۳۰جنوری۲۰۱۸،ص۱)

زینب کیس نے نئی بحث کو جنم دیدیا۔ تحقیقات ضروری ہے۔ تجزیہ کار

(روزنامہ جنگ،۲۶جنوری۲۰۱۸،ص۱)

نیب ہمارے ساتھ ظلم کر رہا ہے۔ پتہ نہیں سعودیہ میں کیا کھچڑی پک رہی ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس،۲جنوری۲۰۱۸،ص۱)

دیدیتے:

تبرٰی بھیجنے والے پارلیمنٹ میں کیوں بیٹھے ہیں؟ یہ استعفے کیوں نہیں دیدیتے۔

(روزنامہ ایکسپریس،۱۹جنوری۲۰۱۸،ص۱)

دیدی:

وفاقی کابینہ نے سائیبر کرائم کو ایف آئی اے ایکٹ میں شامل کرنیکی منظوری دیدی۔

(روزنامہ جنگ،۲۶جنوری۲۰۱۸،ص۱)

مارچ تک پاور سسٹم کی خامیاں ختم کرنیکی ڈیڈلائن دیدی۔ اویس لغاری

(روزنامہ جنگ،۲۲جنوری ۲۰۱۸،ص۱)

دیدیں:

ججز سسلن مافیا کا لقب دیدیں تو حکومت کو تکلیف تو ہو گی۔

(روزنامہ جنگ،۳۰جنوری۲۰۱۸،ص۸)

دونگا:

صحت، تعلیم پر توجہ نہ دی تو اورنج ٹرین روک دونگا۔

(روزنامہ ایکسپریس، ۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۳)

سازشیں بند کریں ورنہ ۴ سال کی پس پردہ کاروائیاں بے نقاب کردونگا۔ نواز شریف

(روزنامہ جنگ، ۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

استعفیٰ سے فرق نہیں پڑتا۔ عمران نے روکا، مناسب وقت پر دونگا۔ شیخ رشید

(روزنامہ دنیا، ۲۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

دینگے:

پاکستان کے خلاف عزائم کا منہ توڑ جواب دینگے۔ بھارتی آرمی چیف

(روزنامہ جنگ، ۱۸ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

اسلحہ لائسنس معطل کرنے کا فیصلہ واپس نہ لیا تو وزارت کیخلاف کارروائی کی تجویز دینگے۔

(روزنامہ جنگ، ۲۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

۲۴ منزل واٹر کمپنیوں پر پابندی، گندا پانی فروخت نہیں کرنے دینگے۔ سپریم کورٹ

(روزنامہ جنگ، ۲۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

اب لوگوں کو گھر دینگے۔ سارے وعدے پورے کئے، آئندہ باعزت روزملیگا۔

(روزنامہ جنگ، ۲۸ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

کسی کو پنجاب یونیورسٹی کا ماحول خراب نہیں کرنے دینگے۔ شہباز شریف

(روزنامہ جنگ، ۲۸ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۱)

مہم جوئی کا منہ توڑ جواب دینگے۔ برجیس طاہر (روزنامہ ایکسپریس،۱۵ جنوری ۲۰۱۸، ص)

باتوں نہیں عملی کاموں کاموں سے عوام کو ریلیف دینگے۔ وزیر اعظم

(روزنامہ ایکسپریس، ۱۰ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

ایٹمی صلاحیت اس سے نمٹنے کیلئے ہے، بھارت کسی بھی غلط فہمی میں نہ رہے، ہم کسی بھی مس ایڈونچر کا جوب دینگے۔ ترجمان پاک فوج

(روزنامہ ایکسپریس، ۱۴ جنوری ۲۰۱۸، ص)

حکومت یوٹیلیٹیز سستی، ریفنڈز دے، برآمدات ۳۰ ارب لا کر دینگے۔ ٹیکسٹائل سیکٹر

(روزنامہ ایکسپریس، ۲۸ جنوری ۲۰۱۸، ص)

ڈیل کرینگے نہ ڈھیل دینگے، سینٹ الیکشن وقت پر ہونگے۔ ن لیگ

(روزنامہ دنیا، ۱۰ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

جمہورت کو پامال نہیں ہونے دینگے۔ چیف جسٹس ثاقب نثار

(روزنامہ دنیا، ۲۱ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

ختم نبوت کیخلاف کوئی سازش کامیاب نہیں ہونے دینگے۔

(روزنامہ دنیا، ۲۰ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۱)

اورنج لائن کی جلد تکمیل کیلئے جان لڑا دینگے۔ شہباز شریف (روزنامہ دنیا، ۱۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

دیئے:

وزیر اعلیٰ زہری کا نواز شریف سے رابطہ، تحریک عدم اعتماد میں مدد کی درخواست، مخالفین نے رابطے تیز کر دیئے۔

(روزنامہ جنگ، ۸ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

پنجاب کالج تلہ گنگ، پوزیشن ہولڈر طلبہ کو نقد انعامات دیئے گئے۔

(روزنامہ دنیا، ۲۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ۹)

قیدیوں کیلئے تعلیمی پالیسی اوپن یونیورسٹی نے داخلہ فارم جیلوں میں بھجوانا شروع کر دیئے

(روزنامہ دنیا، ۱۱ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

اسلام آباد (رپورٹر) نیشنل پریس کلب اسلام آباد کے سالانہ انتخابات آج ہونگے جس کے لئے پریس کلب میں چار پولنگ بوتھ بنادئے گئے پولنگ صبح ۱۰ بجے سے رات آٹھ بجے تک جاری رہے گی۔

(روزنامہ دنیا، ۱۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

اسلام آباد (رپورٹر) نیشنل پریس کلب اسلام آباد کے سالانہ انتخابات آج ہونگے جس کے لئے پریس کلب میں چار پولنگ بوتھ بنادئے گئے پولنگ صبح ۱۰ بجے سے رات آٹھ بجے تک جاری رہے گی۔

(روزنامہ دنیا، ۱۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

پراسیکیوٹر جنرل کی تقرری، حکومت اور نیب ایک دوسرے کے نام مسترد کر دیئے۔

(روزنامہ دنیا، ۲۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

لاہور جلسہ تحریک کشمیر میں نئی روح بیدار کریگا۔ قاسم مجید

(روزنامہ دنیا، ۲۹ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۱)

شہباز شریف سینئر رکن، انکا بھی نام وزارت عظمیٰ کیلئے زیر غور آئیگا، عوام نے نواز شریف کیخلاف الزامات مسترد کر دیئے۔ (روزنامہ دنیا، ۳۰ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

دیگی:

سپریم کورٹ، پی ایم ڈی سی تحلیل، عبوری کونسل نئی قانون سازی تک اپنے فرائض سرانجام دیگی۔

جائیگی:

شعیب شیخ کی بریت کے خلاف اپیل آج سنی جائیگی۔

(روزنامہ ایکسپریس، ۲۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

پنجاب نہیں جاؤنگی، سب سے زیادہ بزنس کرنیوالی فلم، شائقین کا فلم کیلئے مسلسل محبت نچھاور کرنے کا شکریہ۔
(روزنامہ ایکسپریس، ۲۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۱)

شعیب شیخ کی بریت کے خلاف اپیل آج سنی جائیگی۔ (روزنامہ ایکسپریس، ۲۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

مخالفین انتخابات میں مقابلہ کریں حقیقت پتہ لگ جائے گی۔ وزیراعظم

(روزنامہ جنگ، ۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

پی آئی اے۔ خسارہ کم کرنے کیلئے نئے روٹس پر پروازیں شروع کی جائینگی۔

(روزنامہ جنگ، ۲۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۷)

اسلام آباد (سپیشل رپورٹر) چیف جسٹس آف پاکستان ثاقب نثار نے کہا ہے آئندہ ہفتے سے عدلیہ میں اصلاحات شروع ہو جائینگی۔ لیکن پھر کوئی نہ کہے کہ ہم مداخلت اور تجاوز کر رہے ہیں۔
(روزنامہ دنیا، ۱۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

جاؤنگی:

پنجاب نہیں جاؤنگی، سب سے زیادہ بزنس کرنیوالی فلم، شائقین کا فلم کیلئے مسلسل محبت نچھاور کرنے کا شکریہ۔

(روزنامہ ایکسپریس، ۲۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۱)

جائیگا:

ہم نے ترقی مخالفین نے گالی کی سیاست کی، جولائی میں دودھ کا دودھ پانی پانی ہو جائیگا۔

(روزنامہ ایکسپریس، ۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

بھارتی جارحیت اور مہم جوئی کا بھرپور جواب دیا جائیگا۔ آرمی چیف

(روزنامہ جنگ، ۲۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

جانیوالے:

متبادل توانائی کے مستقبل میں لگائے جانیوالے پراجکٹس باقاعدہ مقابلے سے ایوارڈ دینگے۔

(روزنامہ جنگ، ۲۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۷)

پولیس ملازمین کے بچوں کیلئے ایک سکول بنایا جائیگا۔ (روزنامہ دنیا، ۱۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

دھوکہ:

دھوکہ دہی پر مبنی مارکیٹنگ، مسابقتی کمیشن نے تین رئیل سٹیٹ ڈوویلپرز کو جرمانہ کر دیا۔

(روزنامہ جنگ، ۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ا)

پاکستان نہیں امریکہ نے ہمیں بار بار دھوکہ دیا۔ رحمٰن ملک

(روزنامہ جنگ، ۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ا)

۳۳ارب ڈالر کے بدلے دھوکہ ملا۔ ٹرمپ اس کی حقیقت جلد بتائینگے۔

(روزنامہ ایکسپریس، ۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ا)

امریکہ بیوقوف، پاکستان سے صرف جھوٹ دھوکہ ملا۔ ٹرمپ

(روزنامہ دنیا، ۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ا)

عوام کو دھوکہ دینے والوں کی سیاست ختم ہو چکی۔ پرویز خٹک

(روزنامہ دنیا، ۱۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

امریکہ نے ہر قدم پہ پاکستان کو دھوکہ دیا۔ (روزنامہ دنیا، ۱۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

اسلام کے نام پر دھوکہ دینے والوں کی سیاست ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائے گی۔

(روزنامہ دنیا، ۲۹ جنوری ۲۰۱۸، ص ا)

دھماکہ:

فیکٹری میں دھماکہ، ۲ ملازم جاں بحق، تین زخمی (روزنامہ دنیا، ۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۹)

بلوچستان اسمبلی کے قریب خودکش دھماکہ۔ (روزنامہ ایکسپریس، ۱۰ جنوری ۲۰۱۸، ص ا)

روک دی:

ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی، عمران کیخلاف کاروائی پھر روک دی گئی۔

(روزنامہ جنگ، ۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ا)

ملکی سلامتی کیلئے پوری قوم افواج پاکستان کیساتھ کھڑی ہو۔ پاکستان کو ۲۵ ارب ڈالر کی امداد روکدی۔ وائٹ ہاؤس

(روزنامہ ایکسپریس، ۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی، عمران کیخلاف کاروائی پھر روکدی گئی۔

(روزنامہ جنگ، ۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

رہائشگاہ:

جان کو خطرہ ہے تو رہائشگاہ بدل لیں، چیف جسٹس کا شہباز شریف کے گھر کے باہر رکاوٹیں ہٹانے کا حکم۔

(روزنامہ دنیا، ۲۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

سکھائینگے:

استعفیٰ دینے والوں کو عوام سبق سکھائینگے۔ طارق فضل

(روزنامہ ایکسپریس، ۲۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

شائد:

چین کیوں عالمی قیادت کا اہل نہیں اور شاید ہو بھی نہیں سکتا۔ (روزنامہ جنگ، ۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۶)

(روزنامہ جنگ، ۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

کیلئے:

شہباز شریف کے استعفیٰ کیلئے خیبر پختونخواہ اسمبلی میں قرار داد لانے کا فیصلہ۔

(روزنامہ جنگ، یکم جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

بھارت کیخلاف مظاہرے روکنے کیلئے سرینگر میں پابندیاں عائد۔

(روزنامہ جنگ، ۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

حکومت گرانے کیلئے ۱۷ جنوری سے تحریک، طاہر القادری کا اعلان

(روزنامہ ایکسپریس، ۹ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

بنیادی پر حقوق پر عمل درآمد کیلئے اختیارات ہیں۔ (روزنامہ ایکسپریس،۱۹جنوری۲۰۱۸،ص۱)

سانحہ ۱۲ مئی کو روکنے کیلئے تمام اسٹیک ہولڈرز کو فون کئے لیکن کسی نے بات نہیں مانی۔

(روزنامہ جنگ،۴جنوری۲۰۱۸،ص۱)

ٹرانسپورٹر، ڈرائیوروں کا کرایوں میں اضافہ کیلئے احتجاجی مظاہرہ۔

(روزنامہ دنیا،۵جنوری۲۰۱۸،ص۹)

ایم آئی ۲۹ ہیلی کاپٹروں کیلئے روس، آبدوزوں کیلئے چین سے بات چیت جاری۔

(روزنامہ دنیا،۵جنوری۲۰۱۸،ص۱)

دہشت گردوں کو فنڈنگ کیلئے دینی و فلاحی تنظیموں کی مالیاتی سکریننگ کا پلان تیار۔

(روزنامہ دنیا،۱۲جنوری۲۰۱۸،ص۲)

کوٹلی یونیورسٹی کیلئے ۱۱ارب ۳۸کروڑ بڑی گرانٹ ہے۔ وائس چانسلر

نیشنل بک فاؤنڈیشن، ملازمین کی حاضری یقینی بنانے کیلئے نیا حکمنامہ جاری۔

(روزنامہ دنیا،۱۷جنوری۲۰۱۸،ص۲)

نوجوان نسل کا شعور بیدار کرنے تک مسائل حل نہیں کئے جاسکتے۔

(روزنامہ دنیا،۱۷جنوری۲۰۱۸،ص۱۱)

سپریم کورٹ کے جج یاور علی کو چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ تعینات کرنیکی سفارش۔

(روزنامہ دنیا،۱۹جنوری۲۰۱۸،ص۸)

افغان مہاجرین کی واپسی، پاکستان نے امریکہ سے اخراجات مانگ لئے۔

(روزنامہ دنیا،۲۱جنوری۲۰۱۸،ص۸)

پارٹی جس نشست پر کھڑا کرے گی، الیکشن لڑونگا۔ آصف علی ملک

(روزنامہ دنیا،۲۱جنوری۲۰۱۸،ص۱۱)

کرینگے:

انڈسٹری ضروریات پوری کرنے کیلئے ہم ہنر مند تیار کرینگے۔ ذوالفقار چیمہ

(روزنامہ جنگ، ۵ جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۷)

الیکشن میں تاخیر برداشت نہیں کرینگے۔ ن لیگ (روزنامہ جنگ، یکم جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۱)

سینٹ اور قومی اسمبلی کے ارکان امریکی صدر کے بیان کا جائزلیکر پاکستان کے موقف کو بھرپور انداز میں پیش کرینگے۔ (روزنامہ جنگ، ۴ جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۱)

الیکشن میں تاخیر برداشت نہیں کرینگے۔ ن لیگ (روزنامہ جنگ، یکم جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۱)

امداد بحالی کی درخواست نہیں کرینگے، دہشتگردی کیخلاف کارروائیاں جاری رکھیں گے۔ جنرل باجوہ

(روزنامہ جنگ، یکم جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۱)

کاروبار کیلئے رکاوٹوں کو دور کرنے کی تجاویز کا خیر مقدم کرینگے۔ پالیسیوں پر بلا تعطل عملدرآمد یقینی بنایا جائیگا۔ وزیراعظم (روزنامہ جنگ، ۱۱ جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۸)

اس سال اقتدار میں آئینگے، بڑے بڑے ڈاکوؤں کا احتساب کرینگے۔ عمران خان

(روزنامہ جنگ، ۱۱ جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۸)

پارلیمنٹ کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرینگے۔ زرداری

(روزنامہ ایکسپریس، ۲۲ جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۱)

ادارے کام نہیں کرینگے تو سپریم کورٹ مداخلت کریگی۔ عرفان قادر

(روزنامہ جنگ، ۲۲ جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۱۸)

ہر معاملے پر پاکستان کیساتھ سی پیک جیسے مشترکہ مفادات کا تحفظ کرینگے۔ چینی سفیر

(روزنامہ جنگ، ۲۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

ڈیل کرینگے نہ ڈھیل دینگے، سینٹ الیکشن وقت پر ہونگے۔ ن لیگ

(روزنامہ دنیا، ۱۰ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

میچ پاکستانی وقت کیمطابق صبح چھ بجے شروع ہو گا۔ گرین شرٹس آج سے ٹریننگ کا آغاز کرینگے۔

(روزنامہ دنیا، ۱۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۷)

اسلامی دہشتگردی کیخلاف بھارت سے سیکورٹی تعاون کرینگے۔ اسرائیل

(روزنامہ دنیا، ۱۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

نوجوانوں کو روزگار دلانے میں مدد کرینگے۔ ذوالفقار چیمہ (روزنامہ دنیا، ۱۵ جنوری ۲۰۱۸، ۱۴)

پراپرٹی ٹیکس کیخلاف عوام رابطہ ہم شروع کرینگے۔ چوہدری مجید

(روزنامہ دنیا، ۲۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۱)

فاٹا: اصلاحات عوام کی منشاء کے مطابق مکمل کرینگے۔ وزیراعظم

(روزنامہ دنیا، ۲۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

الیکشن کمیشن کو شفاف انتخابات کیلیئے مدد فراہم کرینگے۔ سپریم کورٹ

(روزنامہ دنیا، ۱۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

کرینگی:

ماہرہ خان اور مایا علی کینسر کے مریضوں کیلیئے فنڈ ریزنگ کرینگی۔

(روزنامہ دنیا، ۱۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۰)

کرونگا:

ملز غیر قانونی لگائی گئی ہیں تو اٹھانا پڑینگی۔ کسانوں کا مکمل گنا اٹھنے تک کیس کی روزانہ سماعت کرونگا۔

(روزنامہ جنگ، ۱۱ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

کریگی:

پاک فوج ورلڈ الیون ہاکی میچز کیلئے سکیورٹی فراہمی فراہم کریگی۔ آرمی چیف

(روزنامہ جنگ، ۲۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۷)

نواز شریف تاحیات نااہل ہیں یا نہیں۔ فیصلہ سپریم کورٹ کریگی۔

(روزنامہ جنگ، ۲۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

کرنیکی:

سیاسی صورتحال ملک کیلئے نقصان دہ، سینٹ الیکشن کو سبوتاژ کرنیکی کوشش ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس، ۹ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

امریکہ نے نیٹو سپلائی کیلئے گوادر بندرگاہ استعمال کرنیکی اجازت مانگ لی۔

(روزنامہ جنگ، ۲۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

پانی ذخیرہ کرنیکی کی صلاحیت صرف ۳۰ دن، نئے ڈیم بنانا ہونگے۔ سینٹ نہیں بحث

(روزنامہ جنگ، ۲۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

سپریم کورٹ کے جج یاور علی کو چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ تعینات کرنیکی سفارش۔

(روزنامہ دنیا، ۱۹ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

کرنیکا:

صفائی نظام موبائل فون کے ذریعے مانیٹر کرنیکا فیصلہ

(روزنامہ ایکسپریس،۲۵ جنوری ۲۰۱۸،ص۹)

نان فائلز کو ایف بی آر حکام کے ذریعے نوٹس وصول کرانیکا فیصلہ

(روزنامہ ایکسپریس،۲۵ جنوری ۲۰۱۸،ص۱۴)

ملک کو بدعنوانی سے پاک، لوٹی دولت برآمد کرنیکا تہیہ کر رکھا ہے۔

(روزنامہ دنیا،۱۹ جنوری ۲۰۱۸،ص۸)

کرانیکا:

صفائی نظام موبائل فون کے ذریعے مانیٹر کرنیکا فیصلہ

(روزنامہ ایکسپریس،۲۵ جنوری ۲۰۱۸،ص۹)

پارلیمنٹ کیلیئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرینگے۔ زرداری (روزنامہ ایکسپریس،۲۲ جنوری ۲۰۱۸،ص۱)

لڑونگا:

جب الیکشن لڑونگا تو اثاثے ڈکلیئر کرونگا۔ بلاول (روزنامہ ایکسپریس،۱۶ جنوری ۲۰۱۸،ص۱)

پارٹی جس نشست پر کھڑا کرے گی، الیکشن لڑونگا۔ آصف علی ملک

(روزنامہ دنیا،۲۱ جنوری ۲۰۱۸،ص۱۱)

کردونگا:

سازشیں بند کریں ورنہ ۴ سال کی پس پردہ کاروائیاں بے نقاب کردونگا۔ نواز شریف

(روزنامہ جنگ،۴ جنوری ۲۰۱۸،ص۱)

کیخلاف:

پاکستان نے دہشتگردی کیخلاف مہم میں بے پناہ قربانیاں دی ہیں۔عالمی برادری تسلیم کرے۔

(روزنامہ جنگ،۳جنوری۲۰۱۸،ص۱)

الیکشن ایکٹ کیخلاف درخواستوں کے قابل سماعت ہونیکا تحریری حکم نامہ جاری۔

(روزنامہ جنگ،۴جنوری۲۰۱۸،ص۳)

امریکانقصان اٹھائے گا،پیسے کیلئے نہیں عالمی فائدے میں دہشتگردی کیخلاف جنگ لڑی۔پاکستان

(روزنامہ جنگ،۶جنوری۲۰۱۸،ص۱)

نواز شریف کی پارٹی صدارت کیخلاف درخواستیں سماعت کیلئے منظور۔

(روزنامہ جنگ،۲جنوری۲۰۱۸،ص۱)

پاکستان نے دہشتگردی کیخلاف مہم میں بے پناہ قربانیاں دی ہیں۔عالمی برادری تسلیم کرے۔

(روزنامہ جنگ،۳جنوری۲۰۱۸،ص۱)

راؤانوارکیخلاف مقدمہ درج۔بیرون ملک فرار کوشش ناکام۔

(روزنامہ جنگ،۲۴جنوری۲۰۱۸،ص۱)

اقوام متحدہ نے پاکستان سے دہشتگردی کیخلاف اقدامات کی رپورٹ طلب کرلی۔

(روزنامہ جنگ،۱۲جنوری۲۰۱۸،ص۱)

بھارت کیخلاف مظاہرے روکنے کیلئے سرینگر میں پابندیاں عائد۔

(روزنامہ جنگ،۱۲جنوری۲۰۱۸،ص۱)

نیوزی لینڈکیخلاف ٹی ٹونئی سیریز کادوسرا میچ آج انگلینڈ میں کھیلا جائے گا۔

(روزنامہ دنیا،۲۵جنوری۲۰۱۸،ص۷)

دہشت گردی کیخلاف نیامالیاتی ایوارڈ آنے پر خیبر پختونخوا حکومت کو ۴۴ارب ملیں گے۔

(روزنامہ ایکسپریس،۱۵جنوری۲۰۱۸،ص۸)

نیب ریفرنس،نوز شریف کیخلاف ۴ گواہوں کے بیانات قلمبند

(روزنامہ دنیا،۲۵جنوری۲۰۱۸،ص۱)

دہشت گردی کیخلاف متفقہ بیانیہ" پیام پاکستان جاری۔ صدر ممنون

(روزنامہ ایکسپریس،۱۷جنوری۲۰۱۸،ص)

ہمیں متحد ہو کر امریکہ کیخلاف ردِ عمل ظاہر کرنا چاہیے۔

(روزنامہ ایکسپریس،۳جنوری۲۰۱۸،ص۱)

نواز شریف کے جلسوں کا مقصد نااہلی کیخلاف دباؤ بڑھانا ہے۔ عمران خان

(روزنامہ ایکسپریس،۲۲جنوری۲۰۱۸،ص۲)

کئے:

سانحہ ۱۲ مئی کو روکنے کیلیئے تمام اسٹیک ہولڈرز کو فون کئے لیکن کسی نے بات نہیں مانی۔

(روزنامہ جنگ،۴جنوری۲۰۱۸،ص۱)

اب لوگوں کو گھر دینگے۔ سارے وعدے پورے کئے، آئندہ باعزت روز ملیگا۔

(روزنامہ جنگ،۲۸جنوری۲۰۱۸،ص۱)

تارکین وطن کی جائیدادوں کے تحفظ کیلیئے سنجیدہ اقدامات کئے جارہے ہیں۔

(روزنامہ دنیا،۲جنوری۲۰۱۸،ص۱۱)

عوام کے ریلیف کیلیئے اقدامات کئے جارہے ہیں۔ (روزنامہ دنیا،۵جنوری۲۰۱۸،ص۳)

کسٹمز کے اینٹی سمگلنگ سکواڈ میں تبدیل کیئے گئے ملازم دوبارہ تعینات

(روزنامہ دنیا،۵ جنوری۲۰۱۸،ص۲)

نوجوان نسل کا شعور بیدار کرنے تک مسائل حل نہیں کیئے جاسکتے۔

(روزنامہ دنیا،۱۷جنوری۲۰۱۸،ص۱۱)

کیساتھ:

۲۰۱۸ غیر معمولی چیلنجز کیساتھ انتہائی اہمیت کا حامل ہے، آرمی چیف

(روزنامہ جنگ، یکم جنوری۲۰۱۸،ص۱)

ضرورت پڑنے پر قوم کیساتھ سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑے ہوں گے۔

(روزنامہ جنگ،۸ جنوری۲۰۱۸،ص۱)

پی ٹی آئی کیساتھ انتخابی اتحاد کا فیصلہ اٹل ہے۔ جے یو آئی (س)

(روزنامہ جنگ،۱۰جنوری۲۰۱۸،ص۳)

ہر معاملے پر پاکستان کیساتھ سی پیک جیسے مشترکہ مفادات کا تحفظ کرینگے۔ چینی سفیر

(روزنامہ جنگ،۲۳جنوری۲۰۱۸،ص۳)

پاکستان نائیجیریا کیساتھ مختلف شعبوں میں تعاون کیلئے تیار ہے۔

(روزنامہ جنگ،۲۷جنوری۲۰۱۸،ص۷)

زرداری تصدیق شدہ کرمنل، اس کیساتھ کھڑا نہیں سکتا۔ عمران خان

(روزنامہ جنگ،۲۸جنوری۲۰۱۸،ص۱)

ملکی سلامتی کیلئے پوری قوم افواج پاکستان کیساتھ کھڑی ہو۔ پاکستان کو ۲۵ ارب ڈالر کی امداد روک دی۔

وائٹ ہاؤس

(روزنامہ ایکسپریس، ۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

مخالفین انتخابات میں مقابلہ کریں حقیقت پتہ لگ جائیگی۔ وزیر اعظم

(روزنامہ جنگ، ۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

ترکی کیساتھ تجارتی معاہدے کا امکان نہیں۔ وزیر تجارت

(روزنامہ دنیا، ۱۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

شہروز سبزواری اپنی اہلیہ سائرہ کیساتھ فلم میں جلوہ گر ہونگے۔

(روزنامہ دنیا، ۱۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۰)

انتخابات کیساتھ احتساب بھی چاہتے ہیں۔ اس بار جھرلو الیکشن کوئی تسلیم نہیں کریگا۔

(روزنامہ دنیا، ۲۸ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

دو خواتین کیساتھ دست درازی، ٹیچر کے بھائی کا طالبعلم پر تشدد۔ (روزنامہ دنیا، ۲۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

کرنیوالے:

عوام فیصلہ کریں انہیں خدمت کرنیوالے چاہئیں یا جھوٹا نیازی اور لٹیرا زرداری

(روزنامہ جنگ، ۲۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

ان کیمرہ اجلاس، معلوت افشا کرنیوالے کو بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں پیش ہونا پڑیگا۔

(روزنامہ جنگ، ۲۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۷)

نواز شریف کو نااہل کرنے اور کرنیوالے شرمندہ ہونگے۔ (روزنامہ جنگ، ۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

قبل از وقت انتخابات کا مطالبہ کرنیوالے ملک اور جمہوریت کے خلاف شازش کر رہے ہیں

(روزنامہ جنگ، ۲۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

ان کیمرہ اجلاس، معلوت افشا کرنیوالے کو بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں پیش ہونا پڑیگا۔

(روزنامہ جنگ، ۲۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۷)

بھارت کا فضامیں ری فیولنگ کرنیوالے مزید طیاروں کے حصول پر غور۔

(روزنامہ جنگ، ۳۰ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

کرپشن کرنیوالے سیاستدانوں کے لیے سزائے موت ہونی چاہیئے۔

(روزنامہ ایکسپریس، ۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

عوام فوجی افسر بن کر فون کرنیوالے جعسازوں سے ہوشیار ہیں۔ آئی ایس پی آر

(روزنامہ ایکسپریس، ۱۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

حکومت جانیکی پیشگوئیاں کرنیوالے مایوس ہوگئے۔ طارق افضل

(روزنامہ ایکسپریس، ۲۸ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۱)

پاکستان مذہبی آزادیوں کی خلاف ورزیاں کرنیوالے ملکوں کی واچ لسٹ میں بھی شامل۔

(روزنامہ دنیا، ۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

قطر بائیکاٹ کرنیوالے عرب ملکوں سے مصالحت کرے۔ امریکہ (روزنامہ دنیا، یکم جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

خاتون پر تشدد کرنیوالے کیخلاف مقدمہ درج (روزنامہ دنیا، ۱۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۴)

جہاد صرف ریاست کا اختیار، خودکش حملے کرنے اور کرانیوالے باغی

(روزنامہ دنیا، ۱۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

قصور: مظاہرین پر فائرنگ کرنیوالے اہلکار غیر تر تیب یافتہ تھے۔

(روزنامہ دنیا، ۲۸ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

کرنیوالا:

آئین کے خلاف کام کرنیوالا غدار ہو گا۔ نواز شریف (روزنامہ جنگ،۱۸ جنوری ۲۰۱۸،ص ۱)

ایگزیٹ سکینڈل کا از خود نوٹس، پاکستان کی بدنامی کرنیوالا کوئی بھی بچ کر نہیں جائیگا۔

(روزنامہ ایکسپریس،۲۰ جنوری ۲۰۱۸،ص ۱)

ڈر کر اور سمجھوتہ کر کے فیصلے کرنیوالا جج کہلانے کے لائق نہیں۔ جسٹس

(روزنامہ دنیا،۲۸ جنوری ۲۰۱۸،ص ۸)

کرنیوالی:

بلوچستان حکومت ختم کرنیوالی نادیدہ قوتوں کا نام نہیں لے سکتا۔ یعقوب ناصر

(روزنامہ جنگ،۱۸ جنوری ۲۰۱۸،ص ۱)

استعمال شدہ کوکنگ آئل صاف کر کے دوبارہ پیک کرنیوالی فیکٹری سیل۔

(روزنامہ دنیا،۳ جنوری ۲۰۱۸،ص ۲)

کرنیوالوں:

سندھ اے ون گریڈ حاصل کرنیوالوں کیلئے پانچ کروڑ روپے مختص۔

(روزنامہ جنگ،۱۸ جنوری ۲۰۱۸،ص ۱)

عوام نے جمہوریت کیخلاف سازش کرنیوالوں کو مسترد کر دیا۔

(روزنامہ جنگ،۱۸ جنوری ۲۰۱۸،ص ۱)

جھوٹ اور الزام تراشی کی سیاست کرنیوالوں کو عوامی نمائندگی کا حق نہیں۔ شہباز شریف

(روزنامہ جنگ،۳۰ جنوری ۲۰۱۸،ص ۸)

ان کیمرہ اجلاس، معلوت افشا کرنیوالے کو بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں پیش ہونا پڑیگا۔

(روزنامہ جنگ،۲۶ جنوری ۲۰۱۸،ص۷)

جمہورت پامال نہیں ہونے دینگے۔ڈیڑلاکھ وکلا کا کمانڈر ہوں، ججوں کی بے عزتی کرنیوالوں کو پسپا کروں گا۔چیف جسٹس

(روزنامہ جنگ،۲۱ جنوری ۲۰۱۸،ص۱)

جھوٹ اور الزام تراشی کی سیاست کرنیوالوں کو عوامی نمائندگی کا حق نہیں۔شہباز شریف

(روزنامہ جنگ،۳۰ جنوری ۲۰۱۸،ص۸)

عوام دردناک واقعات پر سیاست کرنیوالوں کو معاف نہیں کریگی۔

(روزنامہ دنیا،۱۸ جنوری ۲۰۱۸،ص۱)

کرنیکی:

امریکہ نے نیٹو سپلائی کیلیئے گوادر بندرگاہ استعمال کرنیکی اجازت مانگ لی۔

(روزنامہ جنگ،۲۳ جنوری ۲۰۱۸،ص۳)

پانی ذخیرہ کرنیکی کی صلاحیت صرف ۳۰ دن، نئے ڈیم بنانا ہونگے۔سینٹ نہیں بحث

(روزنامہ جنگ،۲۳ جنوری ۲۰۱۸،ص۳)

نواز شریف کی نیب ریفرنسز یکجا کرنیکی ایک درخواست مسترد (روزنامہ دنیا،۵ جنوری ۲۰۱۸،ص۱)

کریگی:

بلوچستان اسمبلی مدت پوری کریگی، سینٹ الیکشن وقت پر ہونگے، بزنجو

(روزنامہ ایکسپریس، ۱۴ جنوری ۲۰۱۸،ص۱)

ادارے کام نہیں کرینگے تو سپریم کورٹ مداخلت کریگی۔عرفان قادر

(روزنامہ جنگ،۲۲ جنوری ۲۰۱۸،ص۱۸)

پاک فوج ورلڈ الیون ہاکی میچز کیلئے سکیورٹی فراہمی فراہم کریگی۔ آرمی چیف

(روزنامہ جنگ، ۲۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۷)

نواز شریف تاحیات نااہل ہیں یا نہیں۔ فیصلہ سپریم کورٹ کریگی۔

(روزنامہ جنگ، ۲۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

کریگا:

سی پیک ملک کی تیز تر صنعتی ترقی کیلئے طویل مدتی لائحہ عمل فراہم کریگا۔ احسن اقبال

(روزنامہ جنگ، ۱۰ جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

پاکستان انڈونیشیا سے ایل این جی اور پٹرولیم درآمد کریگا۔

(روزنامہ جنگ، ۲۸ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

کرونگی:

عمران نیازی جہاں سے الیکشن لڑینگے، مقابلہ کرونگی۔ عائشہ گلالئی

(روزنامہ ایکسپریس، یکم جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

کرینگے:

سینٹ اور قومی اسمبلی کے ارکان امریکی صدر کے بیان کا جائزلیکر پاکستان کے مؤقف کو بھرپور انداز میں پیش کرینگے۔ (روزنامہ جنگ، ۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

ادارے کام نہیں کرینگے تو ہم کرینگے پھر دائرہ اختیار سے تجاوز کا شکوہ نہ کریں۔ چیف جسٹس

(روزنامہ جنگ، ۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

ہر معاملے پر پاکستان کیساتھ سی پیک جیسے مشترکہ مفادات کا تحفظ کرینگے۔ چینی سفیر

(روزنامہ جنگ، ۲۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

زینب کا قاتل گرفتار، سزا کیلئے قانون میں ترمیم کرنا پڑی تو کرینگے۔

(روزنامہ جنگ، ۲۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

ترقی وخوشحالی کے سفر میں رخنہ ڈالنے والوں کا عوام محاسبہ کرینگے۔ شہباز شریف

(روزنامہ جنگ، ۲۹ جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

سازشوں کا مقابلہ کرینگے، عوام کے مینڈیٹ کو چرانے نہیں دیا جائیگا۔

(روزنامہ ایکسپریس، ۱۹ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

اپنے دورِ صدارت میں حقوق بلوچستان کا آغاز اور صوبے کے مالی وسائل میں اضافہ کیا، ہم بھائی بھائی ہیں ملکر مسائل حل کرینگے۔ زرداری (روزنامہ جنگ، ۲۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

فنڈز کی عدم فراہمی، بٹگرام میں کئی منی پاور پراجیکٹس بند

(روزنامہ ایکسپریس، ۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

پاک چین روابط کو مثال بنانیکی کوشش کرینگے۔ (روزنامہ ایکسپریس، ۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ۵)

تاحیات نااہلی پر سیاسی مستقبل ختم، نواز شریف پیش نہ ہوئے تو یکطرفہ فیصلہ کرینگے۔ سپریم کورٹ

(روزنامہ ایکسپریس، ۳۱ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

انڈسٹری ضروریات پوری کرنے کیلئے ہم ہنر مند تیار کرینگے۔ ذوالفقار چیمہ

(روزنامہ جنگ، ۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۷)

نواز شریف نے جو وعدے کئے پورے کرینگے۔ خواجہ آصف

(روزنامہ جنگ، ۹ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

لیکر:

سینٹ اور قومی اسمبلی کے ارکان امریکی صدر کے بیان کا جائزلیکر پاکستان کے موٴقف کو بھرپور انداز میں پیش کرینگے۔ (روزنامہ جنگ، ۴جنوری ۲۰۱۸، ص۱)

۹ جنوری کا سورج تحریک لبیک کی فتح کی نوید لیکر طلوع ہو گا۔

(روزنامہ جنگ، ۸جنوری ۲۰۱۸، ص۳)

ایگزٹ کیس پیسے لیکر بری کرنے کے اعتراف کے بعد فیصلے کی کیا اہمیت رہ گئی۔ جسٹس اطہر من اللہ

(روزنامہ جنگ، ۲۳جنوری ۲۰۱۸، ص۸)

زرداری اور عمران کا الگ الگ خطاب، استعفےلیکر رہیں گے۔ طاہر القادری

(روزنامہ دنیا، ۱۷جنوری ۲۰۱۸، ص۱)

لگانیکا:

بوٹی مافیا کی حوصلہ شکنی کیلئے امتحانی سنٹر میں کیمرے لگا نیکا فیصلہ۔

(روزنامہ دنیا، ۲۸جنوری ۲۰۱۸، ص۹)

لینگے:

شیخ رشید اور عمران بوکھلاہٹ کا شکار ہیں۔ سسٹم پر حملہ یا پھر خودکشی کر لینگے۔ رانا ثناء

(روزنامہ جنگ، ۲جنوری ۲۰۱۸، ص۱)

ڈیڈلائن ختم ۱۷ سے تحریک شروع، استعفیٰ مانگیں گے نہیں لینگے۔

(روزنامہ جنگ، ۹جنوری ۲۰۱۸، ص۸)

ملکر:

اپنے دورِ صدارت میں حقوق بلوچستان کا آغاز اور صوبے کے مالی وسائل میں اضافہ کیا، ہم بھائی بھائی ہیں ملکر مسائل حل کرینگے۔ زرداری (روزنامہ جنگ، ۲۶جنوری ۲۰۱۸، ص۱)

دھرنوں سے حالت نہیں سنور سکتی۔ آئیں ملکر سنواریں۔

(روزنامہ دنیا، ۱۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

ملیگا:

اب لوگوں کو گھر دینگے۔ سارے وعدے پورے کئے، آئندہ باعزت روز ملیگا۔

(روزنامہ جنگ، ۲۸ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

کسی کو پنجاب یونیورسٹی کا ماحول خراب نہیں کرنے دینگے۔ شہباز شریف

(روزنامہ جنگ، ۲۸ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۱)

۲۰۱۸ میں غیر معمولی چیلنجز کا ملکر مقابلہ کرینگے۔ آرمی چیف

(روزنامہ دنیا، یکم جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

ملائینگے:

پیپلز پارٹی کا مقابلہ کرنے کیلئے سیاسی لوگوں کو ملائینگے۔ پرویز مشرف

(روزنامہ جنگ، ۸ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

مارنیوالے:

بیوی کو جلا کر مارنیوالے شوہر کی درخواست ضمانت خارج (روزنامہ دنیا، ۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

لیکر:

سینٹ اور قومی اسمبلی کے ارکان امریکی صدر کے بیان کا جائزلیکر پاکستان کے مؤقف کو بھرپور انداز میں پیش کرینگے۔ (روزنامہ جنگ، ۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

۹ جنوری کا سورج تحریک لبیک کی فتح کی نوید لیکر طلوع ہو گا۔

(روزنامہ جنگ، ۸ جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

عبدالقدوس بزنجو ۵۴ میں سے ۴۱ ووٹ لیکر منتخب، ۱۴ رکنی کابینہ سمیت حلف اٹھالیا۔ اب کوئی جمہوریت ڈی ریل نہیں کرسکے گا۔ پہلا خطاب (روزنامہ جنگ، ۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

پارلیمنٹ سے منظور شدہ قانون معطل نہیں ہو سکتا۔ کیس کا جائزہ لیکر جلد فیصلہ کریں گے۔

(روزنامہ ایکسپریس، ۲۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

آنیوالے دن اہم، ہم سب کو ساتھ لیکر چلیں گے۔ (روزنامہ ایکسپریس، ۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

لگانیوالے:

چھٹی کے روز بھی کیسز کی سماعت، بھینسوں کو لگانیوالے ٹیکے ضبط کرنے کا حکم

(روزنامہ ایکسپریس، ۱۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

لئے:

سپریم کورٹ نے مشرف کا نام لئے بغیر نیب کو اسکا قانون یاد دلا دیا۔

(روزنامہ جنگ، ۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

امیدواراں کی فہرست ۱۵ فروری کو جاری کی جائیگی۔ کاغذات نامزدگی ۱۶ فروری تک واپس لئے جاسکیں گے۔ (روزنامہ جنگ، ۳۰ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

اسلام آباد (رپوٹر) نیشنل پریس کلب اسلام آباد کے سالانہ انتخابات آج ہونگے جس کے لئے پریس کلب میں چار پولنگ بوتھ بنا دیئے گئے پولنگ صبح ۱۰ بجے سے رات آٹھ بجے تک جاری رہے گی۔

(روزنامہ دنیا، ۱۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

افغان مہاجرین کی واپسی، پاکستان نے امریکہ سے اخراجات مانگ لئے۔

(روزنامہ دنیا، ۲۱ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

لانیوالوں:

تبدیلی لانیوالوں نے صوبے کو تباہی سے دوچار کر دیا۔ امیر مقام (روزنامہ جنگ، ۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

بلوچستان: تحریک عدم اعتماد لانیوالوں نے دشمنوں کا کھیل آسان کیا۔ احسن اقبال

(روزنامہ دنیا، ۱۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

لائینگے:

باہر سے پیسہ واپس لائینگے۔ عمران خان (روزنامہ جنگ، ۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

عدلیہ میں اصلاحات لائینگے۔ پھر کوئی ختیارات سے تجاوز کی بات نہ کرے۔

ہر حلقے سے ایم ایم اے امیدوار میدان میں لائینگے۔ (روزنامہ دنیا، ۲۱ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۱)

لڑینگے:

عمران نیازی جہاں سے الیکشن لڑینگے، مقابلہ کرونگی۔ عائشہ گلالئی

(روزنامہ ایکسپریس، یکم جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

لڑونگا:

سینٹ الیکشن وقت پر ہونگے، ٹکٹ ملا تو نوابشاہ سے الیکشن لڑونگا۔ زرداری

(روزنامہ ایکسپریس، ۹ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

ملکر:

افغانستان کا پاکستان کیساتھ ملکر کام کرنا ناگزیر ہے۔ اقوام متحدہ

(روزنامہ ایکسپریس، ۳۱ جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

اپنے دورِ صدارت میں حقوق بلوچستان کا آغاز اور صوبے کے مالی وسائل میں اضافہ کیا، ہم بھائی بھائی ہیں ملکر مسائل حل کرینگے۔ زرداری (روزنامہ جنگ، ۲۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

امریکی دھمکیوں کا ملکر مقابلہ کرینگے، تمام پارلیمانی جماعتیں متحد۔

(روزنامہ دنیا، ۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

سائبر کرائم روکنے کیلیئے ملکر کام کرنا ہو گا۔ (روزنامہ دنیا، ۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

ہونیکا:

الیکشن ایکٹ کیخلاف درخواستوں کے قابل سماعت ہونیکا تحریری حکم نامہ جاری۔

(روزنامہ جنگ، ۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

اقوام متحدہ نے پاکستان سے دہشتگردی کیخلاف اقدامات کی رپورٹ طلب کرلی۔

(روزنامہ جنگ، ۱۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

زبردستی غائب کئے جانے کو جرم قرار دیکر سینٹ کے مجوزہ بل کو قانون بنایا جائے۔

(روزنامہ جنگ، ۱۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

ہونیکی:

بلوچستان: ارکان کو پرائیویٹ نمبرز سے فون آرہے ہیں، تحریک عدم اعتماد سی پیک پر اثر انداز ہونیکی کی منظم کوشش، احسن اقبال (روزنامہ دنیا، ۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

ہونگے:

بلوچستان اسمبلی مدت پوری کریگی، سینٹ الیکشن وقت پر ہونگے، بزنجو

(روزنامہ ایکسپریس، ۱۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

پاکستان کو امداد بحالی کیلئے دہشتگردی کیخلاف اقدامات کرناہونگے۔ امریکہ

(روزنامہ جنگ، ۱۰جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

سازشی عناصر کے منصوبے فلاپ، الیکشن بروقت ہونگے۔

(روزنامہ جنگ، ۲۹جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

ججوں کو بے خوف وخطر ہو کر میرٹ پر فیصلے کرنے ہونگے۔ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ

(روزنامہ جنگ، ۲۹جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

پانی ذخیرہ کرنیکی کی صلاحیت صرف ۳۰دن، نئے ڈیم بناناہونگے۔ سینٹ نہیں بحث

(روزنامہ جنگ، ۲۳جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

زینب کیس ملزم کو کچھ ہوا تو ذمہ دار آئی جی پنجاب اور آئی جی جیل ہونگے۔ سپریم کورٹ

(روزنامہ جنگ، ۲۶جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

سینٹ الیکشن وقت پر ہونگے، ٹکٹ ملا تو نوابشاہ سے الیکشن لڑونگا۔ زرداری

(روزنامہ ایکسپریس، ۹جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

زرداری اور عمران ایک ہی کنٹینر پر ہونگے۔ قادری (روزنامہ ایکسپریس، ۱۷جنوری ۲۰۱۸، ص)

مشائخ کے ساتھ سڑکوں پہ نکل آئینگے، اگلے مرحلے پر دھرنے ہونگے۔ سیالوی

(روزنامہ ایکسپریس، ۲۱جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

پاکستان کو امداد بحالی کیلئے دہشتگردی کیخلاف اقدامات کرنا ہونگے۔ امریکہ

(روزنامہ جنگ، ۱۰جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

اسلام آباد (رپورٹر) نیشنل پریس کلب اسلام آباد کے سالانہ انتخابات آج ہونگے جس کے لئے پریس کلب میں چار پولنگ بوتھ بنادیے گئے پولنگ صبح ۱۰ بجے سے رات آٹھ بجے تک جاری رہے گی۔

(روزنامہ دنیا، ۱۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

سینٹ الیکشن ۳ مارچ کو ہونگے، شیڈول جاری (روزنامہ دنیا، ۳۰ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

حکمران ڈالرز سے علیحدگی اختیار کرلیں۔ امریکہ نے حملہ کیا تو ذمہ دار حکمران ہونگے۔

(روزنامہ دنیا، ۳۰ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

ہمارے رویئے، کردار اور کارگری سے لوگ مطمئن ہونگے تو ادارہ کھڑا ہوگا۔ جسٹس منصور علی شاہ

الیکشن وقت پر ہونگے۔ اناڑی کو ملک کی باگ دوڑ نہیں سونپی جاسکتی۔ احسن اقبال

(روزنامہ دنیا، ۲۸ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

ہونیوالا:

شریفوں کی کرپشن کا عالمی نیٹ ورک بے نقاب ہونیوالا ہے۔ زرداری

(روزنامہ دنیا، ۲۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

ہٹانیکی:

جاتی امراء سے رکاوٹیں ہٹانیکی درخواست، فل بنچ تشکیل

(روزنامہ ایکسپریس، ۲۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

یکرفہ:

حقانی گروپ کے دو کمانڈر ہلاک کرنیکا دعویٰ، حملے کا یکطرفہ اقدام باہمی تعاون کو متاثر کریگا۔

(روزنامہ جنگ، ۲۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

پاکستان کیخلاف امریکہ کی یکطرفہ کارروائی کا امکان کم ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس، ۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

یکطرفہ اعلانات سے امریکہ کو کچھ نہیں ملے گا۔ پاکستان

(روزنامہ ایکسپریس،۶ جنوری ۲۰۱۸،ص ۱)

تاحیات نااہلی پر سیاسی مستقبل ختم، نواز شریف پیش نہ ہوئے تو یکطرفہ فیصلہ کرینگے۔ سپریم کورٹ

(روزنامہ ایکسپریس،۳۱ جنوری ۲۰۱۸،ص ۱)

یکجا:

ریفریسز یکجا کرنے کے لیے نواز شریف کی درخواست مسترد

(روزنامہ ایکسپریس،۵ جنوری ۲۰۱۸،ص ۱)

نواز شریف کی نیب ریفرنسز یکجا کرنیکی ایک درخواست مسترد

(روزنامہ دنیا،۵ جنوری ۲۰۱۸،ص ۱)

غلط املا	درست املا	غلط املا	درست املا	غلط املا	درست املا
آئینگے	آئیں گے	انکا	ان کا	اہلخانہ	اہل خانہ
آنیوالی	آنے والی	انکے	ان کے	بڑھائینگے	بڑھائیں گے
آنیوالوں	آنے والوں	اس طرح	اس طرح	بنائینگے	بنائیں گے
اسکا	اس کا	انکو	ان کو	پڑیگی	بڑے گی
انکا	ان کا	انکی	ان کی	پڑیگا	پڑے گا
اسکے	اس کے	انہوں	انھوں	پائینگے	پائیں گے
جانیوالے	جانے والے	جانیکی	جانے کی	پڑئینگی	پڑئیں گی

جائینگی	جائیں گی	جائینگی	جائیں گی	جائیگی	جائے گی
جسکا	جس کا	جائینگے	جائیں گے	چاہیئے	چاہیے
حقدار	حق دار	درستگی	درستی	دیکر	دے کر
دونگا	دوں گا	دہشتگردی	دہشت گردی	دونگا	دوں گا
دینگے	دیں گے	دیدیے	دے دیے	دینگے	دیں گے
کردیگا	کردے گا	دیدی	دے دی	دہئے	دیے
دونگی	دوں گی	دیدیں	دے دیں	دیگی	دیں گی
جاؤنگی	جاوں گی	شائد	شاید	کردونگا	کروں گا
جائیگا	جائے گا	کیلئے	کے لیے	کیخلاف	کے خلاف
جانیوالے	جانے والے	کرینگے	کریں گے	کئے	کیے
دھوکہ	دھوکا	کرینگی	کروں گی	کیساتھ	کے ساتھ
دھماکہ	دھماکا	کرونگا	کروں گا	کرنیوالا	کرنے والا
روکدی	روک دی	کرونگی	کروں گی	کرنیوالی	کرنے والی
رہائشگاہ	رہائش گاہ	کرنیکا	کرنے کا	کرنیوالوں	کرنے والوں
سکھائینگے	سکھائیں گے	لڑونگا	لڑوں گا	کرنیکی	کرنے کی
کریگی	کرے گی	لگانیکا	لگانے کا	لیکر	لے کر
کریگا	کرے گا	لینگے	لیں گے	لگانیوالے	لگانے والے

کرونگا	کروں گا	ملکر	مل کر	لانیوالوں	لانے والوں
کرونگی	کروں گی	ملائینگے	ملائیں گے	لائینگے	لائیں گے
کرینگے	کریں گے	مارنیوالے	مارنے والے	لڑئینگے	لڑیں گے
لیکر	لے کر	لئے	لیے	لڑونگا	لڑوں گا
ہونیکا	ہونے کا	ہونیوالا	ہونے والا	ہونگے	ہوں گے
ہونیکی	ہونے کی	یکطرفہ	یک طرفہ	یکجا	یک جا

حوالہ جات

۱۔ رشید حسن خان، اردو املا، نیشنل اکادمی، انصاری مارکیٹ، دریاگنج، دہلی، مئی ۱۹۷۴ء، ص ۱۸

۲۔ ایضاً، ص ۲۲

۳۔ ایضاً، ص ۲۹

۴۔ عبد الحق۔ مولوی، قواعد اردو، انجمن ترقی اردو (ہند)، نئی دہلی، ۲۰۰۷ء، ص ۲۰

۵۔ محمد علی صدیقی، ڈاکٹر، لسانی مباحث، انیسویں صدی سے وٹ گن اسٹائش، ۱۹۹۱ء، ص ۴۰

۶۔ فوزیہ اسلم، ڈاکٹر، اردو اخبارات کا املائی مطالعہ، مشمولہ دریافت، شمارہ ۱۷، نمل یونیورسٹی اسلام آباد، جنوری تا جون ۲۰۱۷ء، ص ۳۴

۷۔ رشید حسن خان، اردو املا، نیشنل اکادمی، انصاری مارکیٹ، دریاگنج، دہلی، مئی ۱۹۷۴ء، ص ۳۷

۸۔ قاضی عبد الودود، مضمون کچھ غالب کے بارے میں، پبلشرز خدا بخش اورینٹل، پبلک لائبریری، پٹنہ، ۱۹۹۵ء، ص ۶۰

۹۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر اردو املا و قواعد، مقتدرہ قومی زبان۔ اسلام آباد، ۱۹۹۰ء، ص ۴۵

۱۰۔ رشید حسن خان، املائے غالبؔ، ادارہ یادگارِ غالبؔ، کراچی، ۲۰۰۰ء، ص ۳۱

۱۱۔ گوپی چند نارنگ، ڈاکٹر، مرتبہ، املا نامہ، مکتبہ جامع لمیٹڈ، نئی دہلی، طبع دوم، ۱۹۷۴ء، ص ۸۶، ۸۵

۱۲۔ رشید حسن خان، اردو کیسے لکھیں، صحیح املا، لبرٹی آرٹ پریس، نئی دہلی، ۱۹۷۵ء، ص ۳۱

۱۳۔ رشید حسن خان، املائے غالبؔ، ادارہ یادگارِ غالبؔ، کراچی، ۲۰۰۰ء، ص ۳۶

۱۴۔ ایضاً، ص ۴۴

۱۵۔ روزنامہ ایکسپریس، راولپنڈی، ۱۰ جنوری ۲۰۱۸ء ص ۳، ۲، ۱

۱۶۔ ایضاً، ۳۰ جنوری، ۲۰۱۸، ص، ۵، ۴، ۱

۱۷۔ روزنامہ دنیا، اسلام آباد، ۲۳ جنوری ۲۰۱۸ء ص ۴، ۲، ۱

۱۸۔ ایضاً، ۲۸ جنوری، ۲۰۱۸، ص ۱۴، ۳، ۲، ۱

۱۹۔ روزنامہ جنگ، اسلام آباد، ۲۳ جنوری ۲۰۱۸ء ص ۸، ۵، ۳، ۲

۲۰۔ ایضاً، ۲۳ جنوری، ۲۰۱۸ء، ص ۱۳، ۱۱، ۹، ۷، ۴

باب سوم:

اُردو اخبارات کا قواعدی جائزہ

الف: اردو قواعد بنیادی اصول:

کوئی بھی زبان ہو اس کے قواعد وضع ہوتے ہیں جب اس زبان کی ہیئت اور تشکیل ہو جاتی ہے اور کوئی واضح شکل و صورت سامنے آتی ہے۔

رشید حسن خان زبان قواعد، زبان کی اہمیت کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> ”کسی بھی زبان کے بنیادی اکائی کے اصول و قواعد میں زبان پہلے وضع ہوتی ہے اور قواعد بعد میں لیکن زبان سے پوری واقفیت حاصل کرنے کے لیے قواعد زبان سے آگاہی ضروری ہے۔“(۱)

لفظ اور اس کی اقسام:

لفظ:

انسان کے منہ سے بولتے وقت جو کچھ نکلتا ہے اسے لفظ کہتے ہیں۔ ایک سے زیادہ حروف کے مرکب کو لفظ کہتے ہیں۔ لفظ اور کلمہ ہم معنی ہیں۔ لفظ غیر مرکب ہوتا ہے جب کہ کلمہ مرکب بھی ہوتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ کلمہ

۲۔ مہمل

کلمہ:

وہ لفظ جس کے سننے سے کچھ معنی سمجھ میں آئیں مثلاً روٹی، پانی۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ ان الفاظ کا تعلق کھانے پینے کی اشیاء سے ہے۔ کلام دو یا دو سے زیادہ کلموں سے وجود میں آتا ہے۔ اس لیے کلمے کو کلام کا جز یا اکائی سمجھنا چاہیے۔ کلام کو مرکب تام، ترکیبِ تام، اور جملہ بھی کہتے ہیں۔

مہمل:

وہ لفظ جو بے معنی ہوں اور سننے میں ان کا کچھ مطلب سمجھ میں نہ آئے: پانی وانی، روٹی ووٹی، یہاں پانی کے ساتھ وانی اور روٹی کے ساتھ ووٹی بے معنی لفظ ہیں۔ ان الفاظ کو مہمل کہتے ہیں۔ اس کا تعلق قواعد سے نہیں ہے۔

کلمہ کی اقسام:

کلمہ کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ اسم ۲۔ فعل ۳۔ حرف

مولوی عبدالحق اور ڈاکٹر شوکت سبزواری نے "اُردو قواعد" میں کلمہ کی درج ذیل پانچ اقسام بیان کی ہیں۔

۱۔ اسم ۲۔ صفت ۳۔ فعل ۴۔ متعلق فعل ۵۔ حرف

اس حوالے سے ڈاکٹر شوکت سبزواری لکھتے ہیں کہ کلمہ کی تشریح، تقسیم، تجزیہ اور تفصیل کے بعد ہی اس کے احوال و اقسام بیان کیے جاسکتے ہیں۔ شوکت سبزواری درج ذیل نقشے کی مدد سے کلمہ کی اقسام بیان کرتے ہیں:

کلمہ

اسم صفت فعل متعلق فعل حرف

اسم

بااعتبار افراد بااعتبار معنی بااعتبار ساخت

خاص عام جنس جمع ذات صفت معنی سادہ ماخوذ مرکب

"عربی قواعد نویسیوں نے اسم، فعل، حرف، کلمہ کی صرف تین قسمیں کی ہیں۔"[۲]

ڈاکٹر شوکت سبزواری اسم خاص کی درج ذیل پانچ اقسام بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

نام:

عموماً کسی نسبت یا تعلق کے بغیر تعارف کے لیے رکھا جاتا ہے۔ جیسے: اسد، محمود، چاند، سورج۔

کنیت:

اب، ابن، ام، بنت، وغیرہ رشتہ ظاہر کرنے کرنے والے الفاظ کی ترکیب سے وجود میں آتے ہیں۔ جیسے: ابوتراب، ابنِ بطوطہ، ام کلثوم،

خطاب:

بادشاہ، امیر یا کسی جماعت اور طبقے کی طرف سے صلہ خدمت کے طور پر عطا کیا جاتا ہے۔ جیسے: قائدِ اعظم، محسن الملک، نجم الدولہ، اورنگزیب، شیر بنگال۔

لقب یا عرف:

وصف، تعلق نسبت کی بنا پر نام کی طرح شہرت پا جاتا ہے۔ جیسے: مرزا نوشہ (غالب)، کلیم الہ (حضرت موسیٰؑ)، میر کلو (میر تقی میر کے صاحبزادے)، پیار کے نام عرف کی ذیل میں آتے ہیں۔ جیسے: اچھے میاں، کلو، عبدل

تخلص: شاعر کا مختصر نام جو اصل نام کی جگہ عموماً نظم میں برتا جاتا ہے۔ جیسے: غالبؔ، ناسخؔ، انشاؔ، حالیؔ، شبلیؔ[۳]

جبکہ مولوی عبدالحق نے ان پانچ اقسام میں لقب اور عرف کی الگ الگ تعریفیں بیان کی ہیں اور رستم، حاتم، اور فرہاد وغیرہ کو بطورِ استعارا بھی ان پانچ اقسام میں شامل کیا ہے۔ اس ضمن میں لکھتے ہیں:

> ”بعض اوقات اسمِ خاص صفت اسم کی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ لیسے رستم، حاتم وغیرہ۔ مثلاً یوں کہیں کہ وہ شخص اپنے وقت کا حاتم ہے یا وہ رستم ہند ہے یا فلاں شخص قیس یا فرہاد ہے۔ یا وہ ہومر یا کالی داس ہے۔ ایسے موقعں پر رستم سے بڑا پہلوان، حاتم سے بڑا سخی، قیس و فرہاد سے بڑے عاشق، ہومر، کالیداس سے بڑے شاعر مراد ہیں۔“[۴]

اِسم:

وہ کلمہ جو کسی شخص، جگہ، چیز، مقام، تصور یا کیفیت کا نام ہو۔ جس میں زمانہ اور کام بیک وقت دونوں موجود نہ ہوں۔ تنہا زمانے کے بغیر اپنی معنی دیتا ہے۔ یہ معنی محسوس بھی ہو سکتے ہیں جیسے آگ، پانی، مٹی اور غیر محسوس بھی جیسے ڈر، خوف، شرم وغیرہ

فِعل:

فعل کے معنی کام کے ہیں۔ یا فعل جس میں کسی کام کا کرنا، ہونا یا سہنا پایا جائے۔ اس میں کام اور زمانہ دونوں موجود ہوتے ہیں۔

حَرف:

وہ کلمہ جو دوسرے کلموں کے ساتھ ملے بغیر پورے معنی نہ دے۔ یہ اسم اور فعل کو آپس میں ملاتا ہے۔ اس کے بغیر اسم اور فعل دونوں بے کار ہیں۔ اسلم نے بازار سے قلم خریدا، اس جملے میں اسلم اسم ہے، خریدا فعل ہے، نے اور سے حروف ہیں۔

معنوں کے لحاظ سے اسم کی اقسام:

معنوں کے لحاظ سے عموماً اسم کی دو اقسام بیان کی جاتی ہیں۔

ا۔ اسم معرفہ (خاص) ب۔ اسم نکرہ (عام)

نوٹ: مولوی عبد الحق اور ڈاکٹر شوکت سبزواری نے اسم کی دو قسام اسم خاص، اور اسم عام بیان کی ہیں۔

اسم معرفہ:

وہ اسم جو کسی خاص شخص، خاص جگہ، خاص چیز، خاص مقام یا خاص کیفیت کو ظاہر کرے۔

اسم مَعرِفہ کی اقسام:

اسم معرفہ کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔ اسم علم ۲۔اسم ضمیر ۳۔اسم اشارہ ۴۔اسم موصول ۵۔اسم منادی

منصف خان سحاب "نگارستان" میں اسمِ نکرہ (عام) کی درج ذیل اقسام بیان کرتے ہیں۔

اسم نکرہ:

اسم نکرہ وہ ہے جس میں کوئی خصوصیت نہ ہو اور عام جگہ، چیز یا شخص یا کیفیت کا نام ہو۔

بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی قسمیں:

بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ جامد ۲۔مشتق ۳۔مصدر

اسم جامد:

جامد کے معنی ہیں جما ہوا۔ یعنی جو حرکت نہ کر سکے۔ مثلاً پہاڑ، چاقو، سیب، میز وغیرہ

اصطلاح میں اسم جامد وہ کلمہ ہے جو نہ تو خود کسی دوسرے کلمے سے بنے اور نہ اس سے کوئی اور کلمہ بنایا جاسکے۔

مصدر:

مصدر وہ اسم ہے جو خود تو کسی سے نہ نکلا ہو لیکن اور الفاظ اس سے نکلیں جیسے کھانا، پینا، سونا، جاگنا وغیرہ۔ جو کلمہ کسی کام یا حرکت کا بیان ہو اور اس میں زمانہ نہ پایا جائے یعنی کام کا وقت متعین نہ ہو، مصدر کہلاتا ہے۔ مصدر کی علامت یہ ہے کہ اس کے آخر میں ہمیشہ "نا" پایا جاتا ہے۔ جیسے کہنا، سننا، چلنا، پھرنا، بعض اسما جن کے آخر میں "نا" آتا ہے وہ مصدر نہیں ہوتے۔ ان میں کام کا کرنا نہیں پایا جاتا۔ مثلاً پرانا، سونا، نانا، چونا، وغیرہ۔

جنس کے لحاظ سے اسم کی اقسام:

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ مذکر ۲۔ مونث

مذکر:

وہ اسم ہے جو نر کے معنوں میں لیا جائے۔ جیسے لڑکا، مرد

مونث:

وہ اسم جو مادہ کے معنوں میں بولا جائے۔ مثلاً: لڑکی، عورت

گنتی کے لحاظ سے اسم کی اقسام:

شمار اور گنتی کے لحاظ سے اسم کی دو قسمیں ہیں۔

واحد:

وہ اسم جو صرف ایک چیز کے لیے استعمال کیا جائے مثلاً کتاب، میز

جمع:

وہ اسم جو ایک سے زیادہ چیزوں کے لیے استعمال کیا جائے مثلاً کتابیں، میزیں، کرسیاں

فعل:

فعل وہ کلمہ ہے جس میں کسی کام کا "کرنا" "ہونا یا" "سہنا" زمانے کے تعلق کے ساتھ پایا جائے۔

۱۔ فعل ماضی ۲۔ فعل حال ۳۔ فعل مستقبل

فعل ماضی:

وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا ہونا گزرے ہوئے زمانے میں پایا جائے مثلاً اسلم خط لکھتا ہے۔

سرہانے میر کے آہستہ بولو

ابھی تک روتے روتے سو گیا ہے

فعل حال:

وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا ہونا موجودہ زمانہ میں پایا جائے۔

مثلاً وہ آتا ہے۔ یا

تم کو آتا ہے پیار پر غصہ

مجھ کو غصہ پر پیار آتا ہے۔

فعل مستقبل:

وہ فعل ہے جس میں فعل کا واقع ہونا آئندہ زمانے میں پایا جائے۔ مثلاً وہ آئے گا۔ یا

زندگی میری آہنگ بقا ہو جائے گی

یوں جیوں گا مجھ سے قانون فنا شرمائے گا

حرف:

حروف وہ کلمات ہیں جو نہ تو کسی کا نام ہوں اور نہ کسی مصدر سے بنے ہوں بلکہ کسی دوسرے کلمات سے مل کر معنی ظاہر کرتے ہیں۔ حروف کے بغیر اسم اور فعل دونوں بے کار رہ جاتے ہیں۔ ان دونوں کے درمیان ربط حروف پیدا کرتے ہیں۔

اردو زبان اپنی ساخت، ہیئت اور تشکیل کی بنا پر ہندوستان میں بالکل منفرد حیثیت رکھتی ہے اس لیے اردو زبان کی املا اور رسم الخط بھی انفرادی حیثیت رکھتے ہیں۔ واضح رہے کہ املا اور رسم الخط دو الگ الگ شعبے ہیں۔

اس ضمن میں ڈاکٹر گوپی چند نارنگ لکھتے ہیں:

> "بہت سی غلط فہمیاں رسم الخط کی وجہ سے پھیلائی جاتی ہیں۔ اردو رسم الخط میں ۳۷ حروف ہیں، چودہ ہکار اور معکوسی آوازوں کی طرف پہلے اشارہ کیا جاچکا ہے۔ ان کی وجہ سے اردو رسم الخط میں جو کایاپلٹ ہوئی ہے، وہ معمولی نہیں۔ یعنی اردو رسم الخط میں ایک تہائی سے بھی زیادہ حروف کا اضافہ اردو کی ہند آرائی ضرورتوں کی وجہ سے ہوا ہے۔ اردو بولتے لکھتے ہوئے ان آوازوں سے ہم بچ نہیں سکتے، لب ولہجہ، لفظوں کے بل اور سرلہروں کا اضافہ ان سے الگ ہے۔"(۵)

اِمالہ:

فیروزاللغات مرتبہ الحاج مولوی فیروز الدین نے لفظ اِمالہ کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے:

> "لفظی معنی مائل کرنا۔ اور علم صرف کی اصطلاح میں الف یا ہائے ہوّز کو ے سے بدلنا جیسے لڑکا سے لڑکے، بندہ سے بندے۔"(۶)

ہر زبان بول چال میں اپنے معیار کا تعین کرتی ہے اردو کا مزاج ہندوستان کی تمام زبانوں کے امتزاج سے تشکیل پاتا ہے بعض اوقات الفاظ کے ساتھ مہمل الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں جیسے روٹی شوٹی، پانی وانی۔ ان الفاظ میں مہمل الفاظ کے کوئی معنی نہیں لیکن یہ صرف اکثر الفاظ کے ساتھ قافیہ پیمائی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لیے جب تک جملہ مکمل نہ ہو اس طرح کے مہمل الفاظ پر غور کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ڈاکٹر سہیل بخاری نے لسانی مقالات میں اردو بول چال کے حوالے سے جملے کی وضاحت یوں کرتے ہیں:

"ہر بول کچھ آوازوں کے ملنے سے بنتا ہے۔ اس لیے کچھ لوگوں کو یہ دھوکا بھی ہوتا ہے کہ بول کی ان آوازوں اور بول کے معنی میں کوئی ملتی ہوئی بات ضرور ہوگی، پر وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ اکہری آوازوں کے کوئی معنی نہیں ہوتے معنی صرف اس گھڑی شروع ہوئے ہیں۔ جب کئی آوازوں کو جوڑ کر بول بنا دیا جاتا ہے۔"(۷)

ب: منتخب اُردو اخبارات کا قواعدی جائزہ:

منتخب اردو اخبارات میں قواعد کی اغلاط:

ن لیگ سیاسی موت مر رہی ہے، این آر او اور سازش ہو گا۔ زرداری

(روزنامہ ایکسپریس، یکم جنوری ۲۰۱۸، ص)

این آر او اور سازش ہو گا۔ سازش مؤنث استعمال ہوتی ہے، اس لیے سازش ہو گی ہونا چاہیے۔

۲۰۰۷ سو کلو ناقص گھی و مکھن بر آمد۔ ڈیری سیل (روزنامہ ایکسپریس، ۶ جنوری ۲۰۱۸، ص۹)

گھی و مکن قواعد کے اعتبار سے غلط ہے، گھی اور مکھن ہونا چاہیے، یہاں عربی فارسی کی واوٴ عاطفہ غلط ہے۔

عمران کے ہاتھ میں وزیر اعظم لکھیریں نہیں۔ شیخ آفتاب وزیر اعظم بننے کے لکیریں نہیں۔

(روزنامہ ایکسپریس، ۲۸ جنوری ۲۰۱۸، ص۱)

شادی پیشکش کر دی:

نتیجہ خدا جانے کی حذف ہے۔ شادی کی پیش کش کر دی ہے۔

(روزنامہ دنیا، ۱۲ جنوری ۲۰۱۸، ص۲)

پانی عدم فراہمی:

ڈھوک انور کے مکینوں کا واسا کے دفتر کے باہر مظاہرہ۔ (روزنامہ دنیا، ۱۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

کی حذف ہے۔ پانی کی عدم فراہمی درست جملہ ہو گا۔

ایران کے ساتھ تعلقات میں بہتری، سول و عسکری قیادت کا اہم کردار۔

(روزنامہ دنیا، ۱۹ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

انگریزی اور عربی دو مختلف زبانیں ہیں ان کے درمیان عربی فارسی کی واؤ عاطفہ غلط ہے۔ سول اور عسکری ہونا چاہیے۔

پرائمری و مڈل:

سٹینڈرڈ امتحانات کیلئے ۴۸۱ سینٹرز قائم۔ (روزنامہ دنیا، ۱۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

انگریزی االفاظ کے درمیان کی واؤ عاطفہ کا استعمال غلط ہے، پرائمری اور مڈل ہونا چاہیے۔ اسی طرح سٹینڈرڈ اور سینٹرز کے لیے اردو میں متبادل الفاظ موجود ہیں انہی کو استعمال کرنا چاہیے۔ درست جملہ یوں ہو گا۔ پرائمری اور مڈل کی سطح کے کے لیے ۴۸۱ مراکز قائم۔

طلبا اور طالبات کیلئے نئی بلڈنگز تعمیر ہونگی۔ میڈیا کے نمائندگان کیساتھ خصوصی گفتگو

(روزنامہ دنیا، ۱۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۱)

یہاں طلبا اور طالبات دونوں عربی زبان کے الفاظ ہیں ان کے درمیان اور غلط ہے۔ یہاں واؤ عاطفہ چاہیے۔ دست جملہ یوں ہو گا، طلبا و طالبات کی لیے نئی عمارات تعمیر ہوں گی۔ میڈیا کے نمائندگان کے ساتھ خصوصی گفتگو

کرپشن کی دیمک کرکٹ بورڈ کی بنیادیں چاٹنے لگی۔ (روزنامہ دنیا، ۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۷)

درست جملہ یوں ہو گا، بے ضابطگی دیمک کی طرح کرکٹ بورڈ کی بنیادیں چاٹنے لگی۔ یہاں تشبیہاتی عمل واضح ہو جاتا ہے جب کہ دوسری صورت میں مبہم ہے۔ تعقید کا نقص بھی موجود ہے۔

اسلام آباد میں شادی ایکٹ نافذ، ایک سے زائد ڈش پر پابندی

(روزنامہ دنیا، ۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۹)

ایک سے زائد ڈشز ہونا چاہیے۔ لیکن اس جملے کو سادہ اردو میں بھی لکھ سکتے ہیں۔ اسلام آباد میں شادی ایکٹ نافذ، ایک سے زائد کھانوں پر پابندی

اسلام آباد (ظفر علی سپرا) وفاقی دار لحکومت کے ماڈل و ایف جی کالجز کی جانب سے حاضری پوری نہ ہونے کے نام پر سینکڑوں طلباء کے داخلے روکے جانے کا انکشاف ہوا ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس، ۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

ماڈل و ایف جی کے درمیان واؤ عاطفہ کا استعمال غلط ہے، ماڈل اور ایف جی ہونا چاہیے کیوں کہ یہ دونوں انگریزی زبان کے الفاظ ہیں۔ نیز کالج اردو میں مستعمل ہو چکا ہے اس لیے اس کی جمع اردو قواعد کی رو سے کالجوں درست ہو گی ہو گی۔

میڈیکل کالجز کی جانچ کیلئے ۶ رکنی ٹیم تشکیل۔ (روزنامہ ایکسپریس، ۱۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

میڈیکل کالجوں کی جانچ کے لیے ۶ رکنی ٹیم تشکیل۔

ماسٹر لیول امتحانات، تمام پوزیشنز طالبات کے نام قائداعظم یونیوسٹی سے ملحقہ وفاقی دار لحکومت کے ماڈل و ایف جی کالجز میں ماسٹر ز کے ماڈل و ایف جی کالجز میں ماسٹر ز لیول کے سالانہ امتحانات برائے ۱۷-۲۰۱۶ کے نتائج کا اعلان آج کیا جائے گا۔ (روزنامہ ایکسپریس، ۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

ماڈل و ایف جی کالجز کے بجائے، ماڈل اور ایف کالجون ہونا چاہیے۔

میڈیکل کالجز، خستہ حالی، سپریم کورٹ میں پٹیشن دائر

(روزنامہ ایکسپریس، ۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

میڈکل کالجوں کی خستہ حالی

ٹی ۱۰ کی سپورٹ و تشہیر میں تاخیر کی وجہ سے فرنچائز پی سی بی سے ناراض۔

(روزنامہ ایکسپریس، ۲۱ جنوری ۲۰۱۸، ص ۴)

ٹی ۱۰ کی سپورٹ اور تشہیر میں تاخیر کی وجہ سے فرنچائز پی سی بی سے ناراض۔

سی ڈبلیو پی، سائنس و ٹیکنالوجی کے ۶ صحت، تعلیم کے ۵ منصوبے منظور۔

(روزنامہ ایکسپریس، ۱۹ جنوری ۲۰۱۸، ص ا سی

ڈبلیو پی، سائنس اور ٹیکنالوجی کے ۶ صحت، تعلیم کے ۵ منصوبے منظور

پرائمری سکولز میں سینئر اساتذہ سربراہ تعینات کرنے کا فیصلہ

(روزنامہ ایکسپریس، ۱۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

پرائمری سکولوں میں تجربہ کار اساتذہ کو سربراہ تعینات کرنے کا فیصلہ۔

ج: منتخب اردو اخبارات میں انگریزی زبان کے الفاظ کے استعمال کا جائزہ:

انگریزی الفاظ کا استعمال:

عصر حاضر میں کئی اُردو اخبارات میں انگریزی الفاظ کا بے تحاشا استعمال کیا جا رہا ہے، اور ان میں ایسے الفاظ بھی کثرت کے ساتھ موجود ہیں جن کا عام فہم اُردو متبادل موجود ہے۔ ایسے الفاظ کا استعمال اُردو زبان وادب کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے۔

چیف سینیٹر کی جگہ وزیر اعلیٰ، ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کی جگہ عالمی تجارتی تنظیم لکھا جا سکتا ہے۔ جہاں اُردو اور انگریزی دونوں الفاظ مستعمل ہوں تو وہاں اُردو الفاظ کو ترجیح دینا چاہیے۔ لیکن جلد بازی میں اس جانب کم توجہ دی جاتی ہے اور اُردو کے بہتر متبادل موجود کرنے کے باوجود انگریزی زبان کے الفاظ بلا تردد استعمال کیے جاتے ہیں۔ جب کہ اس لحاظ سے اُردو کا دامن انتہائی وسیع ہے۔

ڈاکٹر فوزیہ اسلم اپنے مضمون ”انگریزی آمیزی کا رجحان اور اردو اخبارات“ شائع شدہ تحقیقی مجلہ ”تحقیق“ میں لکھتی ہیں:

> ”انگریزی چوں کہ حکمران طبقہ کی زبان تھی اس لیے انگریزی الفاظ کا استعمال مہذب ہونے کی نشانی سمجھا جانے لگا اور آج صورت حال یہ ہے کہ پاکستان میں انگریزی کو اشراف کی تعلیم، امارت، شہری اور اعلیٰ طبقے کی تربیت اور بلند مرتبے کی ایک علامت

خیال کیا جانے لگا ہے۔ بہت سے افراد مغربی طور اطوار کی پیروی کرتے ہیں اور اپنی برتری ظاہر کرنے کے لئے انگریزی بولتے ہیں۔اس کا نتیجہ یہ ہے کہ پاکستان کے کسی بھی خطے میں جائیں یا کسی محفل میں شریک ہوں ہر جگہ ایک ہی نوعیت کے مسئلے پر بحث نظر آتی ہے کہ اردو روزمرہ میں انگریزی کے بڑھتے استعمال کا رجحان آخر کس انجام پر منتج ہو گا۔خاص طور پر نشرواشاعت کے ذرائع یعنی ریڈیو، ٹی۔وی اور اخبارات میں انگریزی الفاظ کے کثرت سے استعمال سے نے کئی سوالات اٹھائے ہیں جن کا جواب تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔"(۸)

سانحہ ۱۲ مئی کو روکنے کیلئے تمام اسٹیک ہولڈرز کو فون کئے لیکن کسی نے بات نہیں مانی۔

(روزنامہ جنگ، ۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

سانحہ ۱۲/ مئی کو روکنے کے لیے تمام فریقین کو فون کئے لیکن کسی نے بات نہیں مانی۔

دہشت گردوں کو فنڈنگ کیلئے دینی وفلاحی تنظیموں کی مالیاتی سکریننگ کا پلان تیار۔

(روزنامہ دنیا، ۱۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

دہشت گردوں کو مالی تعاون کے لیے دینی وفلاحی تنظیموں کی مالیاتی نگرانی کا منصوبہ تیار۔

کوٹلی یونیورسٹی کیلئے ۱۱ ارب ۳۸ کروڑ بڑی گرانٹ ہے۔وائس چانسلر

کوٹلی یونی ورسٹی کے لیے ۱۱ ارب ۳۸ کروڑ بڑی امداد ہے۔وائس چانسلر

پارٹی جس نشست پر کھڑا کرے گی، الیکشن لڑونگا۔ آصف علی ملک

(روزنامہ دنیا، ۲۱ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۱)

جماعت جس نشست پر کھڑا کرے گی انتخاب لڑوں گا۔ آصف علی ملک

انڈسٹری ضروریات پوری کرنے کیلئے ہم ہنر مند تیار کرینگے۔ذوالفقار چیمہ

(روزنامہ جنگ، ۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۷)

صنت کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ہم ہنر مند تیار کریں گے۔ذوالفقار چیمہ

ڈیل کرینگے نہ ڈھیل دینگے، سینٹ الیکشن وقت پر ہونگے۔ن لیگ (روزنامہ دنیا، ۱۰ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

معائدہ کریں گے نہ ڈھیل دیں گے، ایوان بالا کے انتخابات وقت پر ہوں گے۔ن لیگ

میچ پاکستانی وقت کیمطابق صبح چھ بجے شروع ہوگا۔ گرین شرٹس آج سے ٹریننگ کا آغاز کرینگے۔

(روزنامہ دنیا، ۱۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۷)

کھیل پاکستانی وقت کے مطابق صبح چھ بجے شروع ہوگا۔ پاکستانی ٹیم آج سے تربیت کا آغاز کریں گے۔

اسلامی دہشتگردی کیخلاف بھارت سے سیکورٹی تعاون کرینگے۔ اسرائیل

(روزنامہ دنیا، ۱۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

اسلامی دہشت گردی کے خلاف بھارت سے تحفظ کے لیے تعاون کریں گے۔ اسرائیل

پراپرٹی ٹیکس کیخلاف عوام رابطہ مہم شروع کرینگے۔ چوہدری مجید

(روزنامہ دنیا، ۲۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۱)

جائیداد پر محصول کے خلاف عوام رابطہ مہم شروع کریں گے۔ چوہدری مجید

ماہرہ خان اور مایا علی کینسر کے مریضوں کیلئے فنڈریزنگ کرینگی۔

(روزنامہ دنیا، ۱۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۰)

ماہرہ خان اور مایا علی کینسر کے مریضوں کے لیے مالی امداد اکٹھی کریں گے۔

پاک فوج ورلڈ الیون ہاکی میچز کیلئے سیکورٹی فراہم کریگی۔ آرمی چیف

(روزنامہ جنگ، ۲۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۷)

پاک فوج ورلڈ الیون ہاکی کھیل کے لیے تحفظ فراہم کرے گی۔ اآرمی چیف

امریکہ نے نیٹو سپلائی کیلئے گوادر بندرگاہ استعمال کرنیکی اجازت مانگ لی۔

(روزنامہ جنگ، ۲۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

امریکہ نے نیٹو ترسیل کے لیے گوادر بندرگاہ استعمال کرنے کی اجازت مانگ لی۔

سیاسی صورتحال ملک کیلئے نقصان دہ، سینٹ الیکشن کو سبوتاژ کرنیکی کوشش ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس، ۹ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

سیاسی صورتحال ملک کے لیے نقصان دہ، ایوان بالا کے انتخابات کو سبوتاژ کرنے کی کوشش ہے۔

صفائی نظام موبائل فون کے ذریعے مانیٹر کرنیکا فیصلہ (روزنامہ ایکسپریس، ۲۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۹)

صفائی کے نظام کی موبائل فون کے ذریعے نگرانی کرنے کا فیصلہ۔

نان فائلز کو ایف بی آر حکام کے ذریعے نوٹس وصول کرانیکا فیصلہ

(روزنامہ ایکسپریس، ۲۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۴)

نان فائلز کو ایف آ آر حکام کے ذریعے نوٹس وصول کرانے کا فیصلہ۔

جب الیکشن لڑونگا تو اثاثے ڈکلیئر کرونگا۔ بلاول (روزنامہ ایکسپریس، ۱۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

جب انتخابات لڑوں گا تو اثاثے ظاہر کروں گا۔ بلاول

انکوائری ہوئی تو مزید اثاثے سامنے آئینگے۔ وکلا کا جہانگیر ترین کو مشورہ۔

(روزنامہ جنگ، یکم جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

تفتیش ہوئی تو مزید اثاثے سامنے آئیں گے۔ وکلا کا جہانگیر ترین کو مشورہ۔

زرداری سرٹیفائیڈ کرمنل، نواز شریف کا سارا پیسہ واپس آئیگا جو تعلیم پر لگائیں گے۔ عمران خان

(روزنامہ ایکسپریس، ۲۸ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

زرداری مصدقہ گرائم پیشہ، نواز شریف کا سارا پیسہ واپس آئے گا جو تعلیم پر لگائیں گے۔ عمران خان

عوام کے ریلیف کیلئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ (روزنامہ دنیا، ۱۰ جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

عوام کی سہولت کے لیے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

۲۰۱۸ غیر معمولی چیلنجز کیساتھ انتہائی اہمیت کا حامل ہے، آرمی چیف

(روزنامہ جنگ، یکم جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

۲۰۱۸ء غیر معمولی اہداف کے ساتھ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ آرمی چیف

زرداری تصدیق شدہ کرمنل، اس کیساتھ کھڑا نہیں ہو سکتا۔ عمران خان

(روزنامہ جنگ، ۲۸ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

زرداری تصدیق شدہ گرائم پیشہ، اس کے ساتھ کھڑا نہیں ہو سکتا۔ عمران خان

ان کیمرہ اجلاس، معلوت افشا کرنیوالے کو بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں پیش ہونا پڑیگا۔

(روزنامہ جنگ، ۲٦ جنوری ۲۰۱۸، ص ۷)

ان کیمرہ اجلاس، معلومات افشا کرنے والے کو بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں پیش ہونا پڑے گا۔

بھارت کا فضا میں ری فیولنگ کرنیوالے مزید طیاروں کے حصول پر غور۔

(روزنامہ جنگ، ۳۰ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

بھارت کا فضا میں پٹرول کی دوبارہ ترسیل کرنے والے مزید طیاروں کے حصول پر غور۔

کرپشن کرنیوالے سیاستدانوں کے لیے سزائے موت ہونی چاہئیے۔

(روزنامہ ایکسپریس، ۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

بدعنوانی کرنے والوں کے لیے سزائے موت ہونی چاہیئے۔

پاکستان مذہبی آزادیوں کی خلاف ورزیاں کرنیوالے ملکوں کی واچ لسٹ میں بھی شامل۔

(روزنامہ دنیا، ۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

پاکستان مذہبی آزادیوں کی خلاف ورزی کرنے والے ملکوں کی نگرانی کی فہرست میں بھی شامل۔

حقانی نیٹ ورک کیخلاف کارروائی کے اثرات آنیوالے دنوں میں سامنے آئینگے۔

(روزنامہ دنیا، ۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

حقانی کے ملک میں پھیلے ہوئے کارکنوں کے خلاف کاروائی کے اثرات آنے والے دنوں میں سامنے آئیں گے۔

قطر بائیکاٹ کرنیوالے عرب ملکوں سے مصالحت کرے۔ امریکہ

(روزنامہ دنیا، یکم جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

قطر قطع تعلق کرنے والے عرب ملکوں سے مصالحت کرے۔ امریکہ

سازشوں کا مقابلہ کرینگے، عوام کے مینڈیٹ کو چرانے نہیں دیاجائیگا۔

(روزنامہ ایکسپریس، ۱۹ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

سازشوں کا مقابلہ کریں گے، عوام کے حقِ حکمرانی کو چرانے نہیں دیاجائے گا۔

فنڈز کی عدم فراہمی، بٹگرام میں کئی منی پاور پراجیکٹس بند

(روزنامہ ایکسپریس، ۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

رقوم کی عدم فراہمی، بٹگرام میں توانائی کے کئی چھوٹے منصوبے بند۔

ڈیڈلائن ختم ۱۷ سے تحریک شروع، استعفیٰ مانگیں گے نہیں لینگے۔

(روزنامہ جنگ، ۹ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

حتمی تاریخ ۱۷ سے تحریک شروع، استعفیٰ مانگیں گے نہیں لیں گے۔

عبدالقدوس بزنجو ۵۴ میں سے ۴۱ ووٹ لیکر منتخب، ۱۴ رکنی کابینہ سمیت حلف اٹھالیا۔ اب کوئی جمہوریت ڈی ریل نہیں کرسکے گا۔ پہلا خطاب

(روزنامہ جنگ، ۹ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

عبدالقدوس بزنجو ۵۴ میں سے ۴۱ ووٹ لیکر منتخب، ۱۴ رکنی کابینہ سمیت حلف اٹھالیا۔ اب کوئی جمہوریت سبوتاژ نہیں کرسکے گا۔ پہلا خطاب

بلوچستان: ارکان کو پرائیویٹ نمبرز سے فون آرہے ہیں، تحریک عدم اعتماد سی پیک پر اثرانداز ہونیکی کی منظم کوشش، احسن اقبال

(روزنامہ دنیا، یکم جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

بلوچستان: ارکان کو نجی نمبروں سے فون آرہے ہیں، تحریک عدم اعتماد سی پیک پر اثر انداز ہونے کی کی منظم کوشش، احسن اقبال

راؤانوار اور انکی ٹیم روپوش گرفتاری کیلئے چھاپے۔ (روزنامہ جنگ، ۲۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

راؤانوار اور ان کے ساتھی روپوش گرفتار کے لیے چھاپے۔

متبادل توانائی کے مستقبل میں لگائے جانیوالے پراجکٹس باقاعدہ مقابلے سے ایوارڈ دینگے۔

(روزنامہ جنگ، ۲۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۷)

متبادل توانائی کے مستقبل میں لگائے جانے والے منصوبے باقاعدہ مقابلے سے ایوارڈ دیں گے۔

بھارت غلط فہمی میں نہ رہے، ہم کسی مس ایڈونچر کا جواب دینگے

(روزنامہ ایکسپریس، ۸ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

بھارت غلط فہمی میں نہ رہے، ہم کسی بھی غیر ذمہ دارانہ حرکت کا جواب دیں گے۔

شہباز شریف سینئر رکن، انکا بھی نام وزارت عظمیٰ کیلئے زیر غور آئیگا، عوام نے نواز شریف کیخلاف الزامات مسترد کردیئے۔ (روزنامہ دنیا، ۳۰ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

شہباز شریف تجربہ کار رکن، ان کا بھی نام وزارت عظمیٰ کے لیے زیر غور آئے گا، عوام نے نواز شریف کے خلاف الزامات مسترد کردیئے۔

اسطرح کی اشتعال انگیزی کسی سٹر ٹیجک غلط فہمی کا سبب بن سکتی ہے۔ پاکستان کی وارننگ

(روزنامہ دنیا، ۱۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

اس طرح کی اشتعال انگیزی کسی تزویراتی غلط فہمی کا سبب بن سکتی ہے۔ پاکستان کی تنبیہہ۔

شہباز کا دعویٰ ٹھیک ہے کہ انکو ٹارگٹ کیا جارہا ہے۔ تجزیہ کار

(روزنامہ جنگ، ۲۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

شہباز کا دعویٰ ٹھیک ہے کہ ان کو ہدف بنایا جارہا ہے۔ تجزیہ کار

کاروبار کیلئے رکاوٹوں کو دور کرنے کی تجاویز کا خیر مقدم کرینگے۔ پالیسیوں پر بلا تعطل عملدرآمد یقینی بنایا جائیگا۔ وزیر اعظم (روزنامہ جنگ، ۱۱ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

کاروبار کے لیے رکاوٹوں کو دور کرنے کی تجاویز کا خیر مقدم کریں گے۔ پالیسیوں پر بلا تعطل عملدرآمد یقینی بنایا جائے گا۔

"ویزا آن ارائیول" بحال کرنے پر نثار اور احسن اقبال آمنے سامنے آگئے۔ بلیک واٹر پھر آسکتی ہے، ارکان قومی اسمبلی۔ میں ریکارڈ لاؤنگا۔ نثار۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا جسکا دل چاہے آجائیگا۔

(روزنامہ ایکسپریس، ۲۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

"ملک میں آمد پر ویزا" بحال کرنے پر نثار اور احسن اقبال آمنے سامنے آگئے۔ بلیک واٹر پھر آسکتی ہے، ارکان قومی اسمبلی۔ میں ریکارڈ لاؤں گا۔ نثار۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا جس کا دل چاہے آجائے گا۔

پی آئی اے کا خسارہ کم کرنے کیلئے نئے روٹس پر پروازیں شروع کی جائینگی۔

(روزنامہ جنگ، ۲۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۷)

پی آئی اے کا خسارہ کم کرنے کے لیے نئے راستے پر پروازیں شروع کی جائیں گی۔

ڈی لسٹ جماعتوں کے ارکان اسمبلی غیر فعال ہو جائینگے۔ (روزنامہ دنیا، ۱۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

فہرست سے نکالے جانے والی جماعتوں کے ارکان اسمبلی غیر فعال ہو جائیں گے۔

سازشی عناصر کے منصوبے فلاپ، الیکشن بروقت ہونگے۔

(روزنامہ جنگ، ۲۹ جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

سازشی عناصر کے منصوبے ناکام، انتخابات بروقت ہوں گے۔

ججوں کو بے خوف وخطر ہو کر میرٹ پر فیصلے کرنے ہونگے۔ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ

(روزنامہ جنگ، ۲۹ جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

ججوں کو بے خوف وخطر ہو کر حق پر فیصلے کرنے ہوں گے۔ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ

یورالوجی انسٹی ٹیوٹ اپریل تک کام شروع کردیگا۔ (روزنامہ دنیا، ۱۸ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲۹)

پنجاب نہیں جاؤنگی، سب سے زیادہ بزنس کرنیوالی فلم، شائقین کا فلم کیلئے مسلسل محبت نچھاور کرنے کا شکریہ۔ (روزنامہ ایکسپریس، ۲۴ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۱)

پنجاب نہیں جاؤں گی، سب سے زیادہ کاروبار کرنے والی فلم، شائقین کا فلم کیلئے مسلسل محبت نچھاور کرنے کا شکریہ۔

پی ٹی آئی کا ختم نبوت معاملے پر متحرک ہونیکا فیصلہ، جہانگیر ترین کو خصوصی ٹاسک دیدیا گیا۔

(روزنامہ جنگ، ۱۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ۳)

پی ٹی آئی کا ختم نبوت کے معاملے پر متحرک ہونے کا فیصلہ، جہانگیر ترین کو خصوصی کام دے دیا گیا۔

دھوکہ دہی پر مبنی مارکیٹنگ، مسابقتی کمیشن نے تین رئیل سٹیٹ ڈوویلپرز کو جرمانہ کر دیا۔

(روزنامہ جنگ، ۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

دھوکا دہی پر مبنی تجارت، مسابقتی کمیشن نے تین رئیل سٹیٹ ڈوویلپرز کو جرمانہ کر دیا۔

تمام سیاست دان اور حکمران امریکہ کو شٹ اپ کی کال دیں۔ حامد موسوی

(روزنامہ جنگ، ۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۷)

تمام سیاست دان اور حکمران امریکہ کو منہ بند رکھنے کی تمنبیہ کریں۔ حامد موسوی

بشریٰ اور خاوند فرید مانیکا شادی ارینجنڈ میرج تھی۔ (روزنامہ جنگ، ۸ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱)

بشریٰ اور خاوند فرید مانیکا کی شادی دونوں خاندانوں کی مرضی سے تھی۔

پاکستان پوسٹ تاجروں کیلئے شروع کردہ کیش آن لائن ڈیلیوری سروس ناکام۔

(روزنامہ جنگ، ۸ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

پاکستان پوسٹ تاجروں کے لیے شروع کردہ کیش آن لائن ڈیلیوری سروس ناکام۔

خادم اعلیٰ پنجاب رورل روڈ پروگرام کے فیز فور کیلئے سکیمیں طلب۔

(روزنامہ جنگ، ۸ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

خادم اعلیٰ پنجاب رورل روڈ پروگرام کے چوتھے حصے کے لیے سکیمیں طلب۔

وزیر اعلیٰ بلوچستان ان یا آؤٹ فیصلے کی گھڑی آ گئی۔ (روزنامہ جنگ،۸ جنوری ۲۰۱۸،ص ۱)

وزیر اعلیٰ بلوچستان میں اندر یا باہر فیصلے کی گھڑی آ گئی۔

ڈویژنل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی دو منصوبوں کی نظر ثانی شدہ لاگت کی منظوری۔

(روزنامہ جنگ،۱۰ جنوری ۲۰۱۸،ص ۲)

ڈویژنل ترقیاتی امور پارٹی دو منصوبوں کی نظر ثانی شدہ لاگت کی منظوری۔

عدالتی نظام کے استحکام کیلئے جوڈیشل سپورٹ پروگرام شروع کیا جائیگا۔

(روزنامہ جنگ،۲۱ جنوری ۲۰۱۸،ص ۱۱)

عدالتی نظام کے استحکام کے لیے عدالتی

دہشتگردی کیخلاف قربانیوں کے باوجود ہم سے ڈومور کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ ایاز صادق

(روزنامہ جنگ،۱۰ جنوری ۲۰۱۸،ص ۲)

دہشت گردی کے خلاف قربانیوں کے باوجود ہم سے مزید عمل درآمد کا مطالبہ کیا جارہا ہے۔ ایاز صادق

وزیر اعظم برآمد کنندگان کے ٹیکس ریفنڈ کیلئے پیکج کا اعلان کریں گے۔

(روزنامہ جنگ،۱۸ جنوری ۲۰۱۸،ص ۳)

وزیر اعظم برآمد کنندگان کے ٹیکس رقم کی دوبارہ واپسی کی منظوری کا اعلان کریں گے۔

شہباز کا دعویٰ ٹھیک ہے کہ انکو ٹارگٹ کیا جارہا ہے۔ تجزیہ کار

(روزنامہ جنگ،۲۳ جنوری ۲۰۱۸،ص ۸)

شہباز کا دعویٰ ٹھیک ہے کہ ان کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ تجزیہ کار

"کوٹ چھٹہ، عالیوالہ، ملتان (نمائندگان) وفاقی وزیر برائے توانائی (پاور ڈویژن) اویس لغاری نے کہا ہے کہ ملک بھریں بجلی کی ٹرانسمیشن اور ڈسٹری بیوشن سسٹم کی اپ گریڈیشن کا سلسلہ تیزی سے جاری ہے۔ ٹرانسفارمز کی اپ گریڈیشن، بوسیدہ تاروں کی تبدیلی کی جاری ہے تاکہ عوام کو آئندہ موسم گرما میں بجلی کی بلا تعطل فراہمی ممکن ہوسکے۔"(۹) (روزنامہ ایکسپریس، یکم جنوری ۲۰۱۸،ص ۱)

ہفتہ وار، سبزیوں، پھلوں کے ریٹس میں کمی۔ (روزنامہ ایکسپریس، یکم جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

ہفتہ وار، سبزیوں، پھلوں کے نرخوں میں کمی۔

طلبا اور طالبات کیلئے نئی بلڈنگز تعمیر ہونگی۔ میڈیا کے نمائندگان کیساتھ خصوصی گفتگو

(روزنامہ دنیا، ۱۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۱)

طلبا اور طالبات کے لیے نئی تعمیرات ہوں گی۔ میڈیا کے نمائندگان کے لیے خصوصی گفتگو۔

ایڈمنسٹریٹو آفس مینجمنٹ کے ۸۷ افراد کی ترقی۔ (روزنامہ ایکسپریس، ۳ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

انتظامی امور کے دفتر کے ۸۷ افراد کی ترقی۔

پولٹری سیکٹر کے مراعاتی پیکج کی فراہمی کیلئے کام شروع

(روزنامہ ایکسپریس، ۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۸)

مرغ بانی کے شعبے کے مراعاتی ہدف کی فراہمی کے لیے کام شروع۔

ٹرمپ نے پاکستان کی کچھ امداد روک کر انفراسٹرکچر پر لگانے کی ہدایت کر دی۔

(روزنامہ ایکسپریس، ۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

ٹرمپ نے پاکستان کی کچھ امداد روک کر بنیادی ڈھانچے پر لگانے ہدایت کر دی۔

حویلیاں: لینڈ سلائیڈنگ۔ گاڑی کی ٹکر سے دو افراد جاں بحق

(روزنامہ ایکسپریس، ۶ جنوری ۲۰۱۸، ص ۱۱)

حویلیاں: زمین کے کٹاؤ۔ گاڑی کی ٹکر سے دو افراد جاں بحق۔

بھارت سرجیکل سٹرائیک کی حمایت نہیں کرے گا۔۔ فاروق حیدر

(روزنامہ ایکسپریس، ۱۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

بھارت سریع الحرکت حملے کی حمایت نہیں کرے گا۔۔ فاروق حیدر

۲۳ جنوری شٹر ڈاؤن، پارلیمنٹ کی طرف مارچ ہو گا۔ (روزنامہ ایکسپریس، ۷ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

۲۳ جنوری تالہ بندی، پارلیمنٹ کی طرف مارچ ہو گا۔

سی پیک کیساتھ ہیلتھ کوریڈور قائم کرنے کی تجویز۔ (روزنامہ ایکسپریس،۱۶ جنوری ۲۰۱۸،ص ۱) سی پیک کے ساتھ شعبہ صحت قائم کرنے کی تجویز۔

رجسٹریشن ونرسنگ کاؤنٹر، کنسلٹنٹ ڈیسک، نیااوپی ڈی بلاک تعمیر کیاجائیگا۔

(روزنامہ ایکسپریس،۱۶ جنوری ۲۰۱۸،ص ۱)

رجسٹریشن ونرسنگ کاؤنٹر، کنسلٹنٹ ڈیسک، نیااوپی ڈی بلاک تعمیر کیاجائے گا۔

حکومت یوٹیلیٹیز سستی، ریفنڈز دے، برآمدات ۳۰ ارب لا کر دینگے۔ ٹیکسٹائل سیکٹر

(روزنامہ ایکسپریس،۲۸ جنوری ۲۰۱۸،ص)

حکومت:

سناہے کے پی پولیس بہتر ہو گئی ہے،اس کے پاس صلاحیت ہے نہ تحقیقات کا میکنزم۔ ریمارکس

(روزنامہ ایکسپریس،۳۱ جنوری ۲۰۱۸،ص ۱)

سناہے کے پی پولیس بہتر ہو گئی ہے،اس کے پاس صلاحیت ہے نہ تحقیقات کا طریقہ کار۔ ریمارکس

ختم نبوت پر کمپرومائز نہیں ہو سکتا۔ خادم رضوی (روزنامہ دنیا، یکم جنوری ۲۰۱۸،ص ۱۱)

ختم نبوت پر سمجھوتا نہیں ہو سکتا۔ خادم رضوی

چکوال، ۱۹ اے ای اوز، ۶۳۳ ایجوکیٹرز کیلئے درخواستیں طلب۔ (روزنامہ دنیا، یکم جنوری ۲۰۱۸،ص ۱۱)

چکوال، ۱۹ اے ای اوز، ۶۳۳ اساتذہ کے لیے درخواستیں طلب۔

جڑواں شہروں میں سٹاپ ٹو سٹاپ کرایہ ۱۵ روپے وصول، ڈرائیوروں اور مسافروں میں دن بھر تلخ کلامی۔ ٹیکسی ڈرائیورز بھی منہ مانگا کرایہ لیتے رہے۔ (روزنامہ دنیا، ۲ جنوری ۲۰۱۸،ص ۱)

جڑواں شہروں میں اڈے سے اڈہ کرایہ ۱۵ روپے وصول، ڈرائیوروں اور مسافروں میں دن بھر تلخ کلامی۔ ٹیکسی ڈرائیوروز بھی منہ مانگا کرایہ لیتے رہے۔

اسلام آباد کی فلاحی تنظیموں کا ون ڈش فیصلہ کا خیر مقدم غریب اور متوسط طبقے کو ریلیف ملیگا۔

(روزنامہ دنیا، ۱۹ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

اسلام آباد کی فلاحی تنظیموں کا ایک کھانہ فیصلہ کا خیر مقدم غریب اور متوسط طبقے کو ریلیف لے گا۔

فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن اسال سے مستقل سربراہ سے محروم ۴۲۳ سکولز، کالجز لاوارث،

(روزنامہ دنیا، ۱۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۹)

ایک سال سے مستقل سربراہ سے محروم ۴۲۳ سکولوں، کالجوں کو لاوارث۔

راولپنڈی: سپیشلائزڈ ڈائینٹی رائیٹ یونٹ قائم، ۵۰۰ اہلکاروں کا انتخاب شروع غیر ملکی ماہرین تربیت دینگے۔

ٹرمپ پالیسی کیخلاف حکومت کا رویہ "کنفیوزڈ"

(روزنامہ دنیا، ۱۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ۲)

راولپنڈی: انسدادِ فسادات ٹیم قائم، ۵۰۰ اہلکاروں کا انتخاب شروع غیر ملکی ماہرین تربیت دیں گے۔

ٹرمپ پالیسی کیخلاف حکومت کا رویہ "متذبذب"۔

اسٹیک ہولڈرز	فریقین	ڈیل	معائدہ
فنڈنگ	امداد	ٹریننگ	تربیت
سکریننگ	پڑتال	سیکورٹی	تحفظ
گرانٹ	معاونت	پراپرٹی	جائیداد
یونیورسٹی	جامعہ	فنڈریزنگ	چندا جمع کرنا
پارٹی	جماعت	سپلائی	ترسیل
انڈسٹری	صنعت	کرپشن	بدعنوانی

مانیٹر	نگران	چیلنجز	اہداف
ڈکلیئر	ظاہر کرنا	کرمنل	مجرم
ریلیف	آسانی	ایڈوائزری	مشاورتی
فنڈز	عطیات	واچ لسٹ	فہرستِ نگرانی
ڈی ریل	سبوتاژ کرنا	مینڈیٹ	حقِ حکمرانی
پرائیویٹ نمبر	نجی نمبر	منی پاور پراجیکٹس	توانائی کے چھوٹے منصوبے
میرٹ	استحقاق	ڈیڈلائن	حد اختتام
انکوائری	تفتیش	فلاپ	ناکام
سٹریٹجک	تزویراتی	سرٹیفائیڈ	تصدیق شدہ
ٹارگٹ	ہدف	سپیشلائزڈ	تخصیص
پراجکٹس	منصوبے	ٹیم	گروہ
ویزا آن ارائیول	آمد پر ویزا	ٹاسک	ہدف
روٹس	راستے	شٹ اپ	زبان بندی
مس ایڈونچر	ناکام مہم جوئی	کیش	نقد
بزنس	کاروبار	ڈی لسٹ	فہرست سے اخراج
مارکیٹنگ	تجارت، تشہیر	انسٹی ٹیوٹ	ادارہ
فیز فور	چوتھا مرحلہ	ان یا آوٹ	اندر یا باہر

ڈیلیوری	عمل درآمد، ترسیل	سروس	خدمت
ورکنگ	عمل درآمد	ڈویلپمنٹ	ترقی
جوڈیشل	عدالتی	پارٹی	جماعت
ڈومور	مزید عمل درآمد	سپورٹ	تعاون
ٹرانسمیشن	ترسیل	ڈسٹری بیوشن	تقسیم
رولز آف بزنس	ضابطہ کار	سسٹم	نظام
فٹنس	صحت	ریٹس	نرخ
مینجمنٹ	انتظامیہ	بلڈنگز	عمارات
بائیکاٹ	قطع تعلق	میڈیا	ذرائع ابلاغ
انفراسٹرکچر	بنیادی ڈھانچہ	ایڈمنسٹریٹو	انتظامی
سرجیکل سٹرائیک	سریع الحرکت حملہ	پولٹری سیکٹر	شعبہ مرغ بانی
ہیلتھ کوریڈور	شعبہ صحت	کنسلٹنٹ	مشیر، معاون
نرسنگ کاؤنٹر	نرسنگ استقبالیہ	لینڈ سلائیڈنگ	زمین کا کٹاو
رجسٹریشن	اندراج	شٹر ڈاؤن	تالہ بندی
سیکٹر	شعبہ	میکنزم	طریقہ کار
ریمارکس	تبصرہ	کمپرومائز	سمجھوتا
ایجوکیٹرز	معلمین	کنفیوزڈ	متذبذب

ڈرائیورز	ڈرائیوروں	ون ڈش	ایک کھانہ
ڈیلی ویجز	دیہاڑداری	اینٹی	مخالف
کالجز	کالجوں	رائیٹ	حق

حوالہ جات

۱۔ رشید حسن خان، زبان و قواعد، ترقی اردو، لاہور، نئی دہلی، اگست ۱۹۷۶ء، ص ۱۵

۲۔ شوکت سبز واری، ڈاکٹر، اُردو قواعد، مکتبہ اسلوب کراچی، ۱۹۸۲ء، ص ۱۸

۳۔ ایضاً، ص ۱۲، ۱۱

۴۔ عبد الحق۔ مولوی، قواعد اردو، انجمن ترقی اردو (ہند)، نئی دہلی، ۲۰۰۷ء، ص ۱۸

۵۔ گوپی چند نارنگ، املانامہ، مکتبہ جامع، لیمیٹڈ، نئی دہلی، ۱۹۷۴ء، ص ۸۲

۶۔ مولوی فیروزالدین، فیروزاللغات، اردو جامع (نیا ایڈیشن) فیروز سنز، لاہور، ۲۰۰۵ء، ص ۲۷

۷۔ سہیل بخاری، ڈاکٹر، اردو کاروپ، آزاد بک ڈپو، لاہور، ۱۹۷۱ء، ص ۵۷

۸۔ فوزیہ اسلم، ڈاکٹر، انگریزی آمیزی کا رجحان اور اردو اخبارات، مشمولہ تحقیقی مجلہ، تحقیق، جام شورو یونی ورسٹی، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۶ء، ص ۱۵۰

۹۔ روزنامہ ایکسپریس راولپنڈی، ۲۵ جنوری ۲۰۱۸ء ص ۶، ۵، ۴

۱۰۔ ایضاً، ۱۴ جنوری ۲۰۱۸ء ص ۵، ۳، ۱

۱۱۔ روزنامہ دنیا راولپنڈی ۱۰ جنوری ۲۰۱۸ء ص ۵، ۲، ۱

۱۲۔ ایضاً، ۱۴، جنوری ۲۰۱۸ء ص ۸، ۷، ۵، ۳، ۲

۱۳۔ روزنامہ جنگ راولپنڈی، ۲۹ جنوری ۲۰۱۸ء ص ۱۱، ۷، ۴، ۳

۱۴۔ ایضاً، ص ۱۴

باب چہارم:

اُردو اخبارات کا لسانی تقابل

الف: منتخب اُردو اخبارات کی زبان اور املا کا تقابل:

منتخب اردو اخبارات کا جب ہم مشترکہ املائی جائزہ لیتے ہیں تو واضح ہوتا ہے کہ بعض الفاظ کو جوڑ کر لکھنے کا رجحان تمام اخبارات میں عام ہے۔ جیسے کیخلاف، کیلئے، دہشتگردی، کرینگے، دینگے، لئے، کرنیکا، کیساتھ، وغیرہ۔ اگرچہ یہ رجحان نیا نہیں ہے۔ قدیم اخبارات کا اگر جائزہ لیا جائے تو عصرِ حاضر کی اردو قدیم اردو سے بہت زیادہ ترقی پذیر ہے اور اردو کی ترقی کے مزید امکانات موجود ہیں، کیونکہ اردو کے قواعد وضوابط اٹھارویں صدی کے آغاز میں مرتب ہونا شروع ہوئے اس سلسلے میں سب سے ابتدائی کام گلکریسٹ نے مرتب کرنا شروع کیا۔ گلکریسٹ نے ۱۸۰۱ء میں فورٹ ولیم کالج کی بنیاد رکھی جہاں انھوں نے اردو کے فروغ اور ترقی کے لیے میر امن جیسے نامور نابغہء روزگار ادیب بطور منشی بھرتی کیے اور ان سے قدیم فارسی اور عربی کی کتابیں اردو میں ترجمہ کروائیں لیکن فورٹ ولیم کالج کی اردو بھی قواعد وضوابط نہ ہونے کی وجہ سے زیادہ قابلِ عمل نہ تھی۔

اس ضمن میں شازیہ آفتاب اپنے مکالے میں لکھتی ہیں:

> ”فورٹ لیم کالج کے قیام کے بعد ڈاکٹر گلکرسٹ اور ان کے ساتھیوں نے اردو زبان کو سلیس، سادہ اور عام فہم بنانے پر توجہ دی۔ ڈاکٹر گلکرسٹ کے ایما پر بہت سی فارسی کتب کے ترجمے ہوئے، لغت اور اردو قواعد کی کتب مرتب ہوئیں۔ فورٹ ولیم کالج کے مؤلفین اور مترجمین نے اپنے اپنے اندازِ خاص سادہ نگاری اور مروجہ عام فہم زبان کی پیروی کی۔ اس کے سبب اردو میں پر تکلف داستان سرائی کی جگہ سادگی نے لے لی۔ فورٹ ولیم کالج کے تحت قصے کہانیوں، داستانوں کی کتب کے علاوہ زبان و قواعد پر بھی کتب لکھی گئیں لیکن سادہ نگاری اور دلچسپی کا عنصر سب میں رچابسا ہوا ہے۔ اس دور

میں حیدر بخش حیدری نے آرائش محل۔ رشک نے داستان امیر حمزہ۔ لطف نے تذکرہ گلشن ہند اور داستانوں کی کتب میں میر امن کی "باغ و بہار" وغیرہ شائع ہوئیں۔ ان کتب میں داستانِ امیر حمزہ، بتیال پچیسی، سنگھاس بتیسی، خرد افروز، طوطا کہانی، مذہبِ عشق اور باغ بہار کافی مشہور ہوئیں۔ ان کتب کے علاوہ کتاب "نقلیات ہندی" کے نام سے شائع ہوئی۔ اس میں مختصر مختصر کہانیاں، لطائف، چٹکلے اور کہیں کہیں اشعار بھی موجود ہیں۔ اس کتاب کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس کا ابتدائیہ اور اختتامیہ گلکرسٹ نے تحریر کیا۔ نقلیات کئی لوگوں نے مل کر لکھی ہے اس میں زیادہ تر حصہ میر بہادر علی حسینی کا ہے اور وہی اس کے مؤلف گردانے گئے ہیں یہ کتاب ۱۹۸۶ء میں پروفیسر وقار عظیم نے مرتب کر کے شائع کی" (۱)

۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے بعد سرسید احمد خان نے سب سے پہلے یہ محسوس کیا کہ اتنی مشکل اور پیچیدہ اردو میں اپنا پیغام عوام تک نہیں پہنچایا جاسکتا۔ سرسید احمد خان کی تحریک ایک اصلاحی تحریک تھی جس کا مقصد مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا اور اصلاحِ معاشرہ تھا۔ اس مقصد کے لیے سرسید احمد خان سے رسالہ تہذیب الاخلاق اور سوسائٹی اخبار جاری کیے۔ سرسید احمد خان کا خیال تھا کہ مسلمان انگریزی زبان سے ناواقفیت کی بنیاد پر سرکاری عہدوں پر فائز نہیں ہو سکتے تھے۔ جنگِ عظیم کی وجہ سے مسلمان ویسے بھی انگریزوں کے زیر عتاب رہتے تھے۔ چنانچہ سرسید احمد خان نے مسلمانوں کی انگریزی تربیت کرنے ساتھ ساتھ انگریزی زبان کے عام الفاظ کو بھی اپنے رسالے میں استعمال کرنا شروع کیا۔ نا صرف یہ بلکہ ان کے ایک رسالے کا نام انگریزی زبان میں تجویز کیا گیا تھا۔ سب سے پہلے انھوں نے اردو زبان کی سادگی، سلاست اور اختصار پر توجہ دی تاکہ عوام آسانی سے مفہوم سمجھ سکیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اردو زبان میں انگریزی کی دخل اندازی سے اردو زبان کو نقصان بھی اٹھانا پڑا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اردو زبان میں انگریزی کا بے دریغ استعمال ہونے لگا اردو کی اصل ہیئت اور شناخت معدوم ہونے لگی۔

ڈاکٹر گوپی چند نارنگ لکھتے ہیں:

"اردو ایک زندہ زبان ہے اور زندہ زبانوں کا شیوہ ہے کہ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں پر بھی نظر رکھتی ہیں۔ ہندوستان کے بدلے ہوئے حالات میں اردو کو یکسر نئے چیلنج کا سامنا ہے۔ اردو کی ضرورتیں، اس کی الجھنیں اور اس کے مسائل دوسری ہندوستانی زبانوں سے بڑی حد تک الگ ہیں۔ ان پر ٹھنڈے دل سے سوچنے اور غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اردو کا شمار ہندوستان کی علاقائی زبانوں میں ہوتا ہے لیکن اردو اس معنی میں علاقائی زبان ہر گز نہیں، جیسے دوسری ہندوستانی زبانیں علاقائی زبانیں ہیں، یعنی جیسے بنگالی، گجرات کی گجراتی یا پنجاب کی پنجابی ہے۔ اردو ایک ہندوستان گیر زبان ہے، اس کا زیادہ تر چلن وہاں وہاں ہے جہاں ہندی کا بھی چلن ہے، کہیں کم کہیں زیادہ، پھر یہ کہ اردو شمالی ہندوستان میں بھی ہے اور جنوبی ہندوستان میں بھی، کہیں یہ کشمیری کی رفاقت کا دم بھرتی ہے، کہیں مرہٹی اور گجراتی کے ساتھ مل کر چلتی ہے، کہیں تیلگو، ملیالم، کنڑ اور تامل کی انگلی پکڑتی ہے اور کہیں پنجابی، بنگالی، اڑیہ اور آسامی کے ساتھ ہے۔ ہندوستان کا لسانی نقشہ نہایت پیچیدہ اور گھنا ہے، اس میں زبانیں اور زبانوں سے اور بولیاں بولیوں سے پیوست نظر آتی ہیں۔"(۲)

دریائے لطافت از انشا اللہ خان انشا مترجم پنڈت برج موہن نے اردو قدیم زبان کا بخوبی جائزہ لیا ہے اور ریاست حیدر آباد دکن جسے اردو کا ابتدائی مرکز مانا جاتا ہے، پوروبی زبان اور دہلی کی کھڑی بولی، لکھنو کی زبان، عام کشمیریوں کی زبان کا بغور جائزہ لیا اور املا کے فرق کو واضح کیا۔ شمالی ہندوستان، ریاست حیدر آباد اور دکن اردو کے بڑے مراکز سمجھے جاتے ہیں۔ اردو زبان جب دکن پہنچی تو یہاں کے حکمرانوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا اور سب سے پہلا دیوان قلی قطب شاہ امیر ریاست نے مرتب کیا دکنی زبان میں اردو جب دکن پہنچی تو اسے دکنی زبان کا نام دیا گیا۔ دکن میں قلی قطب شاہ کے بعد ولی دکنی نے اردو زبان کی اصلاح کے ساتھ غزل کا دیوان مرتب کیا۔ ان کا ایک شعر دیکھیے:

؎ تجھ لب کی صفت لعلِ بدخشاں سوں کہوں گا

جادو ہیں تیرے نین غزالاں سوں کہوں گا

یہ دیوان جب دلی پہنچا تو میرؔ و سوداؔ کا زمانہ تھا۔ انھوں نے ولی کے دیوان کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور دکنی زبان کی بجائے اسے اردو زبان کا نام دیا۔ اردو میں مزید املا کی اصلاح کی، اور املا و تلفظ اصطلاح کیے اور اسے عوامی مزاج کے مطابق ڈھال کر اردو زبان میں شاعری کی۔ اردو زبان میں سوداؔ کی قصیدہ گوئی مشہور ہے جب کہ میرؔ نے غزل کو اہمیت دی۔ اردو کا دہلی میں دوسرا دور میرؔ کی وفات کے بعد غالبؔ سے شروع ہوتا ہے۔ غالبؔ نے اردو زبان میں فارسی اضافتوں سے زیادہ کام لیا۔ جس میں غالبؔ کی شاعری کو پیچیدہ اور مبہم بنا دیا مثلاً جب یہ غزل دربار میں پیش کی گئی تو ابہام کی وجہ سے غالب کا مذاق اڑایا گیا۔

؎ کاوِ کاوِ سخت جانی ہائے تنہائی نہ پوچھ

صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا

اس ضمن میں لکھتے ہیں کہ:

" ہر ملک میں قاعدہ ہے کہ اس کے صاحبِ کمال اور فصحا ایک ایسے شہر میں اکٹھے ہوتے ہیں جہاں حکومت کے ارکانِ دولت رہتے ہوں اور ہر طرف کے لوگ حصولِ معاش کے لیے آتے رہتے ہوں اس وجہ سے اس شہر کے رہنے والوں کی تحریر اور تقریر اس ملک کے اور شہروں کے باشندوں سے بہتر ہوتی ہے۔ ایران میں اصفہان مدّتوں سلاطینِ صفویہ کا دارلحکومت رہا۔ اس شہر کے رہنے والوں کی زبان اور بیان اور جگہ کے مقابلے میں سند مانی جاتی تھی اور اب بھی ہے یا جیسا استنبول جو سلطانِ روم کا دارلخلافہ ہے۔ شاہ جہاں آباد چوں کہ اکثر سلاطینِ مغلیہ کا دارالخلافہ اور جائے قیام رہا ہے اور چوں کہ فریقین کے فصیح و بلیغ اور جیّد عالم اور فنونِ لطیفہ و علومِ شریفہ کے ماہر اس خوب صورت شہر میں رہنے لگے اس لیے اس شہر کو امتیاز حاصل ہے اگرچہ لاہور،

ملتان میں اکبر آباد اور الہٰ آباد بھی ذی شوکت بادشاہوں کا مسکن رہے ہیں لیکن ان کو دہلی کے برابر نہیں کہہ سکتے کیوں کہ یہاں اُن مقاموں کے مقابلے میں بادشاہوں کا قیام زیادہ رہا ہے۔ یہاں کے خوش بیانوں نے متّفق ہو کر متعدد زبانوں سے اچھے اچھے الفاظ نکالے اور بعض عبارتوں اور الفاظ میں تصرّف کر کے اور زبانوں سے الگ الگ نئی زبان پیدا کی جس کا نام 'اردو' رکھا۔"(۳)

قدیم اردو میں انگریزی الفاظ کا استعمال سرے سے نہیں تھا انگریزی الفاظ کا زیادہ تر استعمال سرسید کی تحریک میں شروع کیا گیا۔

نیز انگریزی لفظ کا بے دریغ استعمال بھی انتشار و عدم یکسانیت کی سی صورتِ حال پیدا کر دیتا ہے جس سے کہ اجتناب اشد ضروری ہے اس ضمن میں ڈاکٹر فوزیہ اسلم نے بالکل درست تجزیہ کیا ہے۔

ڈاکٹر فوزیہ اسلم اپنے مضمون "اردو میں ذولسانیت" اور روزنامہ "دنیا" میں رقمطراز ہیں کہ:

"اردو میں انگریزی الفاظ و مرکبات دیگر زبانوں کے مقابلے میں نسبتاً زیادہ ہے۔ ان میں ایجادات، اشیا، خوراک، لباس اور تفریح سے وابستہ لاتعداد الفاظ عوام کی زبان کا حصہ بنتے جا رہے ہیں۔ عصرِ حاضر میں خاص طور پر ذرائع ابلاغ (الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا) میں انگریزی الفاظ کے کثرت سے استعمال کے رجحان نے اس امر کو تشویش ناک بنا دیا ہے اور یہ سوال عمومی طور پر اٹھایا جا رہا ہے کہ روز بروز انگریزی الفاظ روز مرہ گفتگو کا حصہ کیوں بن رہے ہیں اور اردو نشر و اشاعت کی زبان میں اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے قارئین اور ناظرین اور سامعین کو انگریزی آمیز اردو کی ترسیل کس انجام پر منتج ہو گی۔"(۴)

دنیا کی کوئی بھی ترقی یافتہ زبان اس بات کا دعویٰ نہیں کر سکتی کہ وہ دوسری زبانوں کے اثرات یا الفاظ سے یکسر خالی ہے۔ جس طرح ایک قوم یا ملک کے لیے ضروری ہے کہ وہ نہ صرف اپنے ہم سایہ ممالک یا

قوموں سے زیادہ سے زیادہ تعلقات و روابط قائم کرے بالکل اسی طرح کسی زندہ رہنے والی زبان کے لیے ضروری ہے کہ وہ نہ صرف دوسری زبانوں سے ربط و ضبط قائم کرے بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ ترقی بھی کرے۔اسی تناظر میں ھم اردو اخبارات میں استعمال ہونے والے انگریزی زبان کے الفاظ کا جائزہ لیں گے۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری کے الفاظ میں:

"اردو ایک بین الاقوامی مزاج کی زبان ہے اور اس میں صرف عربی، فارسی یا مقامی بولیوں کے الفاظ ہی نہیں بلکہ دنیا کی ہر قوم اوز زبان کے الفاظ کم و بیش شامل ہیں۔"(۵)

اگر دیکھا جائے تو ہر زبان میں مقامی یا دیسی الفاظ کے ساتھ ساتھ غیر ملکی یا بدیسی وافر ذخیرہ ملتا ہے۔زیر نظر مقالہ میں اردو اخبارات میں استعمال ہونے والے انگریزی زبان کے الفاظ کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آئی ہے کہ اردو اخبارات میں استعمال ہونے والے انگریزی زبان کے الفاظ کی تعداد میں اضافہ دن بدن اضافہ ہو رہا ہے جس کی ایک بڑی وجہ ہمارا طرز زندگی ہے کہ جس میں انگریزی زبان کا استعمال مہذب ہونے کی نشانی سمجھا جاتا ہے بہت سے افراد مغربی طور واطوار کی پیروی کرتے ہیں اور اپنی برتری ظاہر کرنے کے لیے انگریزی زبان کے الفاظ کا استعمال کرتے ہیں انگریزی الفاظ کے استعمال کے حوالے سے اگر ہم اردو اخبارات کی زبان کا جائزہ لیتے ہیں تو یہاں بھی ہمیں انگریزی الفاظ کی بھرمار نظر آتی ہے چونکہ اخبارات میں روز مرہ بول چال کی زبان کے الفاظ کا استعمال کرتے ہیں اسی طرح اخبارات اپنے کاروبار کو چلانے کے لیے بھی اشتہارات کا سہارا لیتے ہیں چونکہ یہ اشتہارات سرکاری اور نجی شعبوں سے تعلق رکھتے ہیں اور زیادہ تر انگریزی زبان میں ہوتے ہیں چونکہ ان میں استعمال ہونے والے انگریزی زبان کے الفاظ کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا ہے اخبارات اشتہارات کو شائع کر دیتے ہیں اور یہ اشتہارات بھی اردو اخبارات میں انگریزی زبان کے الفاظ میں اضافہ کا باعث بنتے ہیں۔ایک اندازے کے مطابق اردو اخبارات میں استعمال ہونے والے انگریزی زبان کے استعمال تقریبا ۱۵سے ۲۰ فیصد تک ہے اس سے کم یا زیادہ بھی ہو سکتا ہے بعض اخبارات میں اشتہارات زیادہ تعداد میں چھپتے ہیں اور بعض میں کم۔اگر ہم اردو اخبارات میں انگریزی زبان کے الفاظ کا کی

تعداد کی دیکھتے ہیں تو یہاں یہ بات اردو زبان کے لیے المیہ ہے۔ لہذا ہمیں اردو زبان کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے اردو اخبارات میں استعمال ہونے والی زبان کو بہتر بنانے کے لیے ایک بڑی کوشش کرنی چاہیے تا کہ ہم اپنی زبان کو نہ صرف وقت کے ساتھ ساتھ ترقی یافتہ بنائیں بلکہ اس کی اصل روح کو بھی قائم کریں۔

لہٰذا اس بارے میں مقتدر حلقوں کو سنجیدگی سے سوچنا ہو گا اور اس عمل کے سدِباب کے لیے کوئی مثبت اور سنجیدہ کوشش کی جانی چاہیے۔

انگریزی الفاظ کا استعمال:

ڈس ایبلڈ کرکٹ، کراچی، فیصل آباد اور ملتان کی مسلسل دوسری فتح۔

(روزنامہ جنگ، ۴ جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۷)

معزور افراد کے لیے کرکٹ، کراچی، فیصل آباد اور ملتان کی مسلسل دوسری فتح۔

وزیر اعظم برآمد کنندگان کے ٹیکس ریفنڈ کیلیے پیکج کا اعلان کریں گے۔

(روزنامہ جنگ، ۱۸ جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۳)

وزیر اعظم برآمد کنندگان کے موصولات کی دوبارہ ادائیگی کا اعلان کریں گے۔

کوٹ چھٹہ، عالیوالہ، ملتان (نمائندگان) وفاقی وزیر برائے توانائی (پاور ڈویژن) اویس لغاری نے کہا ہے کہ ملک بھریں بجلی کی ٹرانسمیشن اور ڈسٹری بیوشن سسٹم کی اپ گریڈیشن کا سلسلہ تیزی سے جاری ہے۔ ٹرانسفارمز کی اپ گریڈیشن، بوسیدہ تاروں کی تبدیلی کی جاری ہے تا کہ عوام کو آئندہ موسم گرما میں بجلی کی بلا تعطل فراہمی ممکن ہو سکے۔ (روزنامہ ایکسپریس، یکم جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۱)

کوٹ چھٹہ، عالیوالہ، ملتان (نمائندگان) وفاقی وزیر برائے توانائی (پاور ڈویژن) اویس لغاری نے کہا ہے کہ ملک بھریں بجلی کی ترسیل اور تقسیم کے نظام کی استعداد کار بڑھانے کا سلسلہ تیزی سے جاری ہے۔ ٹرانسفارمز کی استعداد کار، بوسیدہ تاروں کی تبدیلی کی جاری ہے تا کہ عوام کو آئندہ موسم گرما میں بجلی کی بلا تعطل فراہمی ممکن ہو سکے۔

اگر خبر کو اس طرح پیش کیا جاتا تو اختصار سے کام لیا جا سکتا تھا۔

(اویس لغاری نے کہا ہے کہ بجلی کے نظام ترسیل و تقسیم کار کی بہتری کا سلسلہ تیزی سے جاری ہے۔ ٹرانسفارمز کی ترقی، بوسیدہ تاروں کی تبدیلی کی جا رہی ہے۔ تا کہ عوام کو آئندہ موسم میں بجلی کی بلا تعطل فراہمی ممکن ہو سکے۔

اداروں میں بہتری کیلئے آئیڈیا ایوارڈ سکیم شروع کرنے کا فیصلہ، سرکاری لازمین سے آئیڈیاز طلب، بہترین آئیڈیا پر ایک لاکھ انعام، تعریفی سند دی جائیگی۔ (روزنامہ دنیا، ۲ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

اداروں میں بہتری کے لیے منصوبے یا تحائف سکیم شروع کرنے کا فیصلہ، سرکاری لازمین سے بہترین منصوبے طلب، بہترین مجوزہ منصوبے پر ا لاکھ انعام، تعریفی سند دی جائے گی۔

وفاقی نظامتِ تعلیم ڈیلی ویجز ملازمین کا احتجاج، گیٹوں کو تالے۔ (روزنامہ دنیا، ۹ جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۹)

وفاقی نظامتِ تعلیم روزانہ اجرت والے ملازمین کا احتجاج، صدر دروازوں کو تالے۔

ایجوکیشن منسٹری قومی تعلیمی نصاب، تعلیمی پالیسی میں ناکام (روزنامہ دنیا، 8 جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۲)

وزارت تعلیم قومی تعلیمی نصاب، تعلیمی پالیسی میں ناکام

بنگلہ دیش میں انجرڈ ہونے والے جنید کی فٹنس بہتر۔ (روزنامہ ایکسپریس، ۳ جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۷)

بنگلہ دیش میں زخمی ہونے والے جنید کی جسمانی صحت بہتر۔

چائلڈ لیبر خاتمے کے خلاف کاروائیاں۔ ۱۱۱ چالان (روزنامہ ایکسپریس، یکم جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۲)

بچوں سے مشقت کے خاتمے کے خلاف کاروائیاں۔ ۱۱۱ چالان

میٹروپولیٹن کارپوریشن تاحال رولز آف بزنس سے محروم۔ (روزنامہ ایکسپریس، یکم جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۲)

میٹروپولیٹن کارپوریشن تاحال ضابطہ کار سے محروم۔

سینٹ الیکشن ۳ مارچ کو ہونگے، شیڈول جاری (روزنامہ دنیا، ۳۰ نوری ۲۰۱۸ء، ص ۱)

ایوان بالا کے انتخابات ۳مارچ کو ہوں گے۔شیڈول جاری

شریفوں کی بد عنوانی کا عالمی نیٹ ورک بے نقاب ہونیوالا ہے۔زرداری

(روزنامہ دنیا،۲۳جنوری۲۰۱۸ء،ص۱)

شریفوں کی بد عنوانی کا عالمی مربوط نظام بے نقاب ہونے والا ہے۔زرداری

اسطرح کی اشتعال انگیزی کسی سٹرٹیجک غلط فہمی کا سبب بن سکتی ہے۔پاکستان کی وارننگ

(روزنامہ دنیا،۱۶جنوری۲۰۱۸ء،ص۱)

اس طرح کی اشتعال انگیزی کسی تزویراتی غلط فہمی کا سبب بن سکتی ہے۔پاکستان کی دھمکی

ڈس ایبلڈ	معذور افراد	ڈی لسٹ	فہرست سے نکالنا
گیٹوں	دروازے	سینٹ	ایوان بالا
سٹرٹیجک	تزویراتی	ایجوکیشن منسٹری	وزارتِ تعلیم
چائلڈ لیبر (مزدور بچے)	بچوں سے مشقت	آئیڈیا	منصوبہ،خیال
شیڈول	ترتیب	انجرڈ	زخمی
نیٹ ورک	مربوط نظام	وارننگ	تنبیہ
الیکشن	انتخاب	ڈیلی ویجز	دیہاڑ داری / روزانہ اجرت والے

ذیل میں کچھ انگریزی الفاظ درج کیے جاتے ہیں۔ جن کے اُردو متبادل قابلِ فہم اور سادہ الفاظ میں موجود ہیں۔

ایکشن	Action	کاروائی
اسسٹنٹ	Assistant	مددگار
آڈیٹر	Audiotr	محاسب
ایوارڈ	Award	عطیہ،انعام
بجٹ	Budget	میزانیہ
کیبنٹ	Cabnet	کابینہ
کیش	Cash	نقد
کلاس	Class	درجہ،جماعت
کرپشن	Curuption	بدعنوانی،رشوت خوری
کورٹ	Court	عدالت
ڈیمانڈ	Demand	مطالبہ
ڈیوٹی	Duty	فرض،کام
ڈسپلن	Discipline	نظم وضبط
انکوائری	Enquiry	جانچ، تحقیق
فنڈ	Fund	سرمایہ،رقم
انڈیکس	Index	اشاریہ
آفس	Office	دفتر
سلیکشن	Selection	انتخاب

یونیورسٹی	University	جامعہ
شارٹ ہینڈ	Shorthand	مختصر نویسی
انفارمیشن	Information	اطلاع (۵)

انگریزی کے چند ایسے الفاظ جن کے اُردو متبادل موجود نہیں ہیں۔ اس لیے انھیں استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ ایسے الفاظ اُردو میں مقبول ہو چکے ہیں۔ جیسے ٹکٹ، چیلنج، ایجنڈا، اپیل، رپورٹ، چالان، کمیٹی، الاؤنس، رجسٹر، فائل، پوسٹر، اور اکادمی وغیرہ۔ بعض انگریزی الفاظ اب اُردو کے الفاظ بن چکے ہیں لہٰذا ان کی جمع بھی اُردو قاعدے کے مطابق بنائی جائے گی۔ مثلاً اسکول کی جمع اسکولوں، یونی ورسٹی کی جمع یونی ورسٹیوں، پروگرام کی جمع پروگراموں، کالج کی جمع کالجوں، چیلنج کی جمع چیلنجوں، درست ہوگی۔ انگریزی قاعدے کے مطابق الفاظ کی جمع اسکولز، یونی ورسٹیز، کالجز، پروگرامز، چیلنجز، وغیرہ اُردو میں درست نہ ہو گی۔

ب: منتخب اُردو اخبارات میں لسانی اشتراکات واختلافات:

لسانی اشتراکات واختلافات:

صحافت ایک ایسا فن ہے جس کے لیے عمل پیہم اور مسلسل شک کی ضرورت ہے۔ آج کے صحافی کا ایک واضح مطمع نظر ہے اس کے قلم پر اب پابندی نہیں ہے۔ آزادی کے معنی میں اب وسعت پیدا ہو گئی ہے۔ زندگی بسر کرنے کے تمام طریقوں میں بے حد سہولتیں اور آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ ذرائع نقل و حمل تیز سے تیز تر ہوتے جا رہے ہیں۔ اخبارات کی اشاعت کی وجہ سے زبان قلم کی جنبش زیادہ سے زیادہ لوگوں تک جلد سے جلد پہنچ رہے ہیں۔ آج کے انسان کا دل و دماغ اتنا مفلوج اور ہیبت زدہ نہیں جتنا بیشتر تھا۔ بہت سے اخبارات اپنی قوتوں کا جائزہ لیتے ہیں اور اپنی ترقی اور اصلاح کے منصوبے باندھتے ہیں۔ کامیاب اخبار نویس وقت کے بدلتے ہوئے دھاروں کا ساتھ دے کر اپنی تلاش و جستجو سے بند جھیلوں کو دوسری زرخیز

وادیوں اور میدانوں میں رواں کر دیتا ہے۔ اخبارات وہ تمام معلومات اکٹھا کرتے اور لوگوں کو اُن سے باخبر کرتے ہیں تاکہ ہر قاری ہر عمل میں رفعت کی تمنا کرے اسی طرح صحافت کو ایک معیاری اور ترقی پذیر فن کا درجہ بھی دیا جاتا ہے۔

اسی طرح الفاظ خیالات کی پوشاک اور آواز کے مادی پیکر ہیں۔ وہ مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ پُر شکوہ، یاسیت، نرم و نازک، درد انگیز اور مسرت افزا۔ غرض کہ خیالات کے ادا کرنے میں الفاظ کا بڑا دخل ہے۔ صحافت کا ہنر الفاظ پر منحصر ہے۔ عملی صحافت میں واقعات کے ساتھ الفاظ کی جستجو بھی اپنا ایک خصوصی مقام رکھتی ہے۔ اچھی تحریر کی صحیح شناخت اس کی تخلیقی زبان سے ہوتی ہے۔ لیکن اگر ہم آج کے قاری کا اخبارات کو کم پڑھنے یا دلچسپی نہ لینے کی بات کرتے ہیں تو اس کا بہت زیادہ الزام اخبارات کی کارکردگی کی بجائے آج کے اس دور میں دیگر برقی ذریعے بھی ہیں مثلاً ٹی۔ وی، ریڈیو، سوشل میڈیا وغیرہ، جس نے قاری کی توجہ کو ایک سے زیادہ چیزوں میں بانٹ دیا ہے۔ ان آلات نے قاری کو ایک سے زیادہ سہولتوں کے میسر آنے سے اس کی توجہ پڑھنے لکھنے سے ہٹا کر کئی اور راستوں پر گامزن کر دی ہے۔

جہاں تک بات ان تین روزناموں روزنامہ جنگ، روزنامہ ایکسپریس اور روزنامہ دنیا کی بہتری کا ہے اس لیے جب تک ان کی املا اور الفاظ کو بہتر بنانے کے لیے کوششیں نہ کی گئیں یہ پریشانی لاحق ہوتی رہیں گی۔ ان میں مشکل الفاظ سے زیادہ املائی اغلاط اور ذومعنی الفاظ کی بھرمار ہے۔ اسی طرح سے جب ہم روزنامہ دنیا کو پڑھتے ہیں تو وہ ان باقی دونوں اخبارات کی نسبت زیادہ سادہ اور سلیس زبان کا استعمال کرتا ہے۔ اس میں املا کی غلطیاں بھی کم ہیں اور نسبتاً جوڑ کر لکھے جانے والے الفاظ کی تعداد بھی کم ہے جبکہ روزنامہ ایکسپریس اور روزنامہ جنگ میں الفاظ کو جوڑ کر لکھنے اور انگریزی الفاظ کے استعمال کی بھرمار ہے جس سے عام قاری کو ان الفاظ کو پڑھنے اور سمجھنے میں دقعت پیش آتی ہے۔ اگر ہم تینوں روزناموں میں استعمال کی جانے والی زبان، الفاظ اور املا کا جائزہ لیں تو تینوں روزناموں میں الفاظ اور املا کی اغلاط پائی جاتی ہیں نیز انگریزی زبان کے الفاظ کا استعمال بھی اچھا خاصا کیا جاتا ہے جو کہ اردو زبان کے لیے اچھا عمل ظاہر نہیں کرتیں۔ اگر ہم اردو زبان کی

بات کرتے ہیں تو شروع کے اردو اخبارات اور اُن کی زبان کی وجہ سے ہی قاری زیادہ دلچسپی سے پڑھتا اور محضوظ ہوتا تھا لیکن بدلتے وقت کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا میں ہونے والی تبدیلیوں اور انگریزی الفاظ کے استعمال نے کم پڑھے لکھے اور سنجیدہ زبان کو پڑھنے والوں کی دلچسپی کو بہت حد تک کم کر دیا ہے جس کا نقصان آج کے اخبارات کو پڑھنے والوں کی تعداد میں انتہائی کمی کا سامنا ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زبان کی سادگی اور عام فہم ہونے سے قاری کو الفاظ پڑھنے اور سمجھنے میں کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑتا اور وہ اخبارات سے حالات حاضرہ کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ سلیس الفاظ سے بھی لطف اندوز ہوتا ہے۔ یہ ایک بہتر عمل ہے۔

لسانی تقابل:

دیگر اخبارات کی نسبت روزنامہ دنیا کی زبان کہیں کہیں زیادہ پر تکلف اور مرصع ہیں۔ تشبیہات اور استعارات خوب رنگ جماتے نظر آتے ہیں۔ تشبیہات کے ضمن میں ان جملوں میں سیاست دانوں کے ادبی ذوق کا بھی پتا چلتا ہے۔

تشبیہ:

دو اشیا کو کسی خاص صفت کی وجہ سے مشابہ قرار دینا بشرطیکہ مشبہ بہ میں وہ صفت مسلمہ طور پر زیادہ بہتر صورت میں موجود ہو، تشبیہ کہلاتا ہے۔ ان سب چیزوں کا تعلق علم بیان سے ہے۔ ایک معنی کو کئی ایک طریقوں سے ادا کیا جا سکتا ہے جس کی بدولت معنی کا ابلاغ زیادہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ کسی بات کو متعدد طریقوں سے بیان کرنا علم البیان ہے۔ علمِ بیان کو علمِ کتابت کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ اس علم کے ذریعے سے کلام میں حسن آفرینی اور دل کشی پیدا کی جا سکتی ہے جو اسلوب میں ندرت پیدا کرنے کا سبب ہے۔ علمِ بیان شاعری میں اثر آفرینی، حسن اور بلاغت پیدا کرنے کے لیے انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔

مولوی نجم الغنی صاحب بحر الفصاحت علم البیان کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"یہ ایسے قاعدوں کا نام ہے کہ اگر کوئی ان کو جانے یا یاد رکھے تو ایک معنی کو کئی طریقوں سے عبارت مختلفہ میں ادا کر سکتا ہے۔ جن میں سے بعض طریق کی دلالت معنی پر بعض طریق سے زیادہ سے زیادہ واضح ہوتی ہے۔" (۶)

ان قاعدوں کے ذریعے الفاظ کو اپنے لغوی معنی کی بجائے مجازی معنی میں استعمال کیا جاتا ہے یعنی علم بیان در حقیقت مجاز کی بنیاد پر قائم ہے۔ یہ مجازی معنی چار صورتوں سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ یعنی

۱۔ تشبیہ ۲۔ استعارہ ۳۔ مجازِ مرسل ۴۔ کنایہ

کسی لفظ کے حقیقی اور مجازی معنوں میں کوئی نہ کوئی تعلق یا علاقہ ضرور ہوتا ہے۔ اگر حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق پایا جائے تو اسے "استعارہ" کہتے ہیں اور اگر ان کے درمیان تشبیہ کے علاوہ کوئی اور تعلق پایا جائے تو اسے "مجازِ مرسل" کہتے ہیں۔ جب کہ "کنایہ" میں مجازی معنی کے ساتھ ساتھ حقیقی معنی بھی مراد لیے جا سکتے ہیں۔ دنیا نیوز نے خوبصورت استعارات اور تشبیہات استعمال کر کے زبان کی چاشنی اور مرصع نگاری سے مزّین کیا ہے۔ روزنامہ ایکسپریس اور روزنامہ جنگ نے سادہ اور سلیس زبان استعمال کی۔ ان تشبیہات و استعارات سے کہیں کہیں سیاست دانوں کے ادبی ذوق کا بھی پتہ چلتا ہے۔

تشبیہات:

کرپشن کی دیمک کرکٹ بورڈ بنیادیں چاٹنے لگی۔ (روزنامہ دنیا، ۶ جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۷)

قواعد کے اعتبار سے درست جملہ یوں ہو گا: کرپشن دیمک کی طرح کرکٹ بورڈ کی بنیادیں چاٹنے لگی۔ جملے میں بدعنوانی کو دیمک سے تشبیہ دی گئی ہے۔

سی پیک دشمن کو کانٹے کی طرح کھٹک رہا ہے، شہباز شریف (۷)

(روزنامہ دنیا، ۲ جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۸)

دشمن کی نظر میں سی پیک منصوبے کو کانٹے سے تشبیہ دی گئی ہے۔

"قوم کسی این آر او کو نہیں مانے گی، نواز شہباز میر جعفر و میر صادق ہیں۔ عمران"(۸)

(روزنامہ ایکسپریس، ۶ جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۱)

جملے میں نواز شہباز کو غداری کی وجہ سے میر جعفر و میر صادق سے تشبیہ دی ہے۔

اسی طرح استعارات میں بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ زبان و بیان کی چاشنی کس طرح حظ اندوزی کا سبب بنتی ہے۔

استعارات:

سینٹ اور عام انتخابات پر گرد کے بادل گہرے ہو رہے ہیں۔ سراج الحق

(روزنامہ دنیا، ۸ جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۸)

یہاں معدوم ہونے اور دھندلاہٹ کو گرد کے بادل سے مستعار لیا گیا ہے۔ یعنی انتخابات کا امکان کم ہے۔

ہاکی کے عالمی ستارے آج کراچی میں جگمگائیں گے۔ (روزنامہ دنیا، ۱۹ جنوری ۲۰۱۸، ص ۷)

عالمی ستارے ہاکی کے عالمی کھلاڑیوں کے لیے استعارہ کیا گیا ہے

موجودہ حالات میں استعفوں کا آپشن بے وقت کی راگنی ہے۔ (روزنامہ دنیا، ۲۵ جنوری ۲۰۱۸، ص ۸)

بے وقت کی راگنی سے مراد قبل از وقت

کیویز نے پاکستان کیخلاف آخری ٹی ۲۰ کیلئے مہرے بدل لئے۔ (روزنامہ دنیا، ۲۷ جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۷)

املائی اغلاط سے قطع نظر مہرے بدلنے سے مراد کھلاڑیوں کی تبدیلی ہے۔

پاکستان بدلے کی آگ سے کیویز کا نشیمن جلانے کیلئے پر عزم۔ (روزنامہ دنیا، ۲۲ جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۷)

شکست کو نشیمن جلانے سے استعارا کیا گیا ہے۔

پہلے ہی راؤنڈ میں کئی بڑے امریکی ستون زمین بوس۔ (روزنامہ دنیا،۱۶ جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۷)

بڑے کھلاڑیوں کو بڑے امریکی ستون سے استعارا کیا گیا ہے۔

پریکٹس میچ آج: پاکستانی ٹیم ہتھیاروں کی جانچ کیلئے تیار۔ (روزنامہ دنیا،۳ جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۷)

پاکستانی ٹیم کے کھلاڑیوں کو ہتھیاروں سے استعارا کیا گیا ہے۔

مختصر معرکوں کیلئے تازہ سپاہی قومی لشکر میں شامل۔ (روزنامہ دنیا،۱۱ جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۷)

ٹیم میں نئے کھلاڑیوں کی شمولیت کو قومی لشکر میں تازہ سپاہی سے استعارا کیا گیا ہے۔

برسبین کپ: ٹینس کے "بڑے پتے" معمولی جھونکے سے جھڑ گئے۔

(روزنامہ دنیا، یکم جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۷)

بڑے کھلاڑیوں کو بڑے بڑے پتوں سے استعارا کیا گیا ہے۔

کیویز کے آسمان میں شاہینوں کی تربیتی پروازوں کا آغاز۔ (روزنامہ دنیا، یکم جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۷)

کھلاڑیوں کے تربیتی دورے کو شاہینوں کی تربیتی پراز سے استعارا کیا گیا ہے۔

پی ٹی آئی نے سردار گروپ کی مزید وکٹیں گرادیں۔ (روزنامہ دنیا، یکم جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۱۱)

سیاسی افراد کی پارٹی میں شمولیت کو وکٹیں گرانے سے استعارا کیا گیا ہے۔

کیویز نے پاکستان کیخلاف آخری ٹی ٹونٹی کیلئے مہرے بدل لئے (روزنامہ دنیا،۲۷ جنوری ۲۰۱۹ء، ص ۷)

بڑے کھلاڑیوں کی تبدیلی کو مہرے بدلنے سے استعارا کیا گیا ہے۔

کیویز: تباہ حال پاکسانی کٹیا سے "راکھ" بھی لوٹ لی۔ (روزنامہ دنیا،۱۲ جنوری ۲۰۱۹ء، ص ۷)

شکست خوردی ٹیم کی آخری میچ میں بھی شسکت کو کٹیا سے راکھ لوٹنے سے استعارا کیا گیا ہے۔ نادر اور خوب صورت استعارا ہے۔

"شاہینوں نے آزمائشی پرواز کیلئے پر پھیلا دیئے۔ پاکستان اور نیوزی لینڈ الیون کے مابین ون ڈے پریکٹس کل کھلا جائے گا۔"[۹] (روزنامہ دنیا،۱۲ جنوری ۲۰۱۹ء، ص ۷)

پاکستانی کھلاڑیوں کو شاہینوں سے استعارا کیا گیا ہے۔

(روزنامہ ایکپریس،۹ جنوری ۲۰۱۹ء، ص ۱)

"رنز کی تیز آندھی، پاکستانی امیدوں کے چراغ بجھا گئی۔" (۱۰)

(روزنامہ ایکسپریس، ۱۳ جنوری ۲۰۱۹ء، ص ۷)

تیز ترین رنز بنانے کو تیز آندھی سے استعارا کیا گیا ہے۔

ٹیکنالوجی کے گلشن میں ۲۰۱۷ میں بھی نت نئے نئے شگوفے پھوٹے۔

(روزنامہ جنگ، ۲ جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۲۴)

نئی ایجادات کو نئے نئے شگوفے پھوٹنے سے استعارا کیا گیا ہے۔

"کاغذ کے بھارتی شیر افریقی جنگل میں دم دبا کر بھاگ گئے۔ کیپ ٹاؤن ٹیسٹ جنوبی افریقہ کے نام۔" (۱۱) (روزنامہ جنگ، ۲ جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۸)

بھارتی کھلاڑیوں کو کاغذ کے بھارتی شیر سے استعارا کیا گیا ہے۔

کنایہ:

میرا بس چلے تو اس بھیڑیئے کو چوک پر لٹکا کر پھانسی دی جائے۔

(روزنامہ جنگ، ۲۴ جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۱)

بھیڑیا اپنے موصوف کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

درندوں کو سزا کے لیے آئین میں ترامیم کی جائیں (روزنامہ ایکسپریس، ۹ جنوری ۲۰۱۹ء، ص ۱)

درندہ اپنے موصوف کی اشارہ کرتا ہے۔

جہاں تک زبان کی سلاست اور سادگی اور عام فہم ہونے کا تعلق ہے تو روزنامہ ایکسپریس کی زبان دیگر اخبارات کی نسبت صاف اور شستہ ہے یہی وجہ ہے کہ روزنامہ ایکسپریس کے قارعین کی تعداد کہیں زیادہ ہے۔

حوالہ جات

۱۔ شازیہ آفتاب، اردو میں اصلاحِ املا کی کوشش، تحقیقی و تنقیدی جائزہ، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۱۲ء، ص ۷۵

۲۔ گوپی چند نارنگ، اردو زبان و لسانیات، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۷ء، ص ۴۰

۳۔ انشاء اللہ خاں انشا، دریائے لطافت، مترجم پنڈت برج موہن، انجمن ترقی اردو ہند، نئی دہلی، ۱۹۸۸ء، ص ۸۵

۴۔ فوزیہ اسلم، ڈاکٹر، اردو میں ذو لسانیات اور روزنامہ دنیا، مشمولہ سہ ماہی پیغام آشنا، اسلام آباد، جنوری تا جون ۲۰۱۸ء، ص ۱۳، ۱۴

۵۔ ایضاً، ص ۱۴

۶۔ نجم الغنی، مولوی، بحر الفصاحت (حصہ پنجم)، منشی نوک شوار قع، لکھنو، ۱۹۱۷ء، ص ۱۳

۷۔ روزنامہ دنیا، ۲ دسمبر ۲۰۱۷ء، ص ۴، ۵، ۱

۸۔ ایضاً، ۱۲ جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۴، ۵

۹۔ روزنامہ ایکسپریس، ۲ دسمبر ۲۰۱۷ء، ص ۳، ۴، ۵

۱۰۔ ایضاً، ۱۳ جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۱، ۳، ۴، ۵

۱۱۔ روزنامہ جنگ، ۱۰ جنوری ۲۰۱۸ء، ص ۵، ۷، ۸، ۱۲، ۱۶

باب پنجم:

ماحصل

الف: مجموعی جائزہ

گزشتہ ابواب میں تحقیق کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر مجموعی طور پر دیکھا جائے تو ہمیں معلوم ہو گا کہ اردو زبان بنیادی طور پر ایک خالص زبان کی صورت میں معرض وجود میں نہیں آئی بلکہ اس میں فارسی اور عربی کی آمیزش بھی موجود ہے۔ شروع میں فارسی کو دفتری زبان کا مقام حاصل تھا اور اس کے علاوہ کسی نے سوچا بھی نہ تھا کہ اس کے علاوہ بھی کوئی زبان بن سکتی ہے۔ زبان کسی بھی معاشرے کے لیے بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہے اور زندگی کے کسی بھی شعبے میں اس کو ہمیشہ سے اہم مقام حاصل رہا ہے۔ اسی وجہ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ زبانیں کسی نہ کسی حیثیت سے زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھتی ہیں اور اسی وجہ سے اس کو سمجھنا اور اس کا درست استعمال بہت اہم ہے۔ جہاں تک اخبارات کے حوالے سے بات ہے تو اخبارات کا ہماری روزمرہ زندگی میں ایک خاص مقام حاصل ہے اگر ہمیں ماضی کی کوئی اہم معلومات حاصل کرنا مقصود ہو تو ہمیں وہ صرف اور صرف اخبارات سے ہی حاصل ہو گی آج کے جدید دور میں بھی اخبارات ایک خاص مقام کے حامل ہیں اور ان کی وجہ سے معلومات تک رسائی آسان ہو گئی ہے۔ ماضی میں بھی اخبارات سے ہمیں دنیا بھر کے علاوہ مقامی خبریں اور واقعات آسانی سے معلوم ہو جاتے ہیں اور آج بھی زندگی کے ہر شعبے سے وابستہ لوگوں کی اخبارات کی طرف ایک خاص نظر ہوتی ہے۔

یوں تو پاکستان میں اخبارات کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے اور آئے دن نئے اخبارات مارکیٹ میں آتے رہتے ہیں اور لوگوں کی توجہ حاصل کرتے رہتے ہیں اس کے علاوہ ان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی لالچ بعض اوقات ان کے معیار کو نیچا کر دیتی ہے۔ روز بروز ان کے اندر زبان و املا کی اغلاط میں اضافہ ہوتا جارہا ہے اور اردو زبان کے حوالے سے اگر دیکھا جائے تو آج بھی ان پر خاص توجہ نہیں دی جارہی اس کے علاوہ انگریزی زبان کا عمل دخل اس میں زیادہ ہوتا جارہا ہے اور ہمیں معلوم بھی نہیں کہ ہم اردو زبان میں بولتے اور لکھتے وقت انگریزی زبان کے الفاظ روانگی سے استعمال کر رہے ہوتے ہیں حالانکہ یہ اردو زبان کے ساتھ

ناانصافی ہے۔ صحافت میں اخبارات میں اردو کی زبان اور املا کے حوالے سے بہت اہم اقدامات کی منتظر ہے اگر اس پر فوری کوئی اقدام نہ کیے گئے تو آنے والے وقتوں میں اردو کی املا میں اس قدر غلطیاں پائی جائیں گی کہ لوگوں کو یہ بھی معلوم نہ ہوگا کہ وہ کس طرح اور کیسے اردو کی زبان و املا میں غلطی کر رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس بارے میں لوگوں میں آگاہی پیدا کی جائے اور اس کے علاوہ اس کو مزید بہتر بنایا جائے تاکہ آنے والے دور میں اردو کو وہی مقام و مرتبہ حاصل ہو جو اس کا ہے۔ میرے مقالے میں جن اخبارات کے حوالے سے تحقیق کی گئی ہے وہ روزنامہ "جنگ"، "ایکسپریس" اور "دنیا" ہیں اور ان کے صرف راولپنڈی اور اسلام آباد کے حوالے سے تحقیق کو پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بیان کردہ اخبارات میں صرف انہی شہروں کے ایڈیشن کو شامل تحقیق کیا گیا ہے۔

تحقیقی مقالے کے پہلے حصے میں منتخب اخبارات کے حوالے سے ان کی مختصر تعریف بیان کی گئی ہے اور اس حوالے سے ان کی تاریخ اور دیگر معلومات کو اکھٹا کیا گیا ہے۔ اس کے بعد املا کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ املاء کے حوالے سے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ پہلے یہ سمجھا جائے کہ اصل میں املا ہے کیا؟ اس کا مقصد کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی ضرورت و اہمیت کیا ہے اور کیونکر اس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اصل میں املا سے مراد کسی لفظ کو ٹھیک اور درست کر کے لکھنے کے ہیں یعنی اس کے اندر جتنے حروف کا آنا ضروری ہے اور جس ترتیب سے ان کو ادا کیا جاتا ہے وہ اسی ترتیب اور اسی تعداد میں ہونے چاہیے اگر وہ اس سے کم یا ان کی ترتیب درست نہ ہو تو وہ املا کے اعتبار سے غلط شمار کیئے جائیں گے اور اس صورت میں ضروری ہے کہ اس کو درست کروایا جائے اور اس پر باقاعدہ لوگوں کو تعلیم دی جائے۔ اخبارات کے حوالے سے یہ بہت اہم بات ہے کہ جس کو بھی خبر لکھنے کے لیے رکھا جائے تو اس بات کا خاص طور پر دھیان رکھا جائے کہ وہ اس قابل بھی ہے کہ اردو زبان کو املا کے حوالے سے بہتر بنایا جائے اور اس کو اس انداز میں لکھا جائے کہ پڑھنے والے اس کو بغیر غلطی کے ادا کر سکیں۔

دور حاضر میں اردو کتب کے ساتھ ساتھ اردو کے اخبارات میں املا کے حوالے سے بہت اس پر قابو پانے کی سخت ضرورت ہے اس حوالے سے اس پر پہلے بھی بہت کام ہو چکا ہے اور مزید بھی اس پر کام کیا جا رہا ہے مختلف انداز میں اس پر کالم، کتابیں اور مقالہ جات لکھے جا رہے ہیں لیکن پھر بھی اس پر مکمل قابو نہیں پایا جا سکا۔

آج بھی اگر ہم اخبار کا بغور مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ اس کے اندر بے شمار املا کی اغلاط موجود ہیں۔ اگر اس کی بنیادی وجہ ہم تلاش کرنے نکلیں تو ہمیں چند وجوہات نظر آئیں گی ان میں سب سے اہم وجہ غیر تعلیم یافتہ عملے کا ہونا سامنے آئے گا جب اردو زبان کو لکھنے والے ایسے لوگ ہوں گے جن کو اردو زبان سے ہی خاص واقفیت نہ وہ گی تو وہ کوئی بات یا خبر لکھیں گے تو اس میں لازماً املا کی اغلاط موجود ہوں گی اس کے ساتھ ساتھ کم وقت میں اخبارات کو تیار کرنا بھی اہم ہے چونکہ اخبار کو خبروں سے مکمل کر کے اس کی چھپائی بھی کرنا ہوتی ہے تو اس لیے ان کی پروف خوانی اس انداز میں نہیں کی جاتی اور جب دوسرے دن لوگ اس کا مطالعہ کرتے ہیں تب جا کر احساس ہوتا ہے کہ اس کے اندر املا کی کتنی اغلاط رہ گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس میں اردو زبان کے حوالے سے ایسے بے ربط جملے لکھے جاتے ہیں جن کو پڑھ کر ایک عام قاری یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اس میں خاص خبر کس انداز میں بیان کی گئی ہے اور کیسے اس ایک عام سی اردو عبارت کو با آسانی سمجھا جائے۔ اس حوالے سے یہ کہنا ضروری ہے کہ زبان و املا کے حوالے سے ذمہ داران کو اردو کے قواعد ملا و انشا لازمی پڑھائیں جائیں اور حتمی طور پر انہی لوگوں کو منتخب کیا جائے جو ان قواعد پر مکمل عبور رکھتے ہیں اور اخبار تیار کرنے کے بعد وہ اس کی مکمل پروف خوانی کریں ان کی منظوری کے بعد ہی اس کو طباعت کے لیے بھیجا جائے۔ اس کے ساتھ روز بروز الفاظ میں ترامیم کی جارہی ہیں تو اس ضمن میں ضرورت ہے کہ اس کو اس انداز میں بیان کیا جائے کہ ایک عام قاری کو اس کو سمجھنا آسان ہو کہ پہلے اس کو کیسے ادا کرتے تھے اور اب اس کو کیسے ادا کیا جانا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مختلف حروف کی ادائیگی اور ان کے لکھنے کے انداز کے بارے میں بھی مکمل آگاہی ہونی چاہیے اور کن الفاظ کو کس انداز میں لکھنا ہے اس بارے میں بھی علم ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ صرف اور نحو کے قواعد کا بھی مکمل علم ہونا چاہئے ایسا نہ ہو کہ اخبارات میں ایسے جملوں کا استعمال کیا جائے جو صرف و نحو کے اعتبار سے درست ہوں اور ان کے اندر کوئی ایسی غلطی نہ کی جائے جو بعد میں سامنے آئے۔

اردو کے منتخب اخبارات کا جب بغور مطالعہ کیا گیا تو اس سے یہ بات سامنے آئی کہ تمام اخبارات کے اندر حروف کو ملا کر ایک ساتھ لکھنے کا عام رجحان چل پڑا ہے اس میں جو خاص طور پر سامنے آئیں ان میں کے خلاف کو کیخلاف اسی طرح کے لیے کو دور جدید میں کیلئے لکھا جارہا ہے اسی طرح کریں گے کو کرینگے لکھا جارہا ہے۔ اسی طرح جب ان اخبارات کا مطالعہ کیا گیا تو اسی طرح کے دیگر الفاظ بھی سامنے آئے جن کو املا کے حوالے سے غلط لکھا جارہا ہے ان میں جو اہم ہیں ان میں آئینگے، آنیوالی، آنیوالے، آنیوالوں، اسکا، اسکے، انکے، انکا، جسطرح، اس

طرح، انکو، انکی، انہوں، اٹھانہ، بنائیں گے، پڑیگی، پڑیگا اور اس کے علاوہ بے شمار الفاظ ہیں جن کی املا غلط طور پر لکھی جارہی ہے اور اس انداز میں لکھنے کا رواج عام ہوتا جارہا ہے اور املا میں غلطی کے باوجود اس کو درست سمجھا اور مانا جانے لگا ہے اور دوسرے لوگ بھی اسی انداز میں لکھ رہے ہیں۔ مقالہ کے باب سوم میں اردو اخبارات کا قواعدی جائزہ کے حوالے سے تحقیق کی گئی ہے۔ کسی بھی زبان میں اس کو لکھنے اور پڑھنے کے قواعد مرتب کیے گئے ہوتے ہیں اور اسی کے بعد اس زبان کی ہئیت اور اس کو مکمل شکل دی جاتی ہے اور اس کے بعد ایک مکمل اور واضح شکل وصورت سامنے آتی ہے۔ اس حوالے سے کسی بھی لفظ کو سمجھنا بہت ضروری ہے کہ اصل میں جو لفظ لکھا جارہا ہے وہ ہے کیا اور وہ کلمہ ہے یا مہمل۔ اگر تو وہ کلمہ ہے اور اس میں سے وہ کس قسم کا ہے یا پھر کلمہ کی اقسام میں وہ کونسا ہے اور اگر وہ مہمل ہے تو پھر کس انداز میں اس کو لکھا جائے گا۔ اسی طرح اس کی معنوں کے لحاظ سے بھی اقسام موجود ہیں اور محققین نے اس بارے میں بہت تحقیق کی ہے اور اس پر بے شمار کتب بھی موجود ہیں جو اس بارے میں مکمل رہنمائی فراہم کرتی ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کو پڑھا جائے اور پوری کوشش کی جائے کہ ان پر مکمل عمل کیا جائے اور دوسرے لوگوں کو بھی اس بارے میں مکمل آگاہی فراہم کی جائے۔ جیسا کہ اخبارات میں بہت جگہ موجود ہوتی ہے تو اگر تمام اخبارات روز کی بنیادوں پر یہ متعین کرلیں کہ روز کے ایک یا دو الفاظ اور ان کی لکھائی و ادائیگی کے حوالے سے مکمل معلومات فراہم کریں گے تو اس طرح روزانہ کی بنیاد پر لوگوں کے علم میں اردو کی زبان کی املا کے حوالے سے بہتری آئی گی اور ان کی املا بھی درست ہو جائے گی۔

اسی طرح اس حوالے سے عام لوگوں کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کونسا لفظ مذکر کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور کونسا مونث کے طور پر کونسا لفظ فعل ہے اور اس میں فعل کی کونسی قسم کا ہے اور اسی طرح کونسا لفظ واحد استعمال ہوناہے اور اگر اس کو جمع کے طور پر استعمال کیا جاناہے تو اس کو کیسے استعمال کرتے ہیں۔ جب ان اخبارات کا بغور مطالعہ کیا گیا تو اس میں اردو اخبارات میں قواعد کی بہت زیادہ اغلاط سامنے آئی اور ایسی اغلاط بھی ملی جن کو پڑھنے کے بعد یہ سوچ آئی کہ کیسے بغیر تحقیق کے ایسے الفاظ کا استعمال کیا جاتا ہے اور جملوں کو بنایا جاتا ہے جو مکمل طور پر اردو قواعد کے اعتبار سے درست نہیں ہوتے۔ اسی طرح منتخب اخبارات میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ دور حاضر میں ان کے اندر انگریزی الفاظ کا بے دریغ استعمال کیا جارہا ہے اور قابل فکر یہ بات ہے کہ ایسے الفاظ کو استعمال کیا جارہا ہے جن کے متبادل الفاظ اردو میں موجود بھی ہیں اس کے باوجود اس کے متبادل انگریزی کے الفاظ استعمال کیے جارہے ہیں اور اگر یوں کہا جائے کہ ایسے الفاظ کا استعمال اردو زبان و ادب کے لیے بہت

نقصان دہ ہیں تو یہ غلط نہ ہو گا۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ جس جگہ بھی اردو اور انگریزی میں دونوں الفاظ استعمال ہوتے ہوں وہاں کوشش کی جائے کہ اردو کے الفاظ کے استعمال ہو ترجیح دینی چاہئے بد قسمتی سے اس جانب کم توجہ دی جارہی ہے اس کی بنیادی وجہ الفاظ کے ذخیرہ کی کمی ہے کیونکہ وقت کی کمی کی وجہ سے ہم اس لفظ کا اردو میں ہم معنی تلاش ہی نہیں کرتے اور اس کی جگہ پر انگریزی زبان کے لفظ کو آسانی سے استعمال کر لیتے ہیں۔ ان میں جو الفاظ روز مرہ میں زیادہ استعمال کیے جارہے ہیں ان میں یونیورسٹی، مانیٹر، فنڈز، سیکورٹی، سپلائی، ڈکلیئر، انفارمیشن، بائیکاٹ، منی پاور پراجیکٹس، ٹارگٹ، شٹ اپ، ارینجڈ میرج، کیش آن لائن ڈیلیوری، فیز فور اور اس کے علاوہ بے شمار ایسے الفاظ ہیں جو استعمال کیے جارہے ہیں حالانکہ ان کے اردو میں الفاظ موجود بھی ہیں جیسے یونیورسٹی کو جامعہ، فنڈنگ کو امداد، ڈیل کو معائدہ، سیکورٹی کو تحفظ، گرانٹ کو معاونت، بزنس کو کاروبار، روٹس کو راستے، شٹ اپ کو زبان بندی وغیرہ کو استعمال کیے جاسکتے ہیں لیکن بد قسمتی سے استعمال نہیں ہوتے۔

اس کے علاوہ اردو اخبارات کا لسانی تقابل بھی پیش کیا گیا ہے اور اس کے اندر زبان اور املا کا تقابل اس انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ بنیادی مقصد کو آسانی سے سمجھا جاسکے۔ اس میں بنیادی وجہ یہ ہے کہ بعض الفاظ کو جوڑ کر لکھنے کا رجحان بڑھتا جارہا ہے اور یہ رجحان دور حاضر کا ہے۔ اگر ہم قدیم اردو میں انگریزی الفاظ کا استعمال تلاش کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ اس میں زیادہ تر استعمال سر سید کی تحریک میں اس کا آغاز ہوا تھااور اگر انگریزی الفاظ کا بے دریغ استعمال کیا جائے تو عدم یکسانیت کی سی صورت حال پیدا کر دیتا ہے اور ضرورت اس امر کی ہے کہ اس سے اجتناب کیا جاسکے۔ ایسے الفاظ جن کا اردو میں متبادل موجود نہیں ہے اگر انکو انگریزی میں ہی بیان کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ وہ اسی حالت میں قابل قبول بن گئے ہیں ان میں زیادہ اہم ٹکٹ، ایجنڈا، اپیل، چالان اور اس جیسے دیگر الفاظ موجود ہیں۔ اسی طرح بعض الفاظ انگریزی کے ایسے ہیں جو اب اردو ادب کا بھی حصہ بن چکے ہیں اس صورت حال میں ضرورت اس امر کی ہے کہ اس حوالے سے بھی اردو کے قاعدے بنائے جائیں اس کی مثال یوں سمجھ لیں کہ اسکول کی جمع کو بھی واضح استعمال کیا جائے اور اس کو جمع کی صورت میں اسکولوں لکھا اور پڑھا جائے اور اس کے علاوہ دیگر الفاظ کو بھی جمع کی صورت میں بھی استعمال کیا جائے تو کہ اردو قواعد کے حوالے سے واضح اور درست شمار کیا جاسکے۔

اگر روزنامہ "دنیا" کا بغور مطالعہ کیا جائے تو اس سے ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس کی زبان بعض مقامات پر پر تکلف ہے اور تشبیہات کا بھی استعمال ملتا ہے۔ اس کے علاوہ کئی تشبیہات کا بھی استعمال ملتا ہے۔ اس کے علاوہ استعارات، کنایہ کا بھی استعمال عام ہوتا جارہا ہے۔ مذکورہ اخبارات کے تناظر میں اگر بات کی جائے تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس میں روزمرہ کے الفاظ کو بھی بعض اوقات انگریزی الفاظ کے طور پر استعال کیا جارہا ہے اس کے علاوہ اس کے اندر املا کی اغلاط بہت زیادہ ہوتی جارہی ہیں اور ایسے الفاظ کو استعمال کیا جارہا ہے جو اردو قواعد کے اعتبار سے درست نہیں ہیں اور ایسے الفاظ کا استعمال اب روزمرہ میں عام ہو گیا ہے۔ اسی طرح دو الفاظ کو ملا کر ایک ساتھ لکھنے کا رواج بھی چل پڑا ہے اور اس میں بہت تیزی سے اضافہ ہوتا جارہا ہے اخبارات میں چونکہ مختص جگہ موجود ہوتی ہے اور اسی کے اندر اخبارات کو اپنی خبریں و اشتہار مکمل کرنا ہوتا ہے تو وہ بعض اوقات جگہ کو بچانے کی غرض سے الفاظ کو ملا کر اور ان کی جگہ انگریزی کے الفاظ کو استعمال کر دیتے ہیں اور روزمرہ کے الفاظ کو بھی تبدیل کر دیتے ہیں حالانکہ ان کا متبادل اردو میں آسانی سے مل سکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس بارے میں مکمل صحافی حضرات کو تربیت دی جائے اور ایسے تمام الفاظ کے متبادل اور ان کے استعمال کے لیے ان کو تعلیم دی جائے اور اس بارے میں حکومتی سطح پر بھی ایسے اقدامات کی ضرورت ہے جو ایسے الفاظ اور ان کے استعمال کو آسان بنایا جائے۔ اگر آج ان تمام باتوں پر مکمل عمل درآمد نہ کرایا گیا تو ڈر ہے کہ مستقبل میں ہمارے عوام ایسے الفاظ کا پہچان ہی نہ سکیں۔ اس کے ساتھ اردو زبان کو انگریزی میں لکھنے کا رواج بھی چل پڑا ہے اور ہماری نوجوان نسل کو معلوم ہی نہیں کہ ہم اس کے باعث اردو سے کس حد تک دور ہوتے جارہے ہیں۔ ان تمام اخبارات اور صحافی حضرات کو چاہیے کہ وقت بچانے کی خاطر انگریزی کے الفاظ کو استعمال کرنے کا رواج ترک کریں اور اس کے ساتھ ساتھ اردو کے الفاظ ہی استعمال کیے جائیں اور خاص طور پر جب بھی اردو کے الفاظ تحریر کریں تو مکمل قواعد کی روشنی میں اس کو تحریر کریں اور ایسے جملوں کا انتخاب کریں کہ اس میں کسی طور پر بھی کوئی غلطی نہ ہو اگر یہ تمام اقدامات نہ کیے گئے تو آنے والے وقت میں اس بات کا قوی امکان موجود ہے کہ اردو کے الفاظ آہستہ آہستہ انگریزی کے الفاظ کے ساتھ تبدیل کر دیے جائیں گے اور ہماری قومی زبان جو کہ کسی بھی قوم کا فخر ہوتا ہے وہ ہماری فہم سے بہت دور ہو جائے گی اور ہمیں معلوم بھی نہ ہو گا کہ اصل میں اردو زبان میں اس کے متبادل کونسا لفظ استعمال کیا جانا چاہیے۔

اردو نثر اپنی منظم صورت میں اخبارات ورسائل کے اجراءسے بھی پروان چڑھی ہے۔ رسائل و جرائد اور اخبارات کی تخلیق طباعت کی مرہونِ منت ممکن ہوئی۔ اخبارات کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ پہلے پہل قلمی اخبارات کا تذکرہ ملتا ہے۔ یوں تو نثری اشاعت کا آغاز ساتویں صدی ہجری میں چینیوں نے ٹھپے کی چھپائی سے کی جبکہ یورپ میں پندرہویں صدی میں اس کے ارتقاء کا سراغ ملتا ہے۔ اردو نثر کا نقطہ آغاز بھی اخبارات کی صورت میں ہی دکھائی دیتا ہے جنگ وصل اور زمانہ قدیم میں صحافت نے اپنی گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں اور تاحال محور گردش ہے۔ صحافت کے ذریعے سیاسی و ملکی انتظامات، قلمی مباحث، عموی مسائل اور فنون و ایجادات سے روشنائی حاصل ہوئی۔ اس میں مختلف قسم کے روزانہ ہفتہ وار، پندرہ روز، ماہانہ پیشہ وارانہ گروہی بغور جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ زندگی کے ہر شعبے کی آبیاری میں صحافت کی نمایاں خدمات ہیں۔ یہاں ان اخبارات کا تذکرہ ناگزیر ہے جنہوں نے ہر طرح کے واقعات اور حالات کو زیر بحث لایا اور انھی کی آغوش اور ادبی موضوعات اور انداز بیان نے اپنی نوک پلک سنواری، ہر جگہ ادبی رنگ اختیار کیا تو وہیں یہ ادب کے دائرہ کار میں شامل ہو گیا۔ بنیادی طور پر دیکھا جائے تو یہی چیزیں ادب کے دائرے کی حدود قیود کا تعین کرتی ہے۔ اس ضمن میں سب سے پہلا اخبار "کوہ نور" ہے جو ۱۴ جنوری ۱۸۵۰ء کو لاہور سے نکلا۔

ب: نتائج:

۱۔ دور قدیم میں اردو اخبارات میں استعمال ہونے ہونے والی زبان عام قاری کے فہم سے کوسوں دور تھی جبکہ دورِ حاضر میں اردو اخبارات میں آسان اور سادہ الفاظ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جسے کم پڑھا لکھا قاری بھی با آسانی سمجھ سکتا ہے۔

۲۔ ماضی میں اردو اخبارات میں قواعد کے لحاظ سے کم اغلاط پائی جاتی تھیں جوں جوں وقت گزرتا گیا اردو اخبارات میں املائی اغلاط کے ساتھ ساتھ قواعد کا غلط استعمال رائج ہونا شروع ہوا اس تحقیق میں املا اور قواعد کی غلطیوں کی بھی نشاندہی کی گئی ہے ۔

۳۔ اردو اخبارات میں استعمال ہونے والے انگریزی زبان کے الفاظ کی تعداد تقریباً ۲۰_۱۵ فیصد تک ہے اس کی بڑی وجہ ان اخبارات میں شائع ہونے والے اشتہارات بھی ہیں چونکہ یہ اشتہارات زیادہ تر انگریزی زبان میں ہوتے ہیں۔

۴۔ عصر حاضر میں کئی اردو اخبارات میں انگریزی الفاظ کا بے تحاشا استعمال کیا جا رہا ہے اور ان میں ایسے الفاظ بکثرت موجود ہیں جن کا عام فہم اردو متبادل موجود ہے مثلاً

فنڈنگ	عطیات
ڈیل	معاہدہ
سپلائی	ترسیل
پارٹی	جماعت وغیرہ وغیرہ

۵۔ اس تحقیقی مقالے میں ان تینوں اخبارات میں زبان، املا اور انگریزی الفاظ کے استعمال کے لحاظ سے پائے جانے والے اشتراکات واختلافات کا جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے۔

ج: سفارشات

گزشتہ ابواب میں کی گئی بحث اور نتائج کی روشنی میں درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

۱۔ اس مقالے کا دائرہ کار اردو کے تین اخبارات روزنامہ جنگ، ایکسپریس اور دنیا (راولپنڈی، اسلام آباد) کی سطح تک محدود ہے کوئی بھی محقق ان تینوں اخبارات کے علاوہ دیگر اخبارات پر تحقیقی کام کو کئی دہائیوں تک پھیلا سکتا ہے۔

۲۔ زیر نظر مقالے میں اردو کے تین اخبارات کے لسانی جائزے کو زیر غور رکھتے ہوئے اردو زبان کی املا قواعد اور دیگر زبانوں خصوصاً انگریزی الفاظ کے بے دریغ استعمال کو زیر بحث لایا گیا ہے جبکہ اس کے علاوہ بھی اس میں مزید کام کرنے کی گنجائش ہو سکتی ہے۔

۳۔ یہ بات بھی سفارشات میں موجود ہے کہ اردو اخبارات میں زبان و املا کے مسائل کے علاوہ متروک الفاظ کا بھی جائزہ لیا جا سکتا ہے۔

کتابیات

بنیادی مآخذ:

روزنامہ ایکسپریس، اسلام آباد ،راولپنڈی، یکم دسمبر۲۰۱۷ء تا۲۹ فروری۲۰۱۸ء

روزنامہ دنیا، اسلام آباد، راولپنڈی، یکم دسمبر۲۰۱۷ء تا۲۹ فروری۲۰۱۸ء

روزنامہ جنگ، اسلام آباد، راولپنڈی، یکم دسمبر۲۰۱۷ء تا۲۹ فروری۲۰۱۸ء

ثانوی مآخذ:

اختر حسین فیضی، قواعدِ اُردو انشا، مجلسِ برکات جامعہ اشرفیہ، اعظم گڑھ، ۱۹۷۵ء

انشااللہ خاں انشا، سید، دریائے لطافت، مترجم، پنڈت برج موہن، انجمن ترقی اردو، کراچی، ۲۰۱۵ء

انور جمال، ادبی اصطلاحات، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، یکم جنوری، ۲۰۱۵ء

حسن عابدی، اُردو جرنلزم، مشعل گارڈن ٹاؤن، لاہور، ۱۹۸۹ء

رحم علی الہاشمی، چودھری، فن صحافت، انجمن ترقی اُردو ہند، دہلی، ۱۹۴۳ء

رشید حسن خان، املائے غالبؔ، ادارہ یادگارِ غالبؔ، کراچی، ۲۰۰۰ء

رشید حسن خان، اردو املا، نیشنل اکادمی، انصاری مارکیٹ، دریاگنج، دہلی، مئی ۱۹۷۴ء

رشید حسن خان، اردو کیسے لکھیں ، صحیح املا، لبرٹی آرٹ پریس، نئی دہلی، ۱۹۷۵ء

رشید حسن خان، اُردو املا، مجلس ترقی ادب، لاہور، مئی ۲۰۰۷ء

رشید حسن خان، اُردو املا، نیشنل اکادمی، انصاری مارکیٹ، دہلی، ۱۹۷۴ء

رشید حسن خان، انشا اور تلفظ، مکتبہ پیام تعلیم، نئی دہلی، دسمبر ۱۹۹۳

رشید حسن خان، زبان و قواعد، ترقی اردو، بیورو، نئی دہلی، ۱۹۷۶ء

رفیع الدین ہاشمی، اردو صحافت کے دو سال (سیمنار میں پڑھے گئے مقالہ جات کا مجموعہ)، مرتب ارتضیٰ کریم، ۱۹۸۶ء

روح الامین، سید، اُردو کے لسانی مسائل، مرتبہ لوکل اینڈ کمپنی اورینٹل بک سیلرز اینڈ پبلشرز، ممبئی، ۱۹۷۱ء

سہیل بخاری، ڈاکٹر، لسانی مقالات، حصہ سوم، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۱ء

سہیل بخاری، اردو کا روپ، آزاد بک ڈپو، لاہور، ۱۹۷۱ء

شازیہ آفتاب، اردو میں اصلاحِ املا کی کوششیں، تحقیقی و تنقیدی جائزہ، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۱۲ء

شوکت سبزواری، ڈاکٹر، قواعدِ اُردو، مکتبہ اسلوب، کراچی، ۱۹۸۷ء

طالب الہاشمی، اصلاح تلفظ و املا، القمر انٹرپرائزز، لاہور، ۲ جون ۲۰۱۴ء

عبدالحق، مولوی، مرتبہ، قواعد اُردو، انجمن ترقی اُردو، دہلی، ۲۰۰۷ء

عبدالستار دہلوی، ڈاکٹر، اُردو میں لسانی تحقیق کی اہمیت، مشمولہ اردو کے لسانی مسائل، مرتبہ سید روح الامین، لوکل اینڈ کمپنی اورینٹل بک سیلرز اینڈ پبلشر، ممبئی، ۱۹۷۱ء

عبدالسلام خورشید، فنِ صحافت، مکتبہ کاروان، لاہور، ۱۹۶۶ء

عبدالودود، قاضی، کچھ غالب کے بارے میں، پبلشرز خدا بخش، اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، ۱۹۹۵ء

فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، اردو املا اور قواعد، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، جون ۱۹۹۰ء

گوپی چند نارنگ، ڈاکٹر، اردو زبان و لسانیات، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۷ء

گوپی چند نارنگ، مرتبہ، املانامہ، انجمن ترقی اردو، دہلی، ۱۹۷۴ء

گوہر نوشاہی، ڈاکٹر، اردو املا اور موز و اوقاف، منتخب مقالات، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۷ء

محمد علی صدیقی، ڈاکٹر، لسانی مباحث، انیسویں صدی سے، ون گن سٹائش، ۱۹۹۱ء

ماہ لقا رفیق، اُردو قواعد و انشا پردازی، فیروز سنز لمیٹڈ، کراچی، لاہور، ۲۰۱۰ء

محبوب عالم خان، اُردو کا صوتی نظام، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۷ء

محمد سلیم، سید، اُردو رسم الخط، مقتدرہ قومی زبان، کراچی، ۱۹۸۷ء

محمد عتیق صدیقی، ہندوستانی اخبار نویسی کمپنی کے عہد میں، انجمن ترقی اُردو علی گڑھ، دسمبر ۱۹۵۷ء

مسکین علی حجازی، ڈاکٹر، صحافتی زبان، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۷ء

مشتاق صدف، اُردو صحافت، بک ٹاک، لاہور، ۲۰۱۵ء

ممتاز حسین، ادب اور شعور، فضلی سنز پرائیویٹ لمیٹڈ، اردو بازار، کراچی، ۱۹۹۲ء

منصف خان سحاب، نگارستان، مکتبہ جمال لاہور، ۲۰۱۰ء

نجم الغنی، مولوی، بحر الفصاحت (حصہ پنجم)، منشی نوک شوار قع، لکھنؤ، ۱۹۱۷ء

وحید قریشی، ڈاکٹر، پیش لفظ، صحافتی زبان، مرتبہ مسکین علی حجازی، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۵۴ء

رسائل وجرائد:

فوزیہ اسلم، ڈاکٹر، انگریزی آمیزی کا رجحان اور اردو اخبارات، مشمولہ تحقیقی مجلہ، تحقیق، جام شورو یونیورسٹی، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۶ء

فوزیہ اسلم، ڈاکٹر، اردو میں ذولسانیات اور روزنامہ دنیا، مشمولہ سہ ماہی پیغام آشنا، اسلام آباد، جنوری تا جون ۲۰۱۸ء

فوزیہ اسلم، ڈاکٹر، اردو اخبارات کا املائی مطالعہ، مشمولہ دریافت، شمارہ ۱۷، نمل یونیورسٹی اسلام آباد، جنوری تا جون ۲۰۱۷ء

لغات:

۱۔ فیروزالدین، الحاج، مولوی، فیروزاللغات، فیروز سنز لاہور پاکستان، ۲۰۰۵ء

۲۔ نورالحسن نیر کاکوروی، مولوی، مؤلف، نوراللغات، جلد اول، حلقۂ اشاعت لکھنؤ، ۱۹۱۷ء

۳۔ نورالحسن نیر کاکوروی، مولوی، مؤلف، نوراللغات، جلد سوم، جنرل پبلشنگ ہاؤس، کراچی، ۱۹۵۹ء

انٹرنیٹ مواد کا حوالہ:

روزنامہ جنگ، اردو جیو ویب سائٹ http://urdu.geo.tv/latest/123431

روزنامہ ایکسپریس، اردو ایکسپریس ویب سائٹ www.express.com.pk

روزنامہ دنیا، اردو دنیا ویب سائٹ http://www.dunyan.com.pk